ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.03, Issue No.29 ,Tuesday 05 August, 2025, 8 Pages
جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۲۹)، بروز منگل، ۵/اگست، ۲۰۲۵ء، ۱۰/صفر المظفر، ۱۴۴۷، ۸ صفحات

پی ٹی آئی احتجاج: راولپنڈی میں 10 اگست تک دفعہ 144 نافذ، سیاسی اجتماعات، ریلیوں پر پابندی ص:02

600 سے زائد سابق اسرائیلی سکیورٹی افسران کا ٹرمپ کو خط

غزہ میں جنگ بندی کی اپیل، خط کا متن، فوج اپنے مقاصد بزورِ طاقت حاصل کرچکی ہے، اب جنگ منصفانہ نہیں رہی

تل ابیب: اسرائیل کے 600 سے زائد سابق اعلیٰ سکیورٹی عہدیداروں نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو خط لکھ کر غزہ میں فوری جنگ بندی کے لیے کردار ادا کرنے کی اپیل کی ہے۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق یہ خط موساد اور شاباک (داخلی خفیہ ایجنسی) کے سابق سربراہان اور اسرائیلی فوج کے سابق نائب سربراہ کی جانب سے بھیجا گیا ہے، جو کمانڈرز فار اسرائیل سکیورٹی (CIS) نامی گروپ کا حصہ ہیں۔ اس گروپ میں اب 600 سے زائد سابق سینئر سکیورٹی افسران شامل ہیں۔ خط میں ٹرمپ سے کہا گیا: "جس طرح آپ نے لبنان میں جنگ رکوانے میں کردار ادا کیا تھا، ویسے ہی اب غزہ میں بھی مداخلت کریں۔ ہمارا پیشہ ورانہ تجزیہ ہے کہ حماس اب اسرائیل کے لیے خطرہ نہیں رہی۔"

پیر کو میڈیا سے اشتراک کردہ ایک کھلے خط میں سابق عہدیداروں نے لکھا، "یہ ہمارا پیشہ ورانہ فیصلہ ہے کہ حماس اب اسرائیل کے لیے تزویری خطرہ نہیں ہے۔" "پہلے یہ ایک منصفانہ، ایک دفاعی جنگ تھی لیکن جب ہم نے تمام فوجی مقاصد حاصل کر لیے تو اب یہ جنگ منصفانہ نہیں رہی،" شن بیت سکیورٹی سروس کے سابق ڈائریکٹر امی ایالون نے کہا۔

ایالون نے خط کے ساتھ جاری کردہ ایک ویڈیو میں خبردار کیا کہ جنگ "اسرائیل کی ریاست کی سلامتی اور شناخت کھو دینے کی طرف بڑھ رہی ہے۔" شن بیت اور موساد جاسوسی ایجنسی کے سابق سربراہان سمیت 550 افراد کے دستخط شدہ خط میں ٹرمپ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ وزیرِ اعظم بنجمن نیتن یاہو کو جنگ بندی کی طرف "لے جائیں"۔ حالیہ ہفتوں میں اسرائیل پر ایک ایسی جنگ بندی پر رضامندی کے لیے بین الاقوامی دباؤ میں اضافہ ہوا ہے جس سے قیدیوں کو غزہ سے رہائی ملے اور اقوام متحدہ کے ادارے انسانی امداد تقسیم کر سکیں۔ لیکن اسرائیل میں بعض افراد جن میں نیتن یاہو کی مخلوط حکومت کے وزراء بھی شامل ہیں، اس کی بجائے اسرائیلی افواج کی غزہ میں پیش قدمی اور غزہ پر مکمل یا جزوی طور پر قبضہ کر لینے کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں۔

اس خط پر موساد کے تین سابق سربراہان نے دستخط کیے ہیں: تامیر پارڈو، افریم ہیلیوی اور ڈینی یتوم۔ دیگر دستخط کنندگان میں شن بیت کے پانچ سابق سربراہان -- آیالون کے ساتھ ساتھ ندا وارگامان، یورام کوہن، یاکو پیری اور کارمی گیلون -- اور تین سابق فوجی سربراہان بشمول سابق وزیرِ اعظم ایہود بارک، سابق وزیرِ دفاع موشے یالون اور ڈین ہالوٹز شامل ہیں۔ خط میں استدلال کیا گیا کہ اسرائیلی فوج نے "طویل عرصہ قبل وہ دو مقاصد پورے کر لیے ہیں جو طاقت کے ذریعے حاصل کیے جا سکتے تھے: حماس کی عسکری تشکیل اور حکومت کو ختم کرنا۔" خط میں مزید کہا، "تیسرا اور اہم ترین مقصد صرف ایک معاہدے کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے: تمام قیدیوں کو گھر واپس لانا۔"

خط میں کہا گیا، "حماس کے بقیہ سینئر کارندوں کا تعاقب بعد میں کیا جا سکتا ہے۔" خط میں سابق عہدیداروں نے ٹرمپ کو بتایا ہے کہ وہ اسرائیلیوں کی اکثریت کی نظر میں اچھی ساکھ رکھتے ہیں اور نیتن یاہو پر جنگ ختم کرنے اور قیدیوں کی واپسی کے لیے دباؤ ڈال سکتے ہیں۔ دستخط کنندگان کا استدلال ہے کہ جنگ بندی کے بعد ٹرمپ ایک علاقائی اتحاد کو مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ غزہ کا چارج سنبھالنے کے لیے حماس کے حکمران کے متبادل کے طور پر اصلاح شدہ فلسطینی اتھارٹی کی حمایت کرے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ اس گروپ نے اسرائیلی حکومت پر دباؤ ڈالا ہو۔

ماضی میں بھی یہ گروپ جنگی حکمت عملی پر نظر ثانی اور یرغمالیوں کی واپسی پر زور دیتا رہا ہے۔ ادھر برطانیہ کی ایک یونیورسٹی کے اسرائیلی پروفیسر نے غزہ میں جاری انسانی بحران پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ: "غزہ کے امدادی مراکز اب اسکوئیڈ گیم یا ہنگر گیم کا منظر پیش کرتے ہیں، جہاں بھوکے شہری خوراک کے لیے نکلتے ہیں اور گولیوں کا شکار بن جاتے ہیں۔" پروفیسر کا مزید کہنا تھا کہ: "اسرائیلی قیادت صرف زبانی ہمدردی دکھاتی ہے، لیکن عملی طور پر غزہ کو فاقہ کشی میں دھکیل رہی ہے۔"

اسرائیلی سفاکیت جاری، مزید 94 فلسطینی شہید، 439 زخمی

غزہ: وزارت صحت فلسطین نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ 24 گھنٹوں کے دوران قابض اسرائیلی بمباری اور زمینی جارحیت کے نتیجے میں غزہ میں مزید 94 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ ان میں سے 4 شہداء کی لاشیں ملبے سے نکالی گئیں جبکہ زخمیوں کی تعداد 439 تک پہنچ چکی ہے۔ وزارت صحت نے پیر کے روز ایک بیان میں کہا کہ 29 شہداء اور 300 زخمی وہ ہیں جنہیں ہسپتال لایا گیا اور جنہیں قابض اسرائیل نے امدادی مراکز یا خوراک کی تلاش میں نشانہ بنایا۔ اس طرح شہید ہونے والے مظلوم فلسطینیوں کی تعداد جنہیں "لقمہ عیش" کی قیمت چکانا پڑی، 516،1 ہو گئی ہے جبکہ 067،10 زخمی اب تک ان حملوں میں ہو چکے ہیں۔ بیان کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں میں 5 افراد کی اموات بھوک اور ناقص غذائیت کے باعث ہوئیں، اور یہ سب بالغ افراد تھے۔ اس طرح غذائی قلت اور فاقہ کشی کے باعث شہداء کی مجموعی تعداد 180 ہو گئی ہے جن میں 93 معصوم بچے بھی شامل ہیں۔ وزارت صحت نے وضاحت کی کہ 18 مارچ سنہ 2025ء سے اب تک غزہ میں جاری اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں 440،9 فلسطینی شہید اور 986،37 زخمی ہو چکے ہیں۔ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع ہونے والی اس انسانیت سوز جارحیت میں اب تک مجموعی طور پر 933،60 شہادتیں ہو چکی ہیں اور زخمیوں کی تعداد 027،150 تک جا پہنچی ہے۔

فلسطینی ریاست کو تسلیم کیا جائے

ڈیموکریٹک قانون سازوں کا ٹرمپ کو خط

واشنگٹن: امریکی نیوز ویب سائٹ "ایکسیوس" نے پیر کے روز اطلاع دی ہے کہ امریکی ایوان نمائندگان میں ڈیموکریٹک پارٹی کے دس سے زیادہ ارکان نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی

انتظامیہ سے فلسطین کی ریاست کو تسلیم کرنے کے لیے ایک خط پر دستخط کیے ہیں۔ ویب سائٹ نے مزید کہا کہ کم از کم ایک نمائندہ فلسطینی ریاست کے قیام کی حمایت میں قرارداد پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ غزہ میں سات اکتوبر 2023 سے جاری جنگ کے پس منظر میں ریاست فلسطین کو تسلیم کرنے کی تحریک زور پکڑ رہی ہے۔ بدھ کو فرانس، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور پرتگال سمیت 15 مغربی ممالک نے فلسطین کی ریاست کو تسلیم کرنے اور غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کی اجتماعی اپیل جاری کی۔ یہ اپیل فرانسیسی وزارت خارجہ نے اپنی ویب سائٹ پر شائع کی ہے۔ یہ پیش رفت پیر اور منگل کو نیویارک میں منعقد ہونے والی "دو ریاستی حل کانفرنس" کے بعد ہوئی ہے۔ اس کانفرنس کی مشترکہ صدارت سعودی عرب اور فرانس نے کی تھی۔ کانفرنس میں دو ریاستی حل کو عملی جامہ پہنانے اور فلسطینی ریاست کو بین الاقوامی طور پر تسلیم کرنے کی حمایت کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا گیا تاہم امریکہ اس کانفرنس سے غیر حاضر رہا تھا۔ منگل کو برطانوی وزیر اعظم نے ایک پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ ان کا ملک اس صورت میں اگلے ستمبر میں فلسطینی ریاست کو تسلیم کر لے گا اگر اسرائیل نے غزہ کی پٹی میں خوفناک صورتحال کو ختم کرنے کے لیے بنیادی اقدامات نہیں کیے۔ فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون نے 24 جولائی کو اعلان کیا تھا کہ ان کا ملک آئندہ ستمبر میں نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے دوران فلسطین کی ریاست کو تسلیم کر لے گا۔ 28 مئی 2024 کو سپین، ناروے اور آئرلینڈ نے فلسطین کی ریاست کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا۔ اس کے بعد اسی سال 5 جون کو سلووینیا نے ایسا ہی اعلان کر دیا۔ یاد رہے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں 193 میں سے 149 ممالک نے فلسطین کو تسلیم کر لیا ہے۔

یمن کے ساحل پر تارکین وطن کی کشتی ڈوبنے سے 76 ہلاک، درجنوں لاپتا

یمنی سکیورٹی حکام کے مطابق 76 لاشیں برآمد کر لی گئیں اور 32 افراد کو بچا لیا گیا، کشتی میں 157 افراد سوار تھے، مسافرین میں زیادہ تر ایتھوپیا کے تھے

صنعاء (ایجنسی): یمن کے ساحل پر ایک کشتی ڈوبنے سے کم از کم 76 افراد ہلاک اور درجنوں لاپتا ہو گئے، کشتی میں زیادہ تر ایتھوپیا کے تارکین وطن سوار تھے۔

عالمی خبر رساں ادارے اے ایف پی کو یمنی سکیورٹی حکام نے بتایا کہ خلیج عدن میں کشتی ڈوبنے کے حادثے کے بعد 76 لاشیں برآمد کر لی گئی ہیں اور 32 افراد کو بچا لیا گیا ہے، اقوام متحدہ کی عالمی تنظیم برائے ہجرت نے بتایا کہ کشتی میں 157 افراد سوار تھے۔

یہ حادثہ جنوبی یمن کے ابیان گورنریٹ کے ساحل پر پیش آیا، جو افریقی تارکین وطن کے لیے اسمگلروں کی کشتیوں کے ذریعے خلیجی ممالک تک پہنچنے کی امید رکھنے والوں کے لیے ایک کثرت سے استعمال ہونے والا راستہ ہے۔ ایک سیکیورٹی اہلکار نے بتایا کہ بچائے گئے افراد میں سے کچھ کو یمن کے شہر عدن کے قریب ابیان منتقل کر دیا گیا۔

قبل ازیں، اقوام متحدہ کی ایجنسی نے کم از کم 68 ہلاکتوں کی اطلاع دی تھی، عالمی ایجنسی کے مشن کے کنٹری چیف، عبد الستار ایسوف نے اے ایف پی کو بتایا کہ 'لاپتا افراد کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں مل سکا ہے۔'

2014 سے یمن کو تباہ کرنے والی خانہ جنگی کے باوجود، یہ غریب ملک غیر قانونی ہجرت کے لیے ایک اہم عبوری راستہ بنا ہوا ہے، خاص طور پر ایتھوپیا سے جہاں خود بھی خانہ جنگی جاری ہے۔

ہر سال، ہزاروں افراد بحیرہ احمر کے راستے جبوتی سے یمن تک نام نہاد 'مشرقی روٹ' پر خطرناک سفر کرتے ہیں، اس امید پر کہ بالآخر وہ تیل سے مالا مال خلیجی ممالک جیسے سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات پہنچ سکیں گے۔ اقوام متحدہ کی عالمی تنظیم برائے ہجرت کے مطابق گزشتہ سال بحیرہ احمر کے راستے پر کم از کم 558 اموات ریکارڈ کی گئیں، جن میں سے 462 کشتی حادثات میں ہوئیں۔

گزشتہ ماہ، اقوام متحدہ کی ایجنسی کے مطابق، اس وقت کم از کم آٹھ افراد ہلاک ہو گئے تھے جب اسمگلروں نے تارکین وطن کو بحیرہ احمر میں ایک کشتی سے اترنے پر مجبور کر دیا تھا۔ ابیان کے ساحل پر ڈوبنے والی کشتی میں زیادہ تر ایتھوپیا کے تارکین وطن سوار تھے، جیسا کہ صوبے کی سیکیورٹی ڈائریکٹوریٹ اور اقوام متحدہ کی ایجنسی برائے ہجرت کے ایک ذریعے نے بتایا ہے، ابیان ڈائریکٹوریٹ نے اتوار کو بتایا کہ یمنی سیکیورٹی فورسز 'قابل ذکر' تعداد میں لاشوں کی بازیابی کے لیے آپریشن کر رہی ہیں۔ خلیج کے راستے میں، تارکین وطن باب المندب آبنائے عبور کرتے ہیں، جو بحیرہ احمر کے دہانے پر ایک تنگ آبی گزرگاہ ہے اور بین الاقوامی تجارت کے ساتھ ساتھ ہجرت اور انسانی اسمگلنگ کا ایک بڑا راستہ ہے۔

ایک بار جنگ زدہ یمن، جو جزیرہ نما عرب کا سب سے غریب ملک ہے، میں پہنچنے کے بعد، تارکین وطن کو اکثر اپنی حفاظت کے لیے دیگر خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، عالمی تنظیم برائے ہجرت کا کہنا ہے کہ یمن میں دسیوں ہزار تارکین وطن پھنس گئے اور انہیں اپنے سفر کے دوران زیادتی اور استحصال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ خلیجی ممالک میں جنوبی ایشیا اور افریقہ سے تعلق رکھنے والے غیر ملکی کارکنوں کی ایک بڑی آبادی موجود ہے۔

ٹرمپ کے جوہری آبدوزوں کی تعیناتی کے بیان پر روس کا 'بیان بازی' میں احتیاط کا مطالبہ

ماسکو: روس نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اس بیان کے بعد احتیاط پر زور دیا ہے جس میں انہوں نے روس کے سابق صدر دمتری میدویدیف کے ساتھ ایک آن لائن بحث کے بعد روس کے قریب دو جوہری آبدوزیں تعینات کرنے کا اعلان کیا تھا۔

عالمی خبر رساں ادارے اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق ٹرمپ نے کہا تھا کہ انہوں نے میدویدیف کے انتہائی اشتعال انگیز تبصروں کے جواب میں آبدوزوں کی تعیناتی کا حکم دیا ہے، اور مزید کہا کہ آبدوزوں کو 'مناسب علاقوں' میں تعینات کیا جائے گا۔

ٹرمپ نے یہ واضح نہیں کیا تھا کہ آیا ان کا مطلب جوہری توانائی سے چلنے والی یا جوہری ہتھیاروں سے لیس آبدوزیں تھیں اور نہ ہی انہوں نے ان مقامات کے بارے میں تفصیلات بتائیں، جو امریکی فوج خفیہ رکھتی ہے۔ کریملن کے ترجمان دمتری پیسکوف نے پیر کو اے ایف پی سمیت صحافیوں کو بتایا، 'روس جوہری عدم پھیلاؤ کے موضوع پر بہت محتاط ہے، اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہر ایک کو جوہری بیان بازی میں بہت زیادہ احتیاط برتنی چاہیے۔' سابق روسی صدر دمتری میدویدیف اور ٹرمپ کے درمیان یہ بحث امریکی رہنما کے اس الٹی میٹم کے پس منظر میں شروع ہوئی ہے جس میں روس سے یوکرین میں اپنی فوجی کارروائی ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا، بصورت دیگر اس کے باقی ماندہ تجارتی شراکت داروں پر بھی نئی اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کی دھمکی دی گئی تھی۔

دمتری میدویدیف، جو روس کے سب سے نمایاں مغرب مخالف سخت گیر رہنماؤں میں سے ایک ہیں، نے ٹرمپ پر 'الٹی میٹم کا کھیل کھیلنے' کا الزام لگایا اور کہا کہ ٹرمپ کو 'یاد رکھنا چاہیے' کہ روس ایک مضبوط قوت ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ 'ہر نیا الٹی میٹم ایک خطرہ ہے اور جنگ کی طرف ایک قدم ہے۔ روس اور یوکرین کے درمیان نہیں، بلکہ اس کے اپنے ملک کے ساتھ۔'

دمتری میدویدیف، جنہوں نے اس تنازعے کے بعد سے سوشل میڈیا پر کوئی پوسٹ نہیں کی، اس وقت روس کی سیکیورٹی کونسل کے ڈپٹی چیئرمین ہیں۔ انہوں نے 2008 سے 2012 تک صدر کے طور پر خدمات انجام دی تھیں۔

یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی کے چیف آف اسٹاف آندری یرماک نے پیر کو ٹرمپ کے اقدامات کی حمایت کی۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر لکھا، 'طاقت کے ذریعے امن کا تصور کام کرتا ہے، جس لمحے امریکی جوہری آبدوزیں نمودار ہوئیں، ایک روسی شرابی، جو ابھی ایکس پر جوہری جنگ کی دھمکیاں دے رہا تھا، اچانک خاموش ہو گیا۔

جاپان میں سونامی کا خطرہ: کیا جاپانی آرٹسٹ کی پیشگوئی سچ ثابت ہوگی؟

ٹوکیو (یو این آئی) روس کے علاقے کامچٹکا میں 29 جولائی کو آنے والے 8.8 شدت کے زلزلے نے جاپان، امریکہ، چین اور روس کے ساحلی علاقوں میں سونامی کی وارننگ جاری کروا دی تھی۔ خوفناک زلزلے کے دوران جہاں ایک جانب لاکھوں افراد اپنے فونز پر سونامی کی ٹریکنگ کرتے نظر آئے وہیں چین میں 10 لاکھ سے زیادہ افراد نے اپنے اسمارٹ فونز پر ایک خاص پیشگوئی سے متعلق سرچ کیا۔ اس پیشگوئی کو سرچ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ 2021ء میں ایک جاپانی آرٹسٹ نے اپنی مانگا 'comic book' میں جولائی 2025ء میں ایک بہت بڑے زلزلے کی پیش گوئی کی تھی۔

طوفان فلورِس کے باعث ٹرینیں منسوخ، تقریبات ملتوی

لندن (یو این آئی) طوفان فلورِس کے باعث برطانیہ میں ٹرینیں منسوخ اور تقریبات ملتوی کر دی گئیں۔ لندن سے برطانوی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق برطانیہ کے کئی علاقوں کے لیے طوفان اور تیز ہوائیں چلنے کی ایمبر وارننگ جاری کی گئی ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق طوفان فلورِس کے باعث برطانیہ میں ہوا اور بارش کا زور ہے، طوفان فلورِس آج اسکاٹ لینڈ، شمالی آئرلینڈ، ویلز اور شمالی انگلینڈ میں غیر موسمی شدید ہوائیں لا رہا ہے۔ برطانوی میڈیا رپورٹ کے مطابق اسکاٹ لینڈ کے بڑے حصوں میں صبح 10 بجے سے ایمبر وارننگ نافذ ہو چکی ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق شمالی انگلینڈ، ویلز، شمالی آئرلینڈ اور اسکاٹ لینڈ کیلیے صبح چھ بجے سے یلو وارننگ جاری کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق نیوکیسل کے شمال میں ایسٹ کوسٹ مین لائن کی سروسز منسوخ کر دی گئی، مغربی جانب پریسٹن کے شمال میں ریلوے مسافروں کو سفر نہ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ برطانوی میڈیا کا کہنا ہے کہ گلاسگو سے اسکاٹش جزیروں کی جانب پروازیں بھی منسوخ کر دی گئیں۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے ایڈنبرا میں پرنسز اسٹریٹ گارڈنز بند کر دیا گیا ہے، جبکہ نارتھ بیروک میں ہونے والا آج کا فرنج بائے دی سی فیسٹیول بھی ملتوی کر دیا گیا ہے۔ برطانوی میڈیا رپورٹ کے مطابق ڈرائیوروں کو خصوصی احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ہدایت جاری کی گئی ہے، طوفان اور تیز ہواؤں سے نظام زندگی میں بڑے پیمانے پر خلل پڑنے کا خدشہ ہے۔

اسرائیلی فوج نے خوراک کی تلاش میں نکلے فلسطینی لڑکے کی آنکھ میں گولی ماردی

غزہ (یو این آئی) اسرائیلی فوج نے غزہ میں جبری بھوک سے بلکتی آبادی میں امدادی مقام پر ایک فلسطینی لڑکے کی آنکھ پر گولی مار دی۔ عرب میڈیا کے مطابق یہ واقعہ غزہ میں ایک امریکی و اسرائیل کے حمایت یافتہ GHF امدادی مقام پر اس وقت پیش آیا جب لڑکا اپنے خاندان کے لیے خوراک کی تلاش میں گیا تھا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اسرائیلی فوج نے 15 سال کے عبدالرحمن ابو جزر کی بائیں آنکھ میں گولی ماری اور گولی لگنے کے بعد بینائی بحال ہونے کے امکانات نہیں ہیں۔ عبد الرحمن ابو جزر نے عرب میڈیا کو بتایا کہ جب اسے گولی لگی تو اسرائیلی فوجی اس پر مزید گولیاں برساتے رہے جس سے اسے لگا کہ موت قریب ہے۔ دوسری جانب غیر ملکی خبر ایجنسی اے ایف پی نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ غزہ کے شہریوں کے لیے اسرائیلی فوج کے وحشیانہ فضائی حملوں، نقل مقانی اور بھوک کے بعد اب پانی کا شدید بحران بھی جنم لے رہا ہے جس سے غزہ کے لوگوں کی مصیبتوں میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ خبر ایجنسی نے بتایا کہ بعض اوقات پانی کے ٹینکر غزہ کے رہائشیوں تک پہنچ جاتے ہیں اور این جی اوز چند خوش نصیبوں کو وہ پانی تقسیم کرتی ہیں لیکن یہ کافی نہیں رپورٹ کے مطابق اسرائیل نے جنگ کے شروع میں غزہ میں پانی کی سپلائی منقطع کرنے کے بعد شمالی غزہ میں پانی کی کچھ سپلائی لائنز کو اسرائیلی پانی کی کمپنی میکروٹ سے جوڑ دیا تھا تاہم رہائشیوں نے بتایا کہ پانی اب بھی نہیں آ رہا۔

بوئنگ کے تین ہزار سے زیادہ کارکنوں نے معاہدے کو مسترد کرنے کے بعد ہڑتال کردی

واشنگٹن، 4 اگست (یو این آئی) سینٹ لوئس اور الینوائے کے علاقے میں بوئنگ کے لڑاکا طیاروں کو جمع کرنے والے 3200 سے زائد یونین ارکان نے گزشتہ روز معاہدے کی دوسری پیش کش کو مسترد کرنے کے بعد پیر کو ہڑتال کی۔ بوئنگ ڈیفنس کا کہنا ہے کہ وہ کام روکنے کے لیے تیار ہے اور ایک ہنگامی منصوبے پر عمل درآمد کرے گا جس میں غیر مزدور کارکنوں کو استعمال کیا جائے گا۔

کمپنی کے مطابق، مسترد کیے گئے چار سالہ معاہدے سے اوسط اجرت میں تقریباً 40 فیصد اضافہ ہوتا اور اس میں 20 فیصد عام اجرت میں اضافہ کے ساتھ ساتھ 5،000 ڈالر کی توثیق کا بونس بھی شامل ہوتا ہے جس میں وقتاً فوقتاً اضافہ، چھٹیوں کا زیادہ وقت اور بیماری کی چھٹیاں بھی شامل تھیں۔

بوئنگ کے نائب صدر اور سینٹ لوئس کے جنرل مینیجر ڈین گیلین نے ایک بیان میں کہا کہ ہمیں مایوسی ہوئی ہے کہ سینٹ لوئس میں ہمارے ملازمین نے اس پیشکش کو مسترد کر دیا جس میں اوسط اجرت میں 40 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ پیشکش بڑی حد تک وہی تھی جو پہلی پیش کش تھی جسے ایک ہفتہ پہلے بھاری اکثریت سے مسترد کر دیا گیا تھا۔ ڈسٹرکٹ 837 کے سربراہ ٹام بوئلنگ نے ایک بیان میں کہا کہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف مشینسٹس اینڈ ایرو اسپیس ورکرز ڈسٹرکٹ 837 کے ممبران "ایک معاہدے کے مستحق ہیں جو ان کی مہارت، لگن اور ہمارے ملک کے دفاع میں ان کے اہم کردار کی عکاسی کرتا ہے۔ بوئنگ کے سی ای او کیلی اورٹبرگ نے دوسری سہ ماہی کے نتائج کے بارے میں تجزیہ کاروں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے ہڑتال کے اثرات کو زیادہ اہمیت نہیں دی اور کہا کہ کمپنی نے گزشتہ سال ڈسٹرکٹ 751 کے ممبروں کی سات ہفتوں کی ہڑتال کا سامنا کیا تھا، جو شمال مغرب میں تجارتی جیٹ طیارے بناتے ہیں اور ان کی تعداد 33،000 ہے۔

"انہوں نے کہا کہ میں ہڑتال کے مضمرات کے بارے میں زیادہ فکر مند نہیں ہوں، ہم اس کے ذریعے اپنا راستہ اختیار کریں گے۔ ضلعی 837 کارکنوں نے بوئنگ کے ایف-15 اور ایف/اے-18 لڑاکا طیاروں، ٹی-7 ٹرینرز، اور ایم کیو-25 کو جمع کیا، جو امریکی بحریہ کے لئے ایک فضائی ایندھن بھرنے والا ڈرون ہے۔ بوئنگ کا دفاعی ڈویژن سینٹ لوئس کے علاقے میں امریکی فضائیہ کے نئے لڑاکا طیارے ایف 47 اے کی مینوفیکچرنگ کی تنصیبات میں توسیع کر رہا ہے۔ ڈسٹرکٹ 751 کی ہڑتال چار سالہ معاہدے کی منظوری کے ساتھ ختم ہوئی جس میں اجرت میں 38 فیصد اضافہ شامل تھا۔

روس سے تیل خریدنا بند نہ کیا تو درآمدی محصولات میں مزید اضافہ کریں گے، ہندوستان کو ٹرمپ کی دھمکی

واشنگٹن (یو این آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ہندوستان کو دھمکی دی ہے کہ اگر ہندوستان نے روس سے تیل خریدنا بند نہیں کیا تو وہ ہندوستانی مصنوعات پر درآمدی محصولات میں مزید اضافہ کریں گے۔

مسٹر ٹرمپ نے ٹروتھ سوشل پر ایک پوسٹ میں لکھا کہ ہندوستان کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ روس یوکرین میں کتنے لوگوں کو مار رہا ہے۔ اسی وجہ سے، "میں ہندوستان کی جانب سے امریکہ کو دیے جانے والے درآمدی محصولات میں بڑے پیمانے پر اضافہ کروں گا۔" امریکی صدر نے الزام لگایا کہ ہندوستان نہ صرف روس سے بڑی مقدار میں تیل خرید رہا ہے، بلکہ اس کا بیشتر حصہ کھلے بازار میں فروخت کر کے بھاری منافع بھی کما رہا ہے۔

قابل ذکر ہے کہ امریکہ نے یکم اگست سے دنیا کے کئی ممالک پر اضافی درآمدی محصولات عائد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس سلسلے میں صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے دستخط شدہ حکم نامے کے تحت ہندوستان پر 25 فیصد اضافی درآمدی ٹیکس عائد کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی، مسٹر ٹرمپ نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ روس سے تیل خریدنے کی سزا کے طور پر ہندوستان پر مزید محصولات لگائے جائیں گے، حالانکہ مذکورہ حکم نامے میں اس سلسلے میں کوئی وضاحت نہیں دی گئی تھی۔

غزہ میں جنگی تباہ کاری کے سبب سول ڈیفنس کی 60 فیصد گاڑیاں بند، انسانی المیہ سنگین تر

غزہ: غزہ میں فلسطینی سول ڈیفنس کے مرکزی ادارے نے اعلان کیا ہے کہ قابض اسرائیل کی مسلط کردہ نسل کشی کی جنگ اور مسلسل محاصرے کے نتیجے میں سول ڈیفنس کی 60 فیصد گاڑیاں مکمل طور پر بند ہو چکی ہیں۔ ان میں وہ تمام گاڑیاں شامل ہیں جو غزہ کے مختلف علاقوں میں انسانی جانیں بچانے، زخمیوں کو نکالنے اور ہنگامی خدمات انجام دینے کے لیے استعمال ہوتی تھیں۔

سول ڈیفنس کے ترجمان نے پیر کے روز مرکز اطلاعات فلسطین کو بتایا کہ انسانی و فلاحی تنظیموں سے حاصل ہونے والی معمولی مقدار میں ایندھن، جو روزمرہ کی ضرورت کا صرف 15 فیصد ہے کسی صورت بھی مطلوبہ خدمات کے لیے کافی نہیں۔

انہوں نے وضاحت کی کہ سول ڈیفنس کی ٹیموں کو اب بعض معمولی نوعیت کے مشنز کو آپس میں ضم کر کے انجام دینا پڑ رہا ہے، جبکہ کئی اہم مشن ملتوی کرنے پڑے ہیں۔ یہ عمل براہ راست شہریوں کی زندگیوں کو خطرے میں ڈال رہا ہے اور ادارہ ایک بڑے انسانی المیے کے دہانے پر کھڑا ہے۔

سول ڈیفنس نے گذشتہ ماہ جولائی کے اختتام پر بھی متنبہ کیا تھا کہ اگر ایندھن کی فراہمی کا بحران برقرار رہا تو غزہ بھر میں انسانی خدمات انجام دینے والی تمام گاڑیاں مکمل طور پر بند ہو جائیں گی، کیونکہ جو تھوڑا بہت ایندھن بچا ہے وہ تیزی سے ختم ہو رہا ہے۔

یہ صورتحال اس امر کی غمازی کرتی ہے کہ قابض اسرائیل کی جانب سے صرف شہریوں کو ہی نہیں بلکہ ان کی زندگی بچانے والے اداروں، ایمبولینسوں، فائر بریگیڈ اور ریسکیو ٹیموں کو بھی ٹارگٹ کیا جا رہا ہے۔ ہسپتال پہلے ہی بنیادی سہولیات سے محروم ہیں، جبکہ سول ڈیفنس کی ناکارہ ہوتی مشینری غزہ کے عوام کو مکمل بے یار و مددگار چھوڑنے کے مترادف ہے۔ یہ سب کچھ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب قابض ریاست غزہ پر ہمہ جہت جنگ مسلط کیے ہوئے ہے، جہاں زندگی کا ہر شعبہ ایندھن، بجلی، پانی، ادویات اور خوراک کی قلت سے متاثر ہو چکا ہے۔ انسانی ضمیر کو جھنجھوڑ دینے والی یہ صورتحال اب ایک ایسے مقام پر آ پہنچی ہے جہاں بین الاقوامی برادری کی خاموشی مزید ظلم کو تقویت دے رہی ہے۔

غزہ میں بچوں کو لاحق جان لیوا بیماری، تین معصوم جاں بحق

غزہ: غزہ کی وزارت صحت نے پیر کے روز اطلاع دی ہے کہ مہلک بیماری "گیلین بارے سینڈروم" میں مبتلا تین افراد، جن میں دو بچے بھی شامل ہیں جان کی بازی ہار گئے۔ وزارت صحت نے خبردار کیا ہے کہ غزہ میں بچوں کے درمیان "شدید عضلاتی کمزوری والے فالج" کے کیسز میں خطرناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ صورتحال غیر معمولی ماحولیاتی ابتری، شدید ادویاتی قلت اور بدترین محاصرے کی وجہ سے سنگین بحران کی صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ وزارت صحت نے وضاحت کی کہ ان اموات میں شامل دونوں بچے 15 برس سے کم عمر تھے، جنہیں طبی امداد نہ ملنے کے باعث بچایا نہ جا سکا۔ محاصرے کے باعث نہ دوا میسر ہے نہ تشخیص کی سہولیات۔ یہ محض اموات نہیں بلکہ ایک تیزی سے بڑھتی ہوئی وبا کا الارم ہے۔ طبی معائنے سے پتا چلا ہے کہ ان بچوں کو لاحق فالج کی بیماری پولیو سے نہیں جڑی بلکہ اس کا سبب دیگر آنتوں میں پھیلنے والے وائرس ہیں، جو صاف پانی کی قلت، ماحولیاتی آلودگی، صفائی کی تباہ حال صورتحال اور ناقص غذائیت کی پیداوار ہیں۔ قابض اسرائیل کے محاصرے نے غزہ کو متعدی بیماریوں کے پھیلاؤ کی آماجگاہ بنا دیا ہے۔ وزارت صحت کے مطابق، اس مہلک بیماری کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے جو ہزاروں بچوں کو براہ راست خطرے میں ڈال رہا ہے۔ بچوں کے جسمانی دفاعی نظام پہلے ہی فاقہ کشی اور خوراک کی شدید قلت کے باعث کمزور ہو چکے ہیں، جو انہیں فوری ہلاکت کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ وزارت صحت نے عالمی اداروں، انسانی حقوق کی تنظیموں اور بین الاقوامی برادری سے اپیل کی ہے کہ وہ فوری طور پر اس انسانی المیے کا نوٹس لیں۔ ادویات کی فراہمی اور غزہ سے محاصرہ ختم کرنے کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں۔

قابض اسرائیل نے غزہ سے تعلق رکھنے والے 9 فلسطینی اسیر رہا کردیے

غزہ: قابض اسرائیل کی جیلوں میں برسوں سے قید فلسطینیوں میں سے 9 افراد کو پیر کے روز رہا کر دیا گیا ہے۔ رہائی پانے والے تمام افراد غزہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ دفتر اطلاعات اسیران کے مطابق رہائی پانے والے اسیران کو وسطی غزہ کے علاقے دیر البلح کے مقام پر واقع "شہداء الاقصیٰ" ہسپتال منتقل کیا گیا، جہاں انہیں ابتدائی طبی معائنے اور علاج فراہم کیا جا رہا ہے۔ رہائی پانے والے اسیران مختلف مدتوں سے قابض دشمن کی جیلوں میں قید تھے۔ ان میں 8 افراد کو صہیونی جیل "سدیہ تمان" سے جبکہ ایک کو "النقب الصحراوی" جیل سے رہا کیا گیا۔ رہائی پانے والوں میں شامل تین اسیران کا تعلق جنوبی شہر رفح سے ہے، جن میں امجد عاطف ابراہیم محسن، وسام جمیل محمد ابو عرار اور محمد محمود سعید یوسف شامل ہیں۔ دو اسیران کا تعلق بیت لاہیا سے ہے اور ان کی شناخت محمد رمضان ابو بنات (عمر 40 سال) اور علی یوسف مصطفی جابر (عمر 33 سال) کے طور پر کی گئی ہے۔ بیت حانون سے تعلق رکھنے والے محمد علیان رمضان شباری (56 سال) بھی رہا کر دیے گئے۔ جبالیہ سے رامی ج※ادمحمد الحناوی (عمر 31 سال) اور محمد عطا اللہ حسن النجار (عمر 38 سال) شامل ہیں۔ جبکہ الشجاعیہ سے تعلق رکھنے والے بزرگ اسیر نافذ محمد العجلہ (عمر 61 سال) بھی قابض قید سے آزاد ہو چکے ہیں۔ قابض اسرائیل نے غزہ کے 1747 اسیران کو "غیر قانونی جنگجو" قرار دے رکھا ہے، جو بین الاقوامی قوانین سے ان کی قانونی حیثیت چھیننے اور انہیں خفیہ و غیر انسانی حراستی مراکز میں قید رکھنے کا خطرناک حربہ ہے۔ رہائی پانے والے اسیران کی گواہیوں سے ایک بھیانک حقیقت سامنے آئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جیلوں میں انہیں سنگین جسمانی اور نفسیاتی تشدد، طبی لاپرواہی، جان بوجھ کر نظر انداز کیے جانے، انفرادی قید، خوراک اور علاج کی محرومی جیسے ظلم سہنے پڑے۔ یہ سب کچھ قابض ریاست کی جانب سے ایک منظم پالیسی کے تحت کیا گیا، جس کی نگرانی خود قابض اسرائیل کی انتہائی انتہا پسند حکومت اور اس کے متشدد وزیر برائے قومی سلامتی ایتمار بن غفیر کرتے ہیں۔

آسٹریلیا کا غزہ میں انسانی امداد کیلئے اضافی فنڈز دینے کا وعدہ

کینبرا (یو این آئی) آسٹریلوی حکومت نے غزہ میں انسانی امداد کی کوششوں کے لیے اضافی فنڈز دینے کا وعدہ کیا ہے۔ وزیر خارجہ پینی وونگ اور بین الاقوامی ترقی کی وزیر این ایلی نے پیر کو اعلان کیا کہ آسٹریلیا غزہ میں خوراک، طبی سامان اور دیگر جان بچانے والی امداد فراہم کرنے والی تنظیموں کو اضافی 20 ملین آسٹریلیائی ڈالر (9.12 ملین امریکی ڈالر) فراہم کرے گا۔ نئے فنڈز میں اقوام متحدہ کے ورلڈ فوڈ پروگرام کے لیے 60 لاکھ آسٹریلیائی ڈالر (8.3 ملین امریکی ڈالر) اور یونیسیف اور انٹرنیشنل کمیٹی آف ریڈ کراس (آئی سی آر) کے لیے 5 ملین آسٹریلیائی ڈالر (2.3 ملین امریکی ڈالر) شامل ہیں۔ مسٹر وونگ اور مسٹر ایلی نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ نیا پیکیج اکتوبر 2023 سے غزہ کے لیے آسٹریلیا کی مجموعی انسانی امداد 130 ملین آسٹریلیائی ڈالر (84 ملین امریکی ڈالر) سے زیادہ ہو جائے گا۔ مسٹر وونگ نے کہا کہ "آسٹریلیا بین الاقوامی عدالت انصاف کے پابند احکامات کے مطابق اسرائیل سے غزہ کی امداد کو مکمل اور فوری طور پر بحال کرنے کے بین الاقوامی مطالبے کا حصہ رہا ہے۔ غزہ میں شہریوں کی تکالیف اور بھوک کا خاتمہ ہونا چاہیے۔" اس فنڈ کا اعلان ایک دن بعد کیا گیا جب ہزاروں آسٹریلوی باشندے غزہ میں جنگ اور قحط کے خاتمے کا مطالبہ کرتے ہوئے سڈنی اور میلبورن میں فلسطین کے حامی مظاہروں میں شامل ہوئے۔ سڈنی میں، تقریباً 90,000 افراد نے ہاربر برج پر احتجاج میں شرکت کی، حکام کی جانب سے انہیں روکنے کی کوششوں کے باوجود۔ سماجی خدمات کی وزیر تانیا پلیبرسیک نے پیر کے روز سیون نیٹ ورک ٹیلی ویژن کو بتایا کہ آسٹریلوی جو پیغام دینا چاہتے ہیں وہ یہ تھا کہ غزہ کے حملوں میں بہت زیادہ ہلاکتیں ہوئی ہیں۔

بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم کی رہائش گاہ میوزیم میں تبدیل

ڈھاکہ (یو این آئی) بنگلہ دیش کی سابق وزیرِ اعظم شیخ حسینہ کی سرکاری رہائش گاہ گن بھون کو آمریت کی یادگار کے طور پر اب میوزیم میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ 5 اگست 2024ء کو طلبہ کی قیادت میں ہونے والے احتجاج کے نتیجے میں شیخ حسینہ کی حکومت کا خاتمہ ہوا، وہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہندوستان فرار ہوگئی تھیں اور اُن کے محل کی چھت پر جھنڈے لہراتے، خوشی مناتے مظاہرین کی تصاویر اس تحریک کی علامت بن گئیں۔ ایک سال بعد بھی ملک تاحال سیاسی بحران کا شکار ہے، لیکن حکام کو اُمید ہے کہ یہ عجائب گھر آئندہ نسلوں کے لیے ایک سبق بنے گا۔ محل کی دیواروں پر درج نعرے اور گرافٹی جوں کے توں چھوڑ دی گئی ہیں، جس پر ہمیں آزادی چاہیے، ہم انصاف چاہتے ہیں، ڈکٹیٹر اور قاتلہ حسینہ جیسے جملے درج ہیں۔ شیخ حسینہ کے دورِ حکومت میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں ہوئیں، جس میں سیاسی مخالفین کی گرفتاری اور ماورائے عدالت قتل شامل تھے۔

امریکہ اور سعودی عرب کے درمیان پینٹاگون میں اعلیٰ سطحی دفاعی اجلاس

سعودی عرب ایک "اہم، دیرینہ دفاعی شراکت دار" ہے: پالیسی سربراہ پینٹاگون

واشنگٹن: واشنگٹن اور ریاض کے درمیان دفاعی تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے امریکی اور سعودی حکام نے گذشتہ ہفتے پینٹاگون میں ایک اعلیٰ سطحی فورم کا اجلاس طلب کیا۔

یہ دو روزہ اجلاس سٹریٹیجک جوائنٹ پلاننگ کمیٹی (ایس جے پی سی) کا نواں اجلاس تھا جس کی قیادت امریکہ کی جانب سے پینٹاگون کے پالیسی چیف ایلبرج کولبی نے کی اور سعودی وفد کی نمائندگی معاون وزیرِ دفاع ڈاکٹر خالد بیاری نے کی۔ کولبی نے ایکس پر کہا، "سعودی عرب ریاست امریکہ کے لیے ایک اہم، دیرینہ دفاعی شراکت ہے جو اپنے دفاع میں مزید صلاحیت اور خود انحصاری حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔"

پینٹاگون کے ترجمان اعلیٰ شان پارنیل نے کہا، فریقین نے اہم دفاعی ترجیحات اور علاقائی سلامتی کے چیلنجز پر تبادلۂ خیال کیا۔ وفود نے پائیدار دو طرفہ تعلقات کے لیے اپنی حمایت کا اعادہ کیا۔

پارنیل نے مزید کہا کہ کولبی نے دفاعی صلاحیتوں میں اضافے اور "مشترکہ علاقائی مقاصد کے حصول کے لیے زیادہ سے زیادہ تعاون کرنے کے لیے" سعودی کوششوں کا خیر مقدم کیا۔ یہ ملاقات سعودی ریاست کو حالیہ امریکی ہتھیاروں کی فروخت کے ایک سلسلے کے درمیان ہوئی ہے۔ اس سال کے شروع میں ٹرمپ انتظامیہ نے 5.3 بلین ڈالر کے ہتھیاروں کے معاہدے کی منظوری دی جس میں 1,000 ایڈوانسڈ میڈیم رینج ایئر ٹو ایئر میزائل (AMRAAM) اور 50 اے آئی ایم- 120 سی-ایٹ گائیڈنس سیکشن شامل تھے۔ واشنگٹن نے مارچ میں سعودی عرب کو عین درست گائیڈڈ گولہ بارود فروخت کرنے کی منظوری بھی دی تھی۔

اس کے علاوہ شرقِ اوسط کے لیے اعلیٰ امریکی فوجی جنرل نے گذشتہ ماہ اعلان کیا تھا کہ سعودی عرب کی اولین تھاڈ (THAAD) بیٹری مکمل طور پر فعال ہو چکی تھی۔

موجودہ دفاعی تعلقات اس وسیع فریم ورک پر استوار ہوئے ہیں جو صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے مئی میں سعودی عرب کے اولین سرکاری غیر ملکی دورے کے دوران قائم ہوا۔ اس سفر کے نتیجے میں 142 بلین ڈالر کی میمورنڈا آف انٹینٹ پر دستخط ہوئے جس میں امریکی دفاعی صنعتی مراکز میں بڑی سعودی سرمایہ کاری شامل تھی۔

گذشتہ ہفتے کے ایس جے پی سی کے دوران کولبی نے دفاعی شراکت داری کو مزید مستحکم کرنے کے لیے پینٹاگون کے عزم کا اعادہ کیا اور مئی میں دستخط کردہ معاہدے نافذ کرنے کے لیے "تیز رفتار پیش رفت کی حوصلہ افزائی" کی۔ پینٹاگون کے ترجمان پارنیل نے کہا، "دونوں رہنماؤں نے علاقائی سلامتی کے لیے امریکہ-سعودی دفاعی تعاون کو طاقت میں اضافہ کرنے والے عمل کے طور پر تسلیم کیا اور تعاون کو مزید مستحکم کرنے کے مواقع کا جائزہ لیا۔"

بیروت دھماکے کے ذمہ داروں کو عدالت کے کٹہرے میں لایا جائے گا: عون

بیروت (یو این آئی) لبنان کے صدر جوزف عون نے بیروت بندرگاہ پر دھماکے کی 5ویں سالانہ یاد کے موقع پر انصاف کی یقین دہانی کروائی ہے۔ لبنان صدارتی دفتر کی طرف سے سوشل میڈیا ایکس سے جاری کردہ بیان عون نے کہا ہے کہ 4 اگست 2020 میں ہونے والا دھماکہ دنیا کے بڑے ترین غیر جوہری دھماکوں میں سے ایک تھا۔ یہ دھماکہ ایک جرم تھا جس نے قومی و عالمی وجدان کو ہلا کر رکھ دیا۔ یہ واقعہ 200 سے زائد افراد کے ہلاک، ہزاروں کے زخمی اور عزیز دارالحکومت کے محلّوں کے مکمل طور پر تباہ ہونے کا سبب بنا

عون نے کہا ہے کہ "لبنانی ریاست اپنے تمام اداروں کے ساتھ اس حقیقت کو بے نقاب کرنے کے لیے پرعزم ہے، چاہے رکاوٹیں ہوں یا ملوث افراد کا عہدہ کسی دباؤ کی پرواہ نہیں کی جائے گی"۔ انہوں نے کہا ہے کہ "انصاف کبھی نہیں مرے گا اور احتساب ناگزیر ہے۔ اس سانحے کے ذمہ داروں کو انصاف کے کٹہرے میں لانا ہماری قومی ترجیحات میں شامل ہے"۔ عون نے کہا ہے کہ ہم تمام متعلقہ حکام پر زور دیتے رہیں گے کہ وہ شفاف اور منصفانہ تحقیقات کو یقینی بنائیں تاکہ مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جا سکے۔" بیروت میں امریکی سفارت خانے نے بھی بیروت بندرگاہ پر دھماکے کی سالانہ یاد کے موقع پر لبنانی عوام کے احتساب کے مطالبے کی حمایت کا اظہار کیا ہے۔

سفارت خانے نے زور دیا کہ لبنان کو ایک آزاد اور غیر جانبدار عدالتی نظام کی ضرورت ہے جو اشرافیہ کو تحفظ دینے کی بجائے متاثرین کو انصاف فراہم کرے۔ سفارت خانے نے واشنگٹن کے اس عزم کا اعادہ کیا کہ لبنان ایک خود مختار، مستحکم، اور خوشحال ملک بنے جو اس کے عوام کی خواہشات کے مطابق ہو، نہ کہ بیرونی قوتوں کے زیر اثر۔ یہ دھماکہ 220 سے زائد افراد کی موت، 7,000 سے زیادہ کے زخمی ہونے، اور بیروت میں بڑے پیمانے پر تباہی کا سبب بنا، جواب بھی شدید اقتصادی بحران سے نبرد آزما ہے۔

سرکاری تخمینوں کے مطابق دھماکہ گودام نمبر 12 میں ہوا، جہاں تقریباً 2,750 ٹن انتہائی دھماکہ خیز امونیم نائٹریٹ ذخیرہ کیا گیا تھا، جو 2014 سے ایک ضبط شدہ جہاز سے برآمد کیا گیا تھا۔

سڈنی سوئینی کے 'جینز' کے اشتہارات پر تنازع، ڈونلڈ ٹرمپ بھی کود پڑے

واشنگٹن: مشہور ہولی وڈ کی بولڈ اداکارہ سڈنی سوئینی کے 'جینز' پینٹ کے نئے اشتہار پر امریکا میں تنازع کھڑا ہو گیا جب کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ سمیت نائب صدر بھی اداکارہ کے اشتہار کے تنازع میں کود پڑے۔

امریکی شوبز میگزین 'ورائٹی' کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ نے سڈنی سوئینی کے 'جینز' کے اشتہار کی تعریفیں کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر وہ ان کی جماعت کی رکن ہوتیں تو ان کا اشتہار انتہائی شاندار ہوتا۔ ڈونلڈ ٹرمپ کی طرح نائب امریکی صدر اور وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے بھی اداکارہ کے اشتہار کی تعریفیں کرتے ہوئے سڈنی سوئینی کے اشتہار پر تنقید کرنے والوں کو بے وقوف بھی قرار دیا۔

امریکی نشریاتی ادارے 'سی این این' کے مطابق سڈنی سوئینی نے حال ہی میں کلاتھنگ برانڈ 'امریکن ایگل' کے اشتہار میں نظر آئیں، جس میں دوران ذو معنی جملوں کا استعمال کیا گیا۔ سڈنی سوئینی نے اشتہاری مہم کے دوران متعدد ویڈیوز اور تصاویر شوٹ کروائیں، جن کے دوران پس پردہ یہ بتایا گیا کہ اداکارہ کی 'جینز' انتہائی اعلیٰ ہیں۔

صارفین نے دعویٰ کیا کہ سیاہ فام امریکی اداکارہ کو اشتہار میں دکھانا اور پس پردہ 'جینز' کا لفظ استعمال کرنا ایک چھپا ہوا پیغام ہے، جس سے امریکی حکومت کا بول بالا ہوا۔

صارفین نے دعویٰ کیا کہ اداکارہ کی ویڈیو میں بولا جانے والا لفظ دراصل جینز (jeans) نہیں بلکہ جینز (genes) ہے اور اس لفظ کو استعمال کر کے ڈونلڈ ٹرمپ کی حکومت کے بیانیے کو بڑھایا جا رہا ہے۔

جریدے نیویارکر کے مطابق زیادہ تر سوشل میڈیا صارفین نے نشاندہی کی کہ ڈونلڈ ٹرمپ نے غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف آپریشن شروع کرتے ہوئے کہا تھا کہ مہاجرین غیر قانونی کاموں میں ملوث ہیں کیوں کہ ان کے 'جینز' (genes) خراب ہوتے ہیں جب کہ امریکیوں کے جینز (genes) شاندار ہیں۔

سی این این کے مطابق اداکارہ ایک اشتہار میں یہ کہتی سنائی دیتی ہیں کہ 'جینز والدین سے اولاد میں منتقل ہوتے ہیں جب کہ دوسری ویڈیو میں وہ کہتی سنائی دیتی ہیں کہ 'ان کے جسم کی ساخت میرے جینز سے طے ہوتی ہے' رپورٹ کے مطابق اداکارہ کی جانب سے اشتہارات میں یہ جملہ کہنا کہ سڈنی سوئینی کے پاس شاندار جینز (jeans) ہے دراصل شاندار (genes) ہے اور یہ جملہ بول کر نسل پرستی کو ہوا دی جا رہی ہے۔

بعض سوشل میڈیا صارفین نے سڈنی سوئینی کی اشتہاری مہم کو 'نازی جرمنی' جیسی نفرت انگیز مہم سے بھی جوڑا اور لکھا کہ اداکارہ سمیت کمپنی کو بھی شرم آنی چاہیے۔

سوشل میڈیا صارفین کی تنقید کے بعد کمپنی نے بھی وضاحتی بیان جاری کرتے ہوئے اداکارہ کے اشتہار کا دفاع کیا اور انسٹاگرام پوسٹ میں لکھا کہ سڈنی سوئینی کے پاس شاندار جینز (jeans) ہیں اور ان کی اشتہارات ان کی جینز (jeans) سے متعلق ہی ہیں۔

یہاں یہ بات بھی رہے کہ سڈنی سوئینی کو اپنی نیلی آنکھوں، سنہرے بالوں اور سفید فام امریکی خوبصورتی کی وجہ سے شہرت حاصل ہے، ماضی میں بھی وہ اشتہارات اور فلموں کی وجہ سے تنازعات کی زد میں رہ چکی ہیں۔

رواں برس مئی میں ہی سڈنی سوئینی نے ایک کمپنی کے ساتھ ایک ایسا مرد حضرات کے نہانے کا صابن متعارف کرایا تھا، جس میں اداکارہ کے نہانے کے پانی سمیت ان کے پسینے کے قطروں کو شامل کیا گیا تھا۔

افغانستان میں بچوں کی غذائی قلت بدترین سطح پر پہنچ گئی، اقوام متحدہ نے وارننگ جاری کردی

ملک کی متاثرہ ایک چوتھائی آبادی کو مدد فراہم کرنے کے لیے فوری طور پر 539 ملین ڈالر درکار ہیں

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کی خوراک کی عالمی تنظیم (WFP) کی رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ افغانستان میں بچوں میں غذائی قلت کی سب سے سنگین لہر دیکھنے میں آ رہی ہے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق ڈبلیو ایف پی کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ملک کی متاثرہ ایک چوتھائی آبادی کو مدد فراہم کرنے کے لیے فوری طور پر 539 ملین ڈالر درکار ہیں۔ اقوام متحدہ کی ایجنسی WFP کی رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ افغانستان میں تقریباً 10 ملین افراد کو شدید غذائی عدم تحفظ کا سامنا ہے۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ تین میں سے ایک بچہ غذائی قلت کی وجہ سے جسمانی اور ذہنی نشوونما میں رکاوٹ کا شکار ہے۔

رپورٹ میں بتایا گیا کہ بچوں میں غذائی قلت میں اضافے کی اہم وجہ گزشتہ دو سال میں ہنگامی خوراکی امداد میں کمی ہے، جس کی بنیادی وجہ عالمی ڈونر ممالک، خاص طور پر امریکا کی امداد میں کمی ہے۔ یاد رہے کہ اپریل 2025 میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے افغانستان کے لیے خوراکی امداد بند کر دی تھی جب کہ گزشتہ برس امریکا نے WFP کو 5.4 بلین ڈالر فراہم کیے تھے، تب جو بائیڈن صدر تھے۔

رپورٹ کے مطابق پچھلے دو ماہ میں 60,000 افغان باشندے ایران سے واپس آئے ہیں جب کہ اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ہو سکتی ہے۔

ایجنسی کا کہنا ہے کہ ایران کے علاوہ دنیا بھر سے واپس اپنے وطن آنے والے افغان پناہ گزینوں کی مدد کے لیے 15 ملین ڈالر کی بھی فوری ضرورت ہے۔

اقوام متحدہ کی ایجنسی WFP نے واضح کیا کہ جنوری 2026 تک غذائی قلت کے شکار خاندانوں کی مدد کے لیے مجموعی طور پر 539 ملین ڈالر درکار ہوں گے۔ اگر یہ امداد بروقت نہ ملی تو لاکھوں افغانوں، خاص طور پر بچوں، کی جان خطرے میں پڑ سکتی ہے۔

پی ٹی آئی احتجاج: راولپنڈی میں 10 اگست تک دفعہ 144 نافذ، سیاسی اجتماعات، ریلیوں پر پابندی

اسلام آباد: پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے احتجاج کے پیش نظر ڈپٹی کمشنر راولپنڈی نے ضلع بھر میں 4 اگست سے 10 اگست تک دفعہ 144 نافذ کر دی، سیاسی اجتماعات، ریلیوں اور جلوس پر مکمل پابندی ہوگی۔ ڈان نیوز کے مطابق ڈپٹی کمشنر راولپنڈی نے ضلع بھر میں دفعہ 144 نافذ کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا، جس کے مطابق ضلع بھر میں 4 اگست سے 10 اگست تک دفعہ 144 نافذ رہے گی۔

نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ راولپنڈی میں سیاسی اجتماعات، ریلیوں اور جلوسوں پر مکمل پابندی عائد رہے گی۔ دریں اثنا، پی ٹی آئی کے کل احتجاج کے معاملے پر سپرنٹنڈنٹ اڈیالہ جیل نے سیکیورٹی بڑھانے کے لیے سی پی او راولپنڈی کو مراسلہ بھجوا دیا۔ مراسلے میں جیل انتظامیہ نے سفارش کی ہے کہ پی ٹی آئی احتجاج کے دوران اڈیالہ جیل کے اطراف اضافی سیکیورٹی تعینات کی جائے، کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچنے کے لیے اضافی سیکیورٹی جیل کے اطراف تعینات کی جائے۔

سپرنٹنڈنٹ اڈیالہ جیل کے مراسلے کے بعد سی پی او نے جیل کے اطراف اضافی سیکیورٹی تعینات کرنے کے احکامات جاری کر دیے۔ واضح رہے کہ سابق وزیر اعظم اور بانی پی ٹی آئی عمران خان کی گرفتاری کو کل (5 اگست) 2 سال مکمل ہو جائیں گے، اس موقع پر پاکستان تحریک انصاف کی جانب سے ملک بھر میں احتجاج کا اعلان کر رکھا ہے۔

ادھر، آج پی ٹی آئی خیبر پختونخوا کے صدر جنید اکبر نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر ایک بیان میں کہا کہ آپ لوگوں نے یقینی بنانا ہے کہ کل احتجاج پُرامن ہو، یہ ہمارے نئے مرحلے کا آغاز ہے، اس کے بعد ہم اپنے احتجاج میں شدت لائیں گے۔

ان کا کہنا تھا کہ کل ہم نے یکجہتی کا مظاہرہ کرنا ہے اور دنیا کو بتانا ہے کہ لوگ آج بھی عمران خان کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں، اور ان ہتھکنڈوں سے ہمارے حوصلے پست ہوئے ہیں اور نہ ہم ڈرے ہیں۔ تاہم، ڈان کی رپورٹ کے مطابق پاکستان تحریک انصاف کی جانب سے ملک بھر میں احتجاج کی کوئی واضح حکمت عملی نہیں بنائی جا سکی۔ پی ٹی آئی کی قیادت نے پنجاب کے تمام حلقوں میں احتجاج کی ہدایت کر دی گئی ہے، لیکن ذرائع کا کہنا ہے کہ صوبائی چیف آرگنائزر عالیہ حمزہ حلقوں میں ریلیاں نکالنے اور احتجاج کرنے کے حق میں نہیں۔ قائدین کی رائے ہے کہ گرفتاریوں اور مقدمات سے بچنے کے لیے حلقوں میں احتجاج درست فیصلہ ہوگا، لاہور میں احتجاج کے لیے رہنماؤں کی مختلف آرا سامنے آئی ہیں۔

نیوزی لینڈ: 2 سالہ بچی کو سوٹ کیس میں چھپانے پر خاتون گرفتار

ویلنگٹن (یو این آئی) نیوزی لینڈ میں 2 سالہ بچی کو سوٹ کیس میں چھپا کر لے جانے کے الزام میں ایک خاتون کو حراست میں لے لیا گیا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق نیوزی لینڈ کے شہر آکلینڈ میں ایک خاتون کو ایک بچی کو سوٹ کیس میں چھپا کر لے جانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ بس ڈرائیور نے واقعے کے حوالے سے بتایا کہ اس نے ایک سوٹ کیس میں کچھ حرکت محسوس کی جس پر خاتون سے اجازت لے کر جب سوٹ کیس کھولا گیا تو اس میں 2 سال کی ایک بچی موجود تھی۔ تفتیش کار ڈیٹیکٹو انسپکٹر سائمن ہیریسن نے کہا کہ بچی سوٹ کیس میں بند ہونے کی وجہ سے شدید گرم ہو رہی تھی مگر بظاہر مکمل طور پر محفوظ لگ رہی تھی۔ سائمن ہیریسن نے مزید کہا کہ بچی کو ٹیسٹ وغیرہ کے لیے اسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ حکام کے مطابق خاتون کو بچی کے ساتھ غیر مناسب رویہ برتنے کے الزام میں حراست میں لے لیا گیا ہے تاہم حکام نے خاتون کے حوالے سے مزید کسی قسم کی کوئی اور تفصیل نہیں بتائی ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

جھارکھنڈ کے سابق وزیر اعلیٰ شیبو سورین کا انتقال

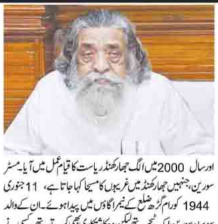

نئی دہلی/رانچی (یو این آئی) علیحدہ جھارکھنڈ تحریک کے علمبردار اور جھارکھنڈ کے سابق وزیر اعلیٰ شیبو سورین کا پیر کے روز 81 برس کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ مسٹر سورین ایک ماہ سے زیادہ عرصے سے سرگنگا رام اسپتال، دہلی میں داخل تھے۔ گردے اور دل سے متعلق بیماریوں کا سر گنگا رام اسپتال میں علاج چل رہا تھا، انہوں نے آج صبح اسپتال میں آخری سانس لی۔ مسٹر سورین کے بیٹے اور جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے سوشل میڈیا پر ان کی موت کی اطلاع دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ''ڈشوم گروجی ہم سب کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں اور میں آج صفر ہوگیا ہوں''۔ مسٹر سورین 19 جون سے سرگنگا رام اسپتال میں داخل تھے اور آج صبح انہوں نے آخری سانس لی۔ وہ کافی عرصے سے بیمار تھے۔ انہیں گردے اور دل سے متعلق امراض کے علاج کے لیے داخل کیا گیا تھا۔ ڈشوم گروجی کے نام سے مقبول شری سورین کی موت کی خبر ملتے ہی پورے جھارکھنڈ میں سوگ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ گزشتہ کئی دنوں سے ریاست کے مختلف مقامات اور خاص طور پر ان کے میدان عمل سنتھال پرگنہ میں مندروں، مساجد اور گرجا گھروں میں جا کر لوگ ان کی جلد صحت یابی کے لیے پوجا اور دعائیں کر رہے تھے۔ جھارکھنڈ مکتی مورچہ کے بانی مسٹر سورین نے علیحدہ ریاست کی تحریک میں مسلسل جدوجہد کی اور سال 2000 میں الگ جھارکھنڈ ریاست کا قیام عمل میں آیا۔ مسٹر سورین، جنہیں جھارکھنڈ میں غریبوں کا مسیحا کہا جاتا ہے، 11 جنوری 1944 کو رام گڑھ ضلع کے نیمرا گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد سوبرن سورین ایک ٹیچر تھے لیکن وہ کاشتکاری بھی کرتے تھے۔ کسی نے ان کا قتل کر دیا جس کی وجہ سے شیبو سورین کو اپنی پڑھائی چھوڑنی پڑی۔ وہ کم عمری سے ہی غریبوں پر ہونے والے مظالم، ناانصافیوں، شراب خوری اور مہاجنی نظام کے خلاف جدوجہد کرنے لگے، یہاں تک کہ انہیں مزدوری بھی کرنی پڑی۔ صدیوں سے استحصال اور جبر کا شکار قبائلی معاشرے کو بیدار کرنے میں انہوں نے اہم کردار ادا کیا۔ جے ایم ایم کے بانی اور راجیہ سبھا ممبر رہے مسٹر سورین 1980 سے 2019 تک دمکا سے رکن پارلیمنٹ یا رکن اسمبلی کے طور پر منتخب ہوتے رہے۔ وہ دو بار راجیہ سبھا کے رکن بھی رہے۔ مسٹر سورین اس وقت کے وزیر اعظم منموہن سنگھ کی حکومت میں تین بار کوئلہ اور کانوں کے وزیر بھی رہے۔ پہلی بار انہیں 22 مئی 2004 کو مرکزی وزیر کوئلہ بنایا گیا۔ لیکن 30 سال پرانے جامتاڑہ کیس میں وارنٹ گرفتاری جاری ہونے کی وجہ سے انہیں 24 جولائی 2004 کو اپنے عہدے سے استعفیٰ دینا پڑا۔ اس معاملے میں تقریباً ایک ماہ تک جیل میں رہنے کے بعد انہیں ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ اس کے بعد انہیں 27 نومبر 2004 کو دوسری مرتبہ کوئلہ اور کانوں کی وزارت کی ذمہ داری سونپی گئی، لیکن 2 مارچ 2005 کو انہوں نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ جھارکھنڈ اسمبلی انتخابات کے بعد وہ 2 مارچ 2005 کو پہلی بار جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ بنے، لیکن اسمبلی میں اکثریت ثابت نہ کر پانے کی وجہ سے انہیں 12 مارچ 2005 کو صرف 10 دن کے اندر وزیر اعلیٰ کے عہدے سے استعفیٰ دینا پڑا۔ اس کے بعد شری سورین نے وزیر اعظم منموہن حکومت میں 29 جنوری 2006 کو تیسری بار کوئلہ وزیر کے طور پر حلف لیا، اس بار بھی بدقسمتی نے ان کا پیچھا نہ چھوڑا۔

شیبو سورین کو قبائلیوں اور پسماندہ طبقات کو با اختیار بنانے کا جنون تھا: وزیر اعظم مودی

نئی دہلی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے جھارکھنڈ کے سابق وزیر اعلیٰ شیبو سورین کے انتقال پر رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور قبائلی برادریوں، غریبوں اور پسماندہ طبقات کو با اختیار بنانے کے ان کے جذبے کی تعریف کی ہے۔ وزیر اعظم مودی نے پیر کے دن ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا کہ مسٹر شیبو سورین جی زمینی سطح کے رہنما تھے، جنہوں نے عوامی خدمت کرتے ہوئے نمایاں مقام حاصل کیا۔ وہ قبائلی برادریوں، غریبوں اور پسماندہ طبقات کو با اختیار بنانے کے لیے خاص طور پر وقف تھے۔ ان کے انتقال سے مجھے بہت دکھ ہوا۔ میری ہمدردیاں ان کے خاندان اور چاہنے والوں کے ساتھ ہیں۔ وزیر اعظم نے جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ مسٹر ہیمنت سورین سے بات کی اور تعزیت کا اظہار کیا۔ قابل ذکر ہے کہ علیحدہ جھارکھنڈ تحریک کے علمبردار اور ڈشوم گروجی کے نام سے مشہور مسٹر سورین کا آج انتقال ہوگیا۔

سناتن دھرم کے خلاف بیان بازی معاملہ

بی جے پی کا جتیندر اوہاڑ سے عوامی معافی مانگنے کا مطالبہ

کیا شرد پوار اور سپریہ سولے اوہاڑ کے بیانات کی تائید کرتے ہیں: نتیش رانے

ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) کے رکن اسمبلی جتیندر اوہاڑ کے سناتن دھرم کے خلاف دیے گئے تبصرے پر بی جے پی نے شدید برہمی کا اظہار کرتے ہوئے اوہاڑ سے فوری عوامی معافی مانگنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اوہاڑ نے کہا تھا کہ ''سناتن دھرم نے ہندوستان کو تباہ کر دیا ہے''، جس کے بعد ریاست میں زبردست سیاسی ہلچل پیدا ہو گئی ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ یہ دھرم ذات پات کے نظام اور چھوت چھات کے رواج کا بانی ہے۔ ساتھ ہی اوہاڑ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ سناتن دھرم کے پیروکاروں نے نہ صرف چھترپتی شیواجی مہاراج کی تاجپوشی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا بلکہ چھترپتی سنبھاجی مہاراج کو بدنام کرنے کی کوشش بھی کی۔

بی جے پی کے وزیر نتیش رانے نے اس موقع پر سخت سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ کیا شرد پوار اور سپریہ سولے اوہاڑ کے ان بیانات کی تائید کرتے ہیں؟ انہوں نے شرد پوار کی پارٹی کی اعلیٰ قیادت کو آڑے ہاتھوں لیا اور کہا کہ انہیں واضح کرنا چاہیے کہ کیا یہ بیان پارٹی کی سرکاری پالیسی کا حصہ ہے۔

اس کے علاوہ بی جے پی کے ترجمان کیشو اپادھیے نے شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ اوہاڑ جیسے افراد پہلے ان مسلم دہشت گردوں کا نام لیں جنہوں نے پہلگام میں لوگوں کو صرف ان کے مذہب کی بنیاد پر قتل کیا، پھر سناتن دھرم کے خلاف زبان کھولیں۔ ان کے مطابق اوہاڑ کا بیان سناتن دھرم کو بدنام کرنے کی دانستہ کوشش ہے، جو کسی صورت قابل قبول نہیں۔

بی جے پی کے سینئر لیڈر رام کدم نے بھی اوہاڑ کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ وہ مخصوص گروہوں کو خوش کرنے کے لیے گھٹیا سیاست کر رہے ہیں اور ان سے فوری معافی طلب کی۔ اسی طرح ریاستی وزیر شمبھوراج دیسائی نے بھی اس بیان پر شدید ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ سناتن دھرم کی توہین سراسر غلط اور ناقابل برداشت ہے۔ بی جے پی کے تمام رہنماؤں نے مل کر نیشنلسٹ کانگریس پارٹی سے مطالبہ کیا کہ وہ اوہاڑ کے بیانات پر اپنا موقف واضح کرے اور اس متنازع تبصرے سے لاتعلقی ظاہر کرے۔

ہنگامے کے سبب لوک سبھا کی کارروائی دن بھر کے لیے ملتوی

نئی دہلی (یو این آئی) بہار میں ووٹر لسٹ خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) کے عمل کو واپس لینے کا مطالبہ کرنے والی اپوزیشن پارٹیوں کے ہنگامے کی وجہ سے لوک سبھا کی کارروائی پیر کو دن بھر کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ کارروائی ملتوی کیے جانے کے بعد جیسے ہی اسپیکر جگدمبیکا پال نے 2 بجے ایوان کی کارروائی شروع کی تو اپوزیشن ارکان نعرے لگاتے ہوئے ایوان کے بیچ میں آ گئے۔ ارکان ایس آئی آر واپس لینے کے نعرے لگاتے رہے۔ شور شرابے کے درمیان اسپیکر نے ضروری کاغذات میز پر رکھے اور اراکین کو اپنی نشستوں پر جانے کی تاکید کی۔ انہوں نے کہا کہ کھیلوں اور کھلاڑیوں سے متعلق اہم بلوں پر ایوان میں بحث ہونی ہے، لیکن ہنگامہ کھڑا کرنا مناسب نہیں۔ پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے کہا کہ آج دل بہت اداس ہے۔ انہوں نے کہا کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی (بی اے سی) میں تمام پارٹیاں مل کر نیشنل اسپورٹس ایڈمنسٹریشن بل، 2025 اور نیشنل اینٹی ڈوپنگ (ترمیمی) بل، 2025 پر بحث کرنے کے لیے اتفاق رائے پر پہنچ گئی ہیں، اس کے باوجود یہاں ہنگامہ برپا ہے، یہ رویہ نوجوانوں کے خلاف ہے۔ مرکزی وزیر کھیل منسکھ منڈاویہ نے بھی اراکین پر زور دیا اور کہا کہ ایک اہم بل پر ایوان میں بحث ہونی ہے، اس لیے سب کو تعاون کرنا چاہیے اور اسے پاس کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ یہ آئندہ اولمپکس کے لیے ایک اہم بل ہے۔ چیئرمین پال نے کہا کہ آپ لوگ یہاں ملک کے عوام کے لیے منتخب ہوئے ہیں، لیکن اس اجلاس میں اب تک ایک بھی بل پاس نہیں ہو سکا ہے۔ ملک کے عوام دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح ایوان میں خلل پڑ رہا ہے۔ چیئرمین نے کہا کہ آر سودھانے اسپیکر اوم برلا کو اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعے سے آگاہ کیا ہے۔ اسپیکر نے اس کا نوٹس لیتے ہوئے دہلی پولیس سے فوری کارروائی کرنے کو کہا ہے۔ اس سے پہلے جیسے ہی اسپیکر اوم برلا نے 11 بجے وقفہ سوالات شروع کیا، اپوزیشن پارٹیوں کے ارکان شور مچاتے ہوئے ایوان کے بیچ میں آ گئے۔ کچھ ارکان نے تختیاں اٹھا رکھی تھیں، جن پر ایس آئی آر کے خلاف نعرے لکھے تھے۔ شور شرابے کے درمیان مسٹر برلا نے سوال پوچھنے کے لیے ایک رکن کا نام پکارا اور مرکزی وزیر محنت و روزگار نے بھی اس کا جواب دیا۔

سپریم کورٹ کی راہل گاندھی کے خلاف ہتک عزت کارروائی پر روک

نئی دہلی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے پیر کے روز ہندوستانی فوج کے بارے میں مبینہ توہین آمیز بیان کے معاملے میں کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے خلاف لکھنؤ کی خصوصی عدالت میں زیر التواء مجرمانہ ہتک عزت کی کارروائی پر روک لگا دی۔ جسٹس دیپانکر دتہ اور جسٹس آگسٹائن جارج مسیح پر مشتمل بینچ نے فریقین کے دلائل سننے کے بعد یہ روک لگائی۔ تاہم، عدالت نے درخواست گزار راہل گاندھی کے تبصرے پر سرزنش کرتے ہوئے سوال اٹھایا کہ وہ ایسے معاملات پارلیمنٹ میں اٹھانے کے بجائے سوشل میڈیا پر کیوں اٹھا رہے ہیں؟ بینچ نے مسٹر گاندھی کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر آپ ایک سچے ہندوستانی ہیں تو آپ کو ایسی باتیں نہیں کہنی چاہئیں۔ عدالت نے 2022 کے اس معاملے میں ریاستی حکومت کو نوٹس جاری کرتے ہوئے عدالتی کارروائی پر روک لگا دی۔ سپریم کورٹ اس معاملے کی اگلی سماعت تین ہفتے بعد کرے گی۔ لوک سبھا میں اپوزیشن کے رہنما راہل گاندھی نے الہ آباد ہائی کورٹ کی جانب سے اپنی درخواست مسترد کیے جانے کے بعد سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ الزام ہے کہ راہل گاندھی نے بھارت جوڑو یاترا کے دوران اروناچل پردیش کے تناظر میں چینی افواج سے موازنہ کرتے ہوئے ہندوستانی فوج پر ایک توہین آمیز تبصرہ کیا تھا۔ بارڈر روڈ آرگنائزیشن (بی آر او) کے سابق ڈائریکٹر ادے شنکر شریواستو نے 16 دسمبر 2022 کو کانگریس رہنما راہل گاندھی کے خلاف مبینہ توہین آمیز تبصرے کے سلسلے میں شکایت درج کرائی تھی۔

ثقافت، اثر پذیری اور معاشرتی اثرات

محمود خان، مانچسٹر

ثقافت (Culture) ثقافت ایک معاشرتی ورثہ ہے جو نسل در نسل منتقل ہوتا ہے۔ اس میں زبان، لباس، خوراک، رہن سہن، فنون لطیفہ، رسوم و رواج، عقائد، تہوار، اقدار، اور دیگر طرزِ زندگی شامل ہوتے ہیں۔ مختصر طور پر، ثقافت انسان کی زندگی کے ہر پہلو کو تشکیل دیتی ہے اور اسے شناخت فراہم کرتی ہے۔

معروف ماہرِ عمرانیات ایڈورڈ **ٹائلر کے مطابق:**

'ثقافت وہ جامع مجموعہ ہے جس میں علم، عقائد، فنون، اخلاق، قوانین، رواج اور دیگر صلاحیتیں اور عادات شامل ہیں جو انسان معاشرے کا فرد ہونے کے ناطے حاصل کرتا ہے۔''

دنیا کی ثقافتیں:

دنیا میں بے شمار ثقافتیں پائی جاتی ہیں جیسے:

مشرقی ثقافتیں (چینی، جاپانی، ہندی، ایرانی)

مغربی ثقافتیں (یورپی، امریکی)

اسلامی ثقافت (عرب، ترک، جنوبی ایشیائی مسلم)

افریقی ثقافتیں

آسٹریلوی اور مقامی قبائلی ثقافتیں

ہر ثقافت کی اپنی جداگانہ خوبیاں، اقدار، اور طرزِ زندگی ہے۔

ثقافتوں کی اثر پذیری

عالمی سطح پر ثقافتیں ایک دوسرے سے متاثر ہو رہی ہیں، خاص طور پر درج ذیل ذرائع سے:

1. عالمگیریت (Globalization):

تجارت، سیاحت، اور میڈیا کے ذریعے مختلف قومیں ایک دوسرے کی ثقافتوں سے متاثر ہو رہی ہیں۔ مثال کے طور پر مغربی فیشن، موسیقی، اور خوراک دنیا بھر میں مقبول ہو چکے ہیں۔

2. میڈیا اور انٹرنیٹ:

فلمیں، ڈرامے، سوشل میڈیا اور ویب سائٹس عالمی ثقافتی رابطوں کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ کوکا کولا، نیٹ فلکس، ہالی ووڈ، K-Pop وغیرہ نے مختلف ثقافتوں میں گہرے اثرات ڈالے ہیں۔

3. تعلیم اور ہجرت:

طلبہ اور محنت کشوں کی نقل مکانی سے مختلف ثقافتیں ایک دوسرے کے قریب آئی ہیں۔

4. کثیر الثقافتی معاشرے:

جیسے کہ برطانیہ، امریکہ، کینیڈا اور متحدہ عرب امارات میں مختلف قومیتوں کے لوگ مل کر ایک نئے ثقافتی ماحول کی تشکیل کر رہے ہیں۔

ثقافتی اثرات کا معاشروں پر اثر

ثقافتوں کی باہمی اثر پذیری کے درج ذیل مثبت اور منفی اثرات ہو سکتے ہیں:

مثبت اثرات:

رواداری اور ہم آہنگی:

مختلف ثقافتوں سے واقفیت انسانوں میں برداشت، رواداری اور بین الثقافتی ہم آہنگی پیدا کرتی ہے۔

نئے خیالات اور ترقی:

مختلف ثقافتوں کی ٹیکنالوجی، فنون اور نظریات معاشروں میں جدت اور ترقی لاتے ہیں۔

سیاحت اور معیشت میں بہتری:

مختلف ثقافتوں کی موجودگی سیاحوں کو راغب کرتی ہے، جس سے معیشت کو فروغ ملتا ہے۔

منفی اثرات:

مقامی ثقافتوں کی زوال پذیری:

مغربی ثقافت کے غلبے سے مقامی روایات اور اقدار کمزور ہو رہی ہیں۔

ثقافتی شناخت کا بحران:

نوجوان نسل اپنی زبان، لباس اور اقدار سے دور ہوتی جا رہی ہے۔

تنازعات اور نسل پرستی:

کبھی کبھار ثقافتی اختلافات نسلی امتیاز یا تعصبات کو جنم دیتے ہیں۔ ثقافت انسانی معاشرت کی بنیاد ہے جو نہ صرف ہمیں اپنی شناخت دیتی ہے بلکہ دنیا کے ساتھ جڑنے کا موقع بھی فراہم کرتی ہے۔ ثقافتوں کی باہمی اثر پذیری اگر توازن سے ہو تو یہ ترقی، ہم آہنگی اور امن کا باعث بنتی ہے، لیکن اگر اس میں اعتدال نہ ہو تو یہ معاشرتی تفرقہ، تشخص کا بحران اور تنازعات پیدا کر سکتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم دوسروں کی ثقافت کا احترام کرتے ہوئے اپنی ثقافت کا تحفظ بھی کریں۔

''کیا موجودہ دور کی ثقافتیں ایک دوسرے سے تصادم کی راہ پر گامزن ہیں؟''

جی ہاں، موجودہ دور میں بعض ثقافتیں ایک دوسرے سے تصادم (Clash) کی کیفیت میں ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم آہنگی اور انضمام (Integration) کا رجحان بھی موجود ہے۔

تفصیلی جائزہ:

1. تصادم کی وجوہات

عالمگیریت (Globalization) کا دباؤ

مغربی ثقافت، خاص طور پر امریکی طرزِ زندگی، دنیا بھر میں میڈیا، فیشن، فلم، اور تعلیم کے ذریعے غالب آ رہی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ:

مقامی ثقافتیں خود کو غیر محفوظ محسوس کرتی ہیں۔

نوجوان اپنی روایات اور زبان سے دور ہو جاتے ہیں۔

مذہبی اور روایتی معاشرے اس عمل کو ثقافتی یلغار تصور کرتے ہیں۔

مذہبی اقدار بمقابلہ جدید ثقافتی رجحانات

اسلامی، ہندو، یا قدامت پسند عیسائی معاشروں میں خاندان، لباس، ازدواجی رشتے، اور صنفی حدود جیسے معاملات میں مغربی لبرل اقدار سے شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔

اس کی مثال: مغرب میں ہم جنس پرستی کو قانونی تحفظ حاصل ہے جبکہ مشرقی ثقافتیں اسے خلافِ فطرت سمجھتی ہیں۔

خواتین کی آزادی، لباس، اور کردار کے حوالے سے بھی نظریاتی فرق واضح ہے۔

ثقافتی امتیاز اور تعصب

بعض مغربی ممالک میں مہاجرین یا مسلمانوں کی ثقافت کو مشکوک نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، جس سے نسلی امتیاز، اسلاموفوبیا اور معاشرتی فاصلے پیدا ہوتے ہیں۔

2. تصادم کی صورتیں

تہذیبی تنازعات:

جیسے ''تہذیبوں کے تصادم'' (Clash of Civilizations) کا نظریہ، جو کہ معروف امریکی اسکالر Samuel P. Huntington نے پیش کیا، اس میں کہا گیا کہ مستقبل کی جنگیں جغرافیائی نہیں بلکہ ثقافتی بنیاد پر ہوں گی۔

ثقافتی مزاحمت:

مشرقی معاشرے جیسے ایران، چین، سعودی عرب یا پاکستان میں مغربی ثقافت کے اثرات کے خلاف مزاحمت دیکھنے کو ملتی ہے۔

سیاسی تصادم:

بعض اوقات ثقافتی نظریات سیاسی نظاموں کو بھی متاثر کرتے ہیں، جیسے لبرل ازم بمقابلہ مذہبی حکومت۔

3. کیا سب کچھ تصادم ہے؟ نہیں!

یہ ضروری نہیں کہ ہر ثقافت ٹکراؤ کی طرف جائے۔ کئی صورتوں میں:

ثقافتیں ایک دوسرے سے سیکھتی ہیں

ترکی، ملائیشیا، انڈونیشیا جیسے ممالک میں اسلامی اقدار اور جدیدیت میں ہم آہنگی پیدا ہوئی ہے۔

یورپ میں پاکستانی، بھارتی، عرب، اور افریقی ثقافتوں نے رنگارنگی پیدا کی ہے۔

کثیر الثقافتی معاشرے (Multicultural Societies)

بہت سے ممالک جیسے کینیڈا، برطانیہ، اور آسٹریلیا نے مختلف ثقافتوں کو ایک ساتھ رہنے کی گنجائش دی ہے۔

موجودہ دور میں ثقافتوں کے درمیان تصادم ایک حقیقت ہے، خاص طور پر جب اقدار، نظریات، اور طرزِ زندگی میں واضح فرق ہو۔ تاہم، یہ تصادم ناگزیر نہیں؛ اسے مکالمے، تعلیم، رواداری، اور ثقافتی تبادلوں کے ذریعے کم کیا جا سکتا ہے۔

اگر دنیا نے ایک دوسرے کی ثقافتوں کو دشمن نہیں بلکہ سرمایہ سمجھا، تو تصادم کی جگہ تعاون لے سکتا ہے۔

مردہ معاشرہ: ایک فکری و تحقیقی جائزہ

ڈاکٹر ریاض عباس عابدی۔ راس نوگاوی

معاشرہ صرف اینٹوں، سڑکوں یا عمارتوں سے نہیں بنتا، بلکہ انسانوں کے خیالات، رویوں، اقدار اور احساسات سے تشکیل پاتا ہے۔ یہ صرف لوگوں کا مجموعہ نہیں، بلکہ ان کے درمیان رشتوں، ذمہ داریوں، احساسِ ذمہ داری، اور خیر و شر کے فہم کا مجموعہ ہوتا ہے۔ ایک معاشرہ اس وقت زندہ ہوتا ہے جب اس میں انسانیت کی حرارت ہو، ضمیر کی بیداری ہو، حق اور سچ کی قدر ہو، اور ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے کا حوصلہ موجود ہو۔ جہاں دلوں میں دوسروں کا درد ہو، جہاں حق کے لیے قربانی دینے کا جذبہ زندہ ہو، اور جہاں فکری ترقی، اخلاقی بلندی اور روحانی روشنی پائی جائے، وہی معاشرہ حقیقی معنوں میں زندہ کہلاتا ہے۔

لیکن جب معاشرے کے افراد صرف سانس لینے کو زندگی سمجھنے لگیں، جب زندگی صرف ذاتی مفاد، دنیاوی فائدہ اور وقتی سکون تک محدود ہو جائے، تو وہی معاشرہ اپنی اصل روح کو کھو بیٹھتا ہے۔ جب انسانوں کی آنکھیں کھلی ہوں مگر بصیرت بند ہو، جب دل دھڑک رہے ہوں مگر ضمیر مردہ ہو، جب زبانیں بول رہی ہوں مگر سچائی دفن ہو، تو وہ معاشرہ حقیقت میں زندہ نہیں بلکہ مردہ ہوتا ہے۔ وہ معاشرہ جس میں نہ کوئی سوال اٹھانے والا ہو، نہ کوئی ظلم کو للکارنے والا، نہ اصلاح کی خواہش ہو اور نہ تبدیلی کی جستجو درحقیقت ایسا معاشرہ مردہ لاشوں کا ہجوم بن جاتا ہے، جو چلتا پھرتا تو ہے، لیکن مقصد اور شعور سے خالی ہوتا ہے۔

ایک مردہ معاشرہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسانیت کے بنیادی اصول پسِ پشت ڈال دیے جائیں، اور وقتی فائدے، ذاتی مفاد، اور خوف پر مبنی خاموشی کو ترجیح دی جائے۔ ایسے ماحول میں نہ انصاف پنپتا ہے، نہ سچ باقی رہتا ہے، اور نہ ہی نئی نسلوں کے لیے کوئی مثبت ورثہ چھوڑا جا سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم معاشرے کی ظاہری چمک کے بجائے اس کی باطنی روح پر توجہ دیں کہ وہ زندہ ہے یا مردہ؟ بیدار ہے یا غافل؟

اس کو جاننے کے لیے کچھ اہم نکتوں پر غور کرنا ہوگا

1. ظلم پر خاموشی:

ظلم کسی بھی معاشرے کے لیے زہر قاتل ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ خطرناک وہ خاموشی ہے جو ظلم کے خلاف اپنائی جاتی ہے۔ جب کوئی قوم یا فرد ظلم ہوتا دیکھے، معصوموں کے حقوق پامال ہوتے دیکھے، کمزوروں پر جبر ہوتا دیکھے، اور پھر بھی خاموش رہے، یا صرف اس لیے چپ سادھ لے کہ ''یہ میرا مسئلہ نہیں''، تو وہ نہ صرف ظلم کے خلاف اپنی انسانیت کا امتحان ہار جاتا ہے بلکہ غیر محسوس طور پر ظالم کا ساتھ بھی دے رہا ہوتا ہے۔

ظلم کے خلاف بولنا صرف ایک اخلاقی فرض نہیں بلکہ انسانی ضمیر کی بیداری کا ثبوت ہے۔ اگر معاشرے کے افراد اس خوف سے خاموش رہیں کہ کہیں ان کا نقصان نہ ہو جائے، یا ان کے مفادات خطرے میں نہ پڑ جائیں، تو پھر یہ خاموشی معاشرتی موت کا اعلان بن جاتی ہے۔ ایسے ماحول میں ظالم کو کھلی چھوٹ ملتی ہے، اور مظلوم مزید پست ہوتا چلا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں بارہا ظالموں کا ساتھ دینے اور ان کے قریب ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ ظلم پر خاموشی بھی دراصل اس قربت کی ایک شکل ہے۔

امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

''ظلم پر خاموش رہنے والا بھی ظالم کے ساتھ ہے۔''

یہ خاموشی اگرچہ وقتی طور پر امن کا دھوکہ دیتی ہے، لیکن یہ ظلم کے فروغ کا راستہ بن جاتی ہے۔ جس معاشرے میں ظلم پر آواز اٹھانے والے ناپید ہو جائیں، وہاں حق و عدل دفن ہو جاتے ہیں، اور آنے والی نسلیں یا تو غلامی میں پلتی ہیں یا خاموش تماشائی بن کر جیتی ہیں۔

لہٰذا، ایک زندہ معاشرے کی پہچان یہ ہے کہ وہاں ظلم کے خلاف آواز بلند کی جاتی ہے، چاہے وہ کسی بھی فرد، طبقے یا طاقتور کے خلاف ہو۔ کیونکہ اگر ظلم کے خلاف آج نہ بولے، تو کل وہی ظلم ہر دروازے پر دستک دے گا۔ اور ایسے ہی معاشرہ مردہ ہو جاتا ہے

2. حق کی آواز کا دب جانا:

کسی بھی معاشرے کی اصل پہچان اس کے اندر موجود حق گو لوگوں سے ہوتی ہے۔ سچ بولنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو اندھیروں میں چراغ جلانے کا حوصلہ رکھتے ہیں، جو خوف و مصلحت سے بالاتر ہو کر وہ بات کہتے ہیں جو کہنی چاہیے، نہ کہ وہ جو لوگوں کو پسند آئے۔ لیکن جب ایسا معاشرہ جنم لے جس میں سچ بولنے والوں کی زبانیں کاٹ دی جائیں، ان کے کردار پر کیچڑ اچھالا جائے، انہیں معتوب یا معتقل کیا جائے، تو سمجھ لیجیے کہ وہ معاشرہ اخلاقی دیوالیہ پن کا شکار ہو چکا ہے۔

وہ قومیں جو سچوں کو رسوا اور جھوٹوں کو سراہیں، جہاں ضمیر کی آواز کو دبایا جائے اور خوشامدیوں کو انعامات سے نوازا جائے، وہ حقیقت میں اپنی بنیادیں کھو دیتی ہیں۔ کیونکہ سچ تلخ ضرور ہوتا ہے، مگر سچائی ہی وہ روشنی ہے جو ظلمت کو چیر کر انصاف کا راستہ دکھاتی ہے۔ اور جب یہی روشنی بجھا دی جائے، تو ظلم، فریب، اور دھوکہ پورے معاشرے پر چھا جاتا ہے۔

ایسا ماحول جہاں حق گوئی جرم بن جائے، اور چاپلوسی ایک خوبی سمجھی جائے، وہ معاشرہ مردہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہاں حق دار کو اس کا حق نہیں ملتا، اور جھوٹے لوگ اقتدار، عزت اور مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ یہ وہ خطرناک مرحلہ ہوتا ہے جہاں معاشرہ صرف ظاہری ترقی کے خول میں لپٹا ہوتا ہے، مگر اندر سے کھوکھلا اور سڑا ہوا ہوتا ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا"

''اور سچی بات کہا کرو'' (الاحزاب:70)

رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا:

افضل جہاد، ظالم حکمران کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے۔ لہٰذا، جو معاشرہ سچ کو گوارا نہ کرے، اختلاف رائے کو دبا دے، اور حق بات کرنے والوں کو دشمن سمجھ لے، وہ بالآخر تباہی کی طرف جاتا ہے۔ اور یہ تباہی صرف سیاسی یا معاشی نہیں ہوتی، بلکہ روحانی اور اخلاقی ہوتی ہے جو کسی قوم کے مکمل زوال کی علامت ہے۔

ایسے معاشروں کو زندہ کرنے کا واحد راستہ یہی ہے کہ ہم حق کی آواز کو نہ صرف سنیں بلکہ اس کی حمایت کریں، چاہے وہ ہمارے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ حق کو دبانا، دراصل معاشرے کو دفن کرنا ہے۔

3. علم سے دوری، شعور سے ناآشنائی

علم کسی بھی فرد اور قوم کی روح ہوتا ہے، اور شعور اس علم کا نور۔ جب تک علم کا مقصد صرف ڈگری، نوکری یا معاشی فائدہ حاصل کرنا رہے، اور اس کے ذریعے کردار سازی، فکر انگیزی، اور انسانیت کی تعمیر کا تصور ناپید ہو، تب تک ایسا علم اندھیروں کو مٹانے کے بجائے صرف فریب کی چمک بن کر رہ جاتا ہے۔

ایک ایسا معاشرہ جہاں علم کی قدر صرف نمبروں تک محدود ہو، جہاں طلبہ صرف امتحان پاس کرنے کی دوڑ میں شامل ہوں، اور اساتذہ بھی محض تنخواہ اور کورس ختم کرنے کو تدریس سمجھنے لگیں وہ معاشرہ علم کے ہوتے ہوئے بھی دراصل جہالت کی تاریکی میں بھٹک رہا ہوتا ہے۔

علم کا اصل مقصد انسان کو بہتر انسان بنانا، اس کے ضمیر کو جگانا، سوچنے کی صلاحیت دینا، اور معاشرتی بھلائی کے لیے تیار کرنا ہوتا ہے۔ اگر یہ مقصد فوت ہو جائے، اور علم محض دفتری فائلوں، کاغذی اسناد یا روٹی کمانے کا آلہ بن جائے، تو ایسا معاشرہ رفتہ رفتہ اپنی فکری بنیادوں سے محروم ہو جاتا ہے۔

ایسے معاشرے میں نئی نسل کے ذہن تو معلومات سے بھرے ہوتے ہیں، مگر دل خالی، روح پژمردہ، اور نظریہ غیر واضح ہوتا ہے۔ وہ صرف ''کیا یاد کیا؟'' اور ''کیا حاصل کیا؟'' کے چکر میں الجھ جاتی ہے، مگر یہ نہیں سوچتی کہ ''کیا سوچا؟''، ''کیا سمجھا؟''، اور ''کیا بدلا؟''

قرآن میں علم کو نور اور ہدایت قرار دیا گیا ہے۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

کہہ دو کیا برابر ہو سکتے ہیں وہ جو جانتے ہیں اور وہ جو نہیں جانتے؟'' (الزمر:9)

مگر صرف جاننا کافی نہیں علم وہی ہے جو عمل میں آئے، جو انسان کو عاجز، منصف، باکردار اور بیدار بنائے۔

اس لئے وہ معاشرہ جس میں علم ہو مگر شعور نہ ہو، ڈگریاں ہوں مگر فہم و فراست کا فقدان ہو، اور تعلیم یافتہ لوگ کردار سے محروم ہوں وہ زندہ نہیں بلکہ مردہ معاشرہ کہلاتا ہے۔ ایسی فضا میں ترقی کے دعوے صرف دکھاوا ہوتے ہیں، کیونکہ حقیقی ترقی علم و شعور سے جنم لیتی ہے، اور اگر وہی نہ ہو، تو ساری ظاہری روشنی، جہالت کے اندھیرے میں گم ہو جاتی ہے۔

4. فرقہ واریت، تعصب اور تنگ نظری

معاشرہ تبھی پنپتا ہے جب اس کی بنیاد انسانیت، برداشت، اور باہمی احترام پر ہو۔ لیکن جب انسان انسان کو اس کے مسلک، فقہ، نسل، زبان، ذات یا قوم کی بنیاد پر تولنے لگے، تو وہ معاشرہ رفتہ رفتہ اپنی اصل انسانی روح کھو بیٹھتا ہے۔ فرقہ واریت اور تعصب صرف اختلافِ رائے نہیں ہوتے، بلکہ یہ وہ زہریلے بیج ہیں جو دلوں میں نفرت، دشمنی اور جدائی کی دیواریں کھڑی کرتے ہیں۔

فرقہ پرستی ایک ایسا ناسور ہے جو قوموں کو بانٹ دیتا ہے۔ مساجد، عبادت گاہیں، مدرسے، تعلیمی ادارے اور حتیٰ کہ گھروں کے اندر تک تقسیم کی فضا سرایت کر جاتی ہے۔ ہر شخص اپنی بات کو ''حق مطلق'' اور دوسرے کو ''باطل کامل'' سمجھنے لگتا ہے۔ ایسی ذہنیت جہاں پیدا ہو جائے، وہاں دلیل، محبت اور باہمی گفتگو کی جگہ نفرت، نفی اور تذلیل لے لیتی ہے۔

قرآن کریم ہمیں انسانوں کی پہچان ان کی قوم یا قبیلے سے توکراتا ہے، لیکن اسے برتری کی بنیاد نہیں بناتا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ (سورہ الحجرات:13)

اسلام کی روح انسانوں کے درمیان محبت، عدل اور اتحاد ہے نہ کہ نفرت، تفرقہ اور دشمنی۔ اگر کوئی دین یا مسلک، انسان کو دوسروں سے نفرت کرنا سکھاتا ہے، تو اس کی تعلیمات پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ سچے مومن کی پہچان یہ نہیں کہ وہ کون سا مسلک رکھتا ہے، بلکہ یہ ہے کہ وہ دوسروں کے حقوق کا کس قدر خیال رکھتا ہے، ظلم کے خلاف کھڑا ہوتا ہے یا نہیں، اور انصاف و رحم کے اصولوں پر کتنا عمل کرتا ہے۔

ایک مردہ معاشرہ وہی ہوتا ہے جہاں لوگوں کی پہچان ان کی انسانیت سے نہیں، بلکہ ان کے مسلک، ذات یا فرقے سے کی جاتی ہے۔ وہاں محبت نہیں، نفرت غالب آ جاتی ہے؛ اتحاد نہیں، انتشار جنم لیتا ہے؛ دلیل نہیں، گالیاں سنائی دیتی ہیں۔ اور ایسی فضا میں نہ دل جڑتے ہیں، نہ قوم بنتی ہے، نہ ترقی ہوتی ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے دلوں سے تعصب کے کانٹے نکالیں، ایک دوسرے کو صرف ''انسان'' سمجھیں، اور اختلافات کو نفرت نہیں، وسعتِ نظر کے طور پر لیں۔ کیونکہ فرقہ واریت کے اندھیرے میں کبھی بھی ایک روشن، زندہ، اور بیدار معاشرہ وجود میں نہیں آ سکتا۔

5. اصلاح کی خواہش

زندگی صرف جسمانی حرکت کا نام نہیں، بلکہ زندہ رہنے کی اصل علامت یہ ہے کہ انسان اپنے معاشرے کے مسائل کو سمجھے، اس کی خرابیوں پر غم کھائے، اور اسے بہتر بنانے کی کوشش کرے۔ جس دل میں اصلاحِ معاشرہ کی تڑپ نہ ہو، وہ دل دھڑکنے کے باوجود مردہ ہے۔ جب انسان صرف اپنی ذات تک محدود ہو جائے، دوسروں کے دکھ درد سے بے خبر رہے، اور باطل کو دیکھ کر خاموشی اختیار کر لے، تو وہ حقیقت میں زندہ نہیں رہتا، بلکہ روحانی طور پر مر چکا ہوتا ہے۔

امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کا یہ بلیغ جملہ ایسی صورتِ حال پر مکمل روشنی ڈالتا ہے: امیر المؤمنین حضرت علیؑ نے فرمایا:

جو اپنے زمانے کی اصلاح نہ چاہے، وہ زندہ نہیں، مردہ ہے۔

یعنی صرف سانس لینا زندگی نہیں، بلکہ معاشرتی بہتری کا جذبہ ہی زندگی کی اصل علامت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ

یہ لوگ چوپایوں کی مانند ہیں، بلکہ ان سے بھی بدتر، یہ وہی لوگ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

(سورہ الاعراف:179)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص صبح کرے اور مسلمانوں کے امور کی فکر نہ کرے، وہ مسلمان نہیں۔

یعنی ایک سچا مسلمان وہی ہے جو صرف اپنی ذات نہیں، بلکہ امت کے درد کو بھی محسوس کرے۔ اسی لئے اسلام صرف انفرادی نجات کا دین نہیں، بلکہ اجتماعی فلاح و اصلاح کا مکمل نظام ہے۔ وہ معاشرہ جس کے افراد اپنی ذات سے آگے نہ سوچیں، ظلم، فساد، جہالت، اور گمراہی کو دیکھ کر خاموش رہیں، دراصل وہ معاشرہ مردہ ہے ایک ایسا معاشرہ جس میں نہ روح باقی ہے، نہ غیرت، نہ مقصد ※ معاشرتی اصلاح کی خواہش ایک زندہ دل، بیدار عقل، اور سچے ایمان کی نشانی ہے۔ جو قومیں اس جذبے سے محروم ہو جائیں، وہ خواہ کتنی بھی ترقی کر لیں، اندر سے مردہ اور خالی ہوتی ہیں۔

یاد رکھیں مردہ معاشرہ وہ نہیں جہاں قبرستان ہوں، بلکہ وہ ہے جہاں زندہ انسان مردہ دلوں کے ساتھ چل رہے ہوں۔

جہاں مصلحت، خودغرضی، اور مفاد پرستی نے حق، عدل، اور احساس کو دفن کر دیا ہو۔ زندہ معاشرہ وہی ہے جہاں افراد حق کے لیے آواز بلند کریں، جہاں اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے، اور جہاں انصاف، رحم، اور شعور کی روشنی ہو۔

روزنامہ
صحافت

ایس آئی آر پر ہنگامہ

پہلگام دہشت گردانہ حملے اور آپریشن سندور پر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں دو دن کی بحث کے علاوہ، 21 جولائی کو مانسون اجلاس شروع ہونے کے بعد سے پارلیمنٹ کی کارروائی تقریباً مفلوج ہو کر رہ گئی ہے کیونکہ اپوزیشن پارٹیاں بہار میں ووٹر لسٹ (SIR) کی گہری نظر ثانی کا مسئلہ مسلسل اٹھا رہی ہیں۔ اپوزیشن اتحاد 'بھارت' اس معاملے پر متحد ہے۔ اس میں الزام لگایا گیا ہے کہ الیکشن کمیشن کی مشق کا مقصد رائے دہندوں کو ان کے حق رائے دہی کے ایجنڈے سے ہمدردی سے محروم کرنا اور بھارتیہ جنتا پارٹی کی زیر قیادت قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کے امکانات کو بڑھانا ہے۔ الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ وہ اس عمل کو قومی سطح پر نافذ کرے گا تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ صرف اہل ووٹروں کو ہی ووٹ ڈالنے کی اجازت دی جائے۔ حکومت کی جانب سے پارلیمنٹ میں ایس آئی آر پر بحث کے مطالبے پر کوئی توجہ نہ دینے کے باعث اپوزیشن کی جانب سے پارلیمنٹ میں مسلسل احتجاج جاری ہے جس کے باعث کارروائی بار بار ملتوی کرنی پڑی۔ دوسری جانب حکومت کا کہنا ہے کہ اپوزیشن کے مطالبے پر فیصلہ کرنا دونوں ایوانوں کے اسپیکر کا کام ہے۔ حکومت یہ دلیل بھی دے رہی ہے کہ الیکشن کمیشن جیسے آئینی ادارے کے کام کاج پر پارلیمنٹ میں بحث نہیں ہو سکتی، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت اپوزیشن کے مطالبے کو مسترد کرتی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ بہار میں الیکشن کمیشن نے جو ڈرافٹ ووٹر لسٹ شائع کی ہے اس میں ایک اندازے کے مطابق اوسطاً ایک اسمبلی حلقے کے 25 سے 30 ہزار لوگوں کے نام شامل نہیں ہیں۔ اس عمل پر خاص طور پر دو وجوہات کی بنا پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ پہلا، یہ عمل اسمبلی انتخابات سے صرف چند ماہ قبل کیوں شروع کیا گیا اور دوسرا، الیکشن کمیشن کے ذریعہ وضع کردہ شہریت کے سرٹیفکیٹ کے قوانین میں آدھار، ووٹر شناختی کارڈ اور راشن کارڈ کو درست دستاویزات کے طور پر کیوں شامل نہیں کیا گیا؟ اس کے جواب میں الیکشن کمیشن کے اپنے دلائل ہیں۔ لیکن اپوزیشن جماعتیں اور کئی سماجی تنظیمیں ان سے متفق نہیں ہیں۔ اس سے سب سے زیادہ پریشان وہ لوگ ہیں جنہوں نے گزشتہ انتخابات میں ووٹ دیا تھا۔ لیکن ان کے نام نئی ڈرافٹ لسٹ سے نکال دیے گئے ہیں۔ سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ ووٹ ڈالنے کے اہل نہیں تھے تو پھر انہیں پہلے ووٹر کے طور پر کیسے رجسٹر کیا گیا تھا اور کس بنیاد پر انہیں ووٹر شناختی کارڈ جاری کیے گئے؟ یہ نظام پہلے تھا یا اب ہے، اس سوال کا جواب ملنا چاہیے۔ ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ جن لوگوں کے پاس الیکشن کمیشن کے قواعد کے مطابق شہریت ثابت کرنے کے لیے دستاویزات نہیں ہیں، انہیں اسے بنانے میں وقت لگ سکتا ہے اور اگر مقررہ وقت میں ایسا نہ کیا گیا تو وہ حق رائے دہی سے محروم ہو سکتے ہیں۔ حزب اختلاف کی جماعتیں یہ بھی الزام لگا رہی ہیں کہ ابتدائی طور پر الیکشن کمیشن نے یقین دہانی کرائی تھی کہ ووٹر لسٹ سے نکالے گئے ہر نام کی معلومات تمام سیاسی جماعتوں کے ساتھ وجہ کے ساتھ شیئر کی جائیں گی۔ لیکن ایسا نہیں کیا جا رہا ہے۔ دوسری جانب حکمراں جماعت کا کہنا ہے کہ بہار میں بڑی تعداد میں بنگلہ دیشی اور روہنگیا آباد ہیں اور ان میں سے زیادہ تر نے جعلی ووٹر شناختی کارڈ بنائے ہیں۔ ایسے میں انہیں ووٹر لسٹ سے نکالنا ضروری ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ الیکشن کمیشن کے لیے وقتاً فوقتاً ووٹر لسٹ کو اپ ڈیٹ کرنا ضروری ہے۔ لیکن اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے کہ کوئی بھی اہل شہری غیر ضروری طور پر پریشان یا اس کے حق رائے دہی سے محروم نہ ہو۔ پارلیمنٹ میں اس پر بحث ہو تو اس میں کیا حرج ہے؟

شہادت سالارہ طفلان کربلا

ڈاکٹر شجاعت حسین

حضرت سکینہ سلام اللہ علیہا کی ولادت باسعادت 20 رجب المرجب 57 ہجری مدینہ میں ہوئی۔ آپ کا چہرہ انتہائی خوبصورت اور آفتاب کی مانند روشن تھا۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے آپ کا نام رقیہ رکھا لیکن آپ انتہائی محبت والفت کی بنا پر انہیں "سکینہ" کہنے لگے۔ سکینہ کے معنی سکون، راحت، آرام، دل کا چین اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

حضرت سکینہ سلام اللہ علیہا کی ولادت کے سلسلہ میں ایک بات مشہور ہے کہ امام حسین علیہ السلام اپنی نماز شب میں دعا کیا کرتے تھے کہ "خدایا! مجھ کو ایک ایسی بیٹی عطا فرما دے جو نہ میرے بغیر رہ سکے اور نہ میں اس کے بغیر رہ سکوں اور جو میرے دل کے لیے راحت اور سکون کا باعث ہو۔"

سکینہ سلام اللہ علیہا کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی رباب سلام اللہ علیہا تھا۔ آپ خوبصورت، ذہین اور عقل ودانش کی مالکہ تھیں۔ لہٰذا سکینہ سلام اللہ علیہا میں بہت سی خوبیاں اپنی والدہ گرامی اور والد ماجد کی پنہاں تھیں اور یوں آپ تمام اہل بیت رسالت مآب وعصمت و طہارت امامت کی مرکز نگاہ بن گئیں۔

امام حسین علیہ السلام جب کبھی باہر سے آتے سب سے پہلے اپنی لاڈلی بیٹی سکینہ سلام اللہ علیہا کے گہوارے کے قریب جاتے اور آپ کو گود میں لیتے۔ گھنٹوں آپ کے ساتھ محو رہتے۔ آپ کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں پر بوسہ دیتے۔ یہ اہم بات بھی قابل ذکر ہے کہ آپ میں امام علیہ السلام کی اپنی والدہ گرامی کا عکس نظر آتا تھا۔ جیسے جیسے وہ بڑی ہو رہی تھیں

جناب سکینہ میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا عکس: سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام جناب سکینہ سلام اللہ علیہا کے بارے میں فرماتے ہیں۔ یہ ایک رحیم بچی ہے۔ بالکل اپنی دادی کی طرح۔ میری والدہ کو بھی سب کا خیال ہوتا بالکل سکینہ میری والدہ کی طرح سب سے لیے فکر مند ہوتی ہیں۔ انسان ہوں یا بے زبان جانور سب کی ہمدرد۔ اسی وجہ سے میں ان کو اپنی والدہ کی تصویر کہتا ہوں۔ جناب سکینہ اپنے عمو کی پیاری، لاڈلی اور چہیتی تھیں۔ اس کے علاوہ آپ کو حضرت زینب وام کلثوم، حضرت علی ابن الحسین وشبیہ رسول اکرم حضرت اکبر علیہ السلام، ام لیلیٰ ورباب ولبابہ چچی، فاطمہ بنت حسن (زوجہ امام زین العابدین علیہ السلام)، ان کلثوم بنت علی علیہ السلام (والدہ امام باقر علیہ السلام)، فاطمہ بنت حسین علیہ السلام، فضہ بی بی، رقیہ بنت علی ابن طالب علیہ السلام کو بھی بہت پیاری تھیں۔

ان کے چہرے کے نقوش، چلنے کا انداز، گفتگو کا طریقہ وسلیقہ، گویا سب کچھ امام علیہ السلام کو اپنی والدہ ماجدہ حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا مولا حسین علیہ السلام کے لیے اور بھی زیادہ باعث کشش ہوگئیں:

بہتر سر، جلے خیمے، ردائیں، تشنگی، قیدیں
مگر دین کی بقا کو چاہیے دو بالیاں پھر بھی

راقم الحروف کی خواہش تحریر ہے کہ تسکین حسین علیہ السلام، عمو کی لاڈلی، مکہ کی حالات زندگی، سفر کربلا، دشت نینوا، العطش، شب عاشور، ہنگام عاشور، شبیہ رسول خاک وخوں میں، شکستہ و چھدا مشک، ننھا معصوم شہید حیوانیت کے نشانے پر، علم آیا مگر عمو نہ آئے، الوداع بابا، شہادت امام مظلوم حسین، وفادار اسپ باوفا، شام غریباں، سر کٹے بابا کی لاش پر، سفر کربلا، اونٹ سے گر جانا، سفر کوفہ، بازار کوفہ، ابن زیاد اور یزید ملعون کا دربار، سفر شام، سکینہ سلام اللہ علیہا غبار میں آتے ہوئے چھپی ہوئی، رسیوں میں جکڑی ہوئی، جگہ جگہ جسم مبارک سے خون ٹپکنا، پاؤں میں چھالے، بے ردا بازار و دربار میں، زندان اور پھر پرواز روح وغیرہ ایک مقالہ میں تحریر کرنا ناممکن اور رنج و غم اور دل شگافتہ و ہولناک مناظر کسی انسان اور صاحب اولاد کے لیے پیش کرنا ممکن ہی نہیں۔

سکینہ سلام اللہ علیہا بچپن میں ہی علم، عمل، کمال وفضائل سے مزین تھیں۔ کردار سکینہ اور محبت بابا ورحمت دختر کا حال یہ تھا کہ امام علیہ السلام جب بھی گھر واپس آتے تو سکینہ س کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور لے کر آتے۔ سکینہ س بھی بابا کا بہت خیال رکھتیں۔ جیسے ہی وہ گھر آتے سب سے پہلے پانی لے کر جاتیں۔ بابا کے ساتھ پیار سے باتیں کرتیں۔ امام حسین علیہ السلام کو جب تک سکینہ نظر نہ آتیں انھیں سکون نہ ملتا تھا۔ سکینہ سلام اللہ علیہا وہ ذریعہ سکون قلب تھیں جس کے لیے ہمارے پیارے امام علیہ السلام راتوں کو اپنے پروردگار سے ہاتھ بلند کر دعائیں کیا کرتے تھے۔

جناب سکینہ میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا عکس: سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام جناب سکینہ سلام اللہ علیہا کے بارے میں فرماتے ہیں۔ یہ ایک رحیم بچی ہے۔ بالکل اپنی دادی کی طرح۔ میری والدہ کو بھی سب کا خیال ہوتا بالکل سکینہ میری والدہ کی طرح سب سے لیے فکر مند ہوتی ہیں۔ انسان ہوں یا بے زبان جانور سب کی ہمدرد۔ اسی وجہ سے میں ان کو اپنی والدہ کی تصویر کہتا ہوں۔ جناب سکینہ اپنے عمو کی پیاری، لاڈلی اور چہیتی تھیں۔ اس کے علاوہ آپ کو حضرت زینب و ام کلثوم، حضرت علی ابن الحسین و شبیہ رسول اکرم حضرت اکبر علیہ السلام، ام لیلیٰ و رباب ولبابہ چچی، فاطمہ بنت حسن (زوجہ امام زین العابدین علیہ السلام)، ان کلثوم بنت علی علیہ السلام (والدہ امام باقر علیہ السلام)، فاطمہ بنت حسین علیہ السلام، فضہ بی بی، رقیہ بنت علی ابن طالب علیہ السلام کو بھی بہت پیاری تھیں۔

اخلاق و ہمدردی کا مظاہرہ: سفر کربلا کے دوران جناب سکینہ سلام اللہ علیہا کی عمر تین برس تھی اور ہر بچے کی ہر ضرورت پوری کرنے کے لیے تیار رہتی تھیں۔ ایک ایسی بچی سو کہ ہر ایک کا خیال رکھتی، سب کو پانی پلاتی اور اگر کوئی بچہ کسی بھی مشکل میں مبتلا ہوتا تو وہ فوراً ہماری بی بی سکینہ (مشکل کشا و شیر خدا کی پوری) سے رجوع کرتا اور شہزادی حسین علیہ السلام فوراً مشکل کشائی کرتیں اور ایک لمحے میں مشکل حل ہو جاتا۔ وہ واقعی میں سالارہ طفلان کربلا تھیں۔ اور وہ سبھی بچوں کے لیے معاون و مددگار بن چکی تھیں۔ ہر کوئی معصومہ س کا گرویدہ ہو گیا تھا۔ حتیٰ کے بڑوں بالخصوص خواتین کو بھی کسی قسم کی ضرورت ہوتی تو وہ سکینہ سلام اللہ علیہا سے ہی درخواست کرتے کیونکہ انھیں معلوم تھا کہ ان کا کام ضرور اور فوراً ہوگا۔

جب قافلہ دشت نینوا بروز جمعرات، 2 محرم الحرام، 61 ہجری کو پہنچا اور خیمہ زن ہوا تو حضرت سکینہ نے بابا جان سے فرمایا "یہاں کوئی درخت نہیں اور شدت کی گرمی ہے اور سورج بھی بہت نزدیک ہے اور سوال کیا، بابا جان ہم ادھر کیوں آئے ہیں۔ حسین علیہ السلام نے کہا، بیٹی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لیے یعنی اچھائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے لیے۔ اور یہ بھی بتایا میری بیٹی صبر کرنا۔ یہی آپ کا جہاد ہوگا۔

9 محرم کو بچوں کے خیموں سے آوازیں بلند ہونا شروع ہو گئیں۔ پیاس کی شدت بے انتہا غالب آ گئی۔ العطش العطش کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔

جب عاشور سورج غروب ہو چکا تھا، گڑھ پر سرخی ابھی رفتہ رفتہ سسکیاں لیتے ہوئے ختم ہو رہی تھیں۔ فضا سوگوار تھی۔ امام علیہ السلام کے خیموں میں مکمل خاموشی تھی۔ قیامت کبریٰ 10 محرم کی صبح اور پھر علی کا ہنگام، یک بعد دیگر رفقاء اور عزیز اسلام و انسانیت کے لیے شہادت نوش فرماتے رہے۔ چچا عباس بھی مشکیزہ لیکر پانی لانے گئے۔ علم آیا لیکن عمو نہ آئے۔ اکبر، اصغر و بابا شہید ہوئے۔

ان تمام مناظر کو بی بی سکینہ کبھی خیمہ سے اور کبھی باہر سے آ کر دیکھتیں۔ روتیں، بلکتیں اور کبھی بے قرار ہوتیں۔ کبھی زینب س کے گلے لگتیں کبھی ماں کے پاس جاتیں۔

شام غریباں، پامال لاشیں، بازار کوفہ، آگے آگے نیزے پر کٹا سر، بے ردا سیدانیاں، دربار ابن زیاد ملعون، سفر سام، نبی کریم کی بیٹیوں کو مجرموں کی حیثیت سے باغیوں کے سرغنہ معاویہ کی اولاد یزید لعنت اللّٰہ کے پیش ہونا۔ تمام مصائب س میں صبر کیا۔

زندان شام تنگ و تاریک جہاں سکینہ سلام اللہ علیہا صرف تین سوال کبھی ماں اور کبھی پھوپھی سے پوچھتی تھیں جن کو سن کر امام زین العابدین ع خون کے آنسو بہاتے تھے۔ کیا ہم اب کبھی ان کی روشنی دیکھ سکیں گے؟ کیا کبھی باہر سے ہوا اندر آئے گی؟ ہم اپنے گھر مدینہ کا جائیں گے؟

زندان میں سکینہ بہت تکلیف میں تھیں، اس میں تاریکی۔ وہ بار بار کہتیں۔۔بابا جان بہت اندھیرا ہے۔۔۔اور باقی سب آنسو بہاتے، گریہ کرتے۔۔۔سکینہ سلام اللہ علیہا کربلا سے شام تک کے علم کو شکایت آمیز انداز میں اپنی دادی ماں کو سناتی ہیں۔۔۔ مجھے طمانچے مارے، گوشوارے چھینے، کانٹوں پر چلایا اور مجھ کو ناقہ سے گرایا۔ ایک وقت ایسا آیا، آپ نیند سے بیدار ہوئیں، بہت گریہ کر رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں بابا آئے ہیں۔ کہرام برپا ہوا۔ یزید تک آواز پہنچی، بابا کا سر اقدس آیا۔ منہ پر منہ رکھ کر روئیں۔۔۔اور روح پرواز کر گئی۔

امام زین العابدین علیہ السلام نے قید خانے میں ہی قبر کھودی کیونکہ یزید نے باہر جانے کی اجازت نہ دی تھی اور وہیں ننھی، نرم و نازک حسین کی لاڈلی دختر مجروح کو دفن کر دیا۔ آج بھی سکینہ س کی قبر چیخ چیخ کر ظالم کے ظلم کی داستان بتا رہی ہے کہ کہیں چار سال کی معصومہ پر اتنا ظلم، قید خانہ میں شہید کیا جاتا ہے؟

اے تسکین و سکون امام حسین! اے وہ معصومہ جس کے چہرے کی رنگت کربلا سے شام تک بدلتی رہی۔ عزاداروں کا سلام ہو آپ س پر۔

●●●

حضرت عمار یاسرؓ — صبر و وفا کی مجسم تصویر

سید کرامت حسین شعور جعفری

ابتدائے اسلام کی وہ روشن صبح، جس کی کرنیں ظلمتوں کے اندھیروں سے ٹکرا رہی تھیں، جب دنیا اندھی عقیدتوں، استحصالی خداؤں، اور قبائلی جاہلیت میں ڈوبی ہوئی تھی۔ تب مکہ کی سنگلاخ زمین پر ایک چھوٹا سا خانوادہ، صبر و ایثار کا مینار بن کر کھڑا ہوا۔ یہی تھے آل یاسر۔

آل یاسر کا تعارف

یہ خاندان محض چار افراد پر مشتمل تھا۔ یاسر، سمیہ، عبداللہ اور عمار۔ ان کے پاس نہ دولت تھی، نہ نسبی وقار۔ ان کا سب سے بڑا اثاثہ تھا ایمان، اور سب سے بڑی طاقت تھی محبتِ رسولؐ۔ یہی ایمان، یہی محبت، ان کی آزمائش کا سبب بنی۔ ان پر وہ ظلم روا رکھے گئے جنہیں سن کر پتھر بھی پگھل جائیں۔ یاسرؓ کو اتنا مارا گیا کہ بے ہوش ہو جاتے، ہوش آتا تو پھر مارا جاتا، یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے (تفسیر المنار، ج2، ص367)۔ اور سمیہؓ؟ وہ پہلا چراغ تھیں جو دینِ محمدی کی راہ میں بجھا نہیں، روشن ہو کر امر ہو گئیں۔

ابو جہل جیسے بدنصیب لعنتی نے ان کی عصمت، عمر اور ایمان کا مذاق اڑایا۔ طعنہ دیا کہ تو محمد کے دین پر نہیں، ان کی شخصیت پر فریفتہ ہے (سیرت امیر المومنین، صفحہ 81)۔ مگر سمیہؓ نے وفا کا وہ سبق دیا جو قیامت تک کے لیے محفوظ ہو گیا۔ ان کے پاؤں دو اونٹوں سے باندھے گئے، مخالف سمتوں میں دوڑائے گئے، اور جسم دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔ مگر ایمان ایک ذرہ بھی متزلزل نہ ہوا (تقویم شیعہ)

عمارؓ کی جوانی اور وفا

جناب عمارؓ، اس خاندان کے آخری چراغ تھے۔ ماں باپ کی شہادت نے دل زخمی کیا مگر عزم اور بڑھا دیا۔ ان کے جسم پر آگ اور شکنجوں کے ایسے نشان تھے کہ لوگ برص سمجھتے، مگر یہ داغ گواہی دیتے تھے کہ یہ بدن جبر کے انگاروں پر تپایا گیا ہے۔

جب عمارؓ ماں باپ کی لاشوں کے بعد آنسوؤں سے بھرے دل کے ساتھ خدمتِ رسولؐ میں حاضر ہوئے تو رحمتِ عالمؐ نے انہیں سینے سے لگایا اور فرمایا:

"صبر کرو، اے آل یاسر! تمہارا وعدہ جنت ہے۔" (بحوالہ: تفسیر المنار، ج2، ص367)

اور پھر ربّ کی بارگاہ میں دعا کی:

"اے اللہ! آل یاسر کو جہنم کی آگ سے بچا لے۔" (سیرت امیر المومنینؑ)

عمارؓ اور رسولؐ خدا کی محبت

مدینہ میں جب پہلی مسجد کی تعمیر ہو رہی تھی تو سب صحابہ پتھر ڈھو رہے تھے۔ عمارؓ نے دیکھا کہ رسولؐ خدا خود بھی پتھر اُٹھا رہے ہیں۔ دوڑ کر عرض کیا: "یا رسول اللہ! آپ مت اُٹھایئے، میں آپ کا بوجھ بھی اٹھا لوں گا!"

یہ صرف ایک جملہ نہیں تھا، یہ اطاعت، ادب اور عشق کا اظہار تھا، جس پر نبیؐ نے ان کیلئے خیر کی دعا فرمائی۔ (سیرت امیر المومنین، ص93)

ایک پیشینگوئی... ایک شہادت

حضورؐ نے فرمایا تھا:

"عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا"

(صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب: **لا تقوم الساعة حتى يقتتل فئتان عظيمان**)

یہ جملہ تاریخ کی کوکھ میں بند ہو کر صفین کے میدان میں ظاہر ہوا۔

جنگ صفین... وہ مقام جہاں ایمان، سیاست کے چنگل میں کچلا گیا۔ علیؑ کا لشکر حق پر تھا، اور شامی فوج باطل پر۔

حضرت عمارؓ اس وقت 90 سال کے بوڑھے تھے، مگر جذبہ جوان تھا۔ جب وہ شہید ہوئے، تو امیر المومنینؑ نے ان کا سر گود میں رکھ کر فرمایا: "جنت عمار پر ایک نہیں، کئی بار واجب ہوئی ہے۔" (سیرت امیر المومنینؑ، ص186)

اور ساتھ ہی فرمایا:

"جو عمار کے قتل پر غمگین نہ ہو، اس کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔"

(تفسیر المنار، ج2، ص367)

لیلۃ الحریر— جب ذوالفقار بجلی بن گئی۔

حضرت عمارؓ کی شہادت کوئی معمولی واقعہ نہ تھی— یہ دل کا زخم، ضمیر کی چوٹ، اور حق کے خیمے پر بجلی بن کے گری تھی۔ جب یہ خبر امیر المومنینؑ تک پہنچی تو وقت جیسے تھم گیا، فضا پر سکوت چھا گیا، مگر علیؑ کا دل غم سے تڑپ اٹھا۔

رات تھی، اندھیری، سرد، اور پر ہول— شامی لشکر سردی کے مارے بےحال تھا، منہ سے ایسی آوازیں نکالتا تھا جیسے کتے کراہ رہے ہوں، اسی لیے یہ شب "لیلۃ الحریر" کے نام سے تاریخ میں درج ہو گئی۔ (سیرت امیر المومنینؑ، ص189)۔

اسی خاموشی میں علیؑ اٹھے، ذوالفقار ہاتھ میں تھی، اور زین پر وہی گھوڑا تھا جو بدر و احد میں رسولؐ کی سواری رہا۔ آپ نے جنگی لباس نہیں پہنا، جیسے غضب خود لباس بن کر تن پہ چمک رہا ہو۔ جب حملہ کیا تو زمین نے پہلی بار لرز کر حق کو سلام کیا۔

نعرۂ تکبیر کے ساتھ آپ دشمن پر ٹوٹ پڑے، اور پھر ہر ضرب کے ساتھ نہ صرف بدن چیرے گئے، بلکہ باطل کے چہرے سے نقاب بھی اُترتے چلے گئے۔ آپ نے اس رات تن تنہا پانچ سو سے زائد سورما جہنم رسید کیے۔ ہر وار میں علیؑ کا درد بولتا، ہر چیخ میں حق کی گواہی سنائی دیتی۔

ذوالفقار کئی بار ٹیڑھی ہوئی، مگر علیؑ نے اُسے اپنے زانو پر سیدھا کیا، جیسے صبر کے ساتھ حق کا ترازو ٹھیک کر رہے ہوں۔ اور اسی رات، اسی خوں آشام معرکہ میں، حضرت اویس قرنیؓ بھی جام شہادت نوش کر گئے— وہ عاشقِ مصطفیٰ جنہوں نے رسول کو ظاہراً نہ دیکھا، مگر معرفت سے پہچانا۔

مدفنِ وفا

حضرت عمارؓ اور حضرت اویسؓ کا روضہ شام کے علاقے رقہ میں دریائے فرات کے کنارے واقع ہے۔ وہیں، جہاں صفین کی زمین نے وفا کی گواہی دی، جہاں خونِ حق بہا، جہاں تلواریں حق اور باطل کا فرق بیان کر گئیں (ویکی پیڈیا، صفین)

وہ چراغ جو بجھ کر بھی روشنی دے گیا

حضرت عمار یاسرؓ صرف ایک فرد نہیں، وہ ایک تحریک کا نشان، ایک وفا کی نشانی اور باطل کے خلاف مزاحمت کی علامت ہیں۔ ان کی زندگی بتاتی ہے کہ ایمان قبیلے کا محتاج نہیں، اور سچائی خون مانگتی ہے، سازشوں سے نہیں ڈرتی۔

محبت، مودت اور محرم......

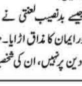

مریم تراب کے قلم سے

کتنے سال بعد میں وطن واپس آئی ہوں یہ سوچ کر کہ یہاں آ کر میں محبت، مودت اور محرم کا احترام دیکھوں گی مگر یہاں کی تو دنیا ہی الگ ہے۔ یہاں تو لگ رہا ہے جیسے تجارت کا ایک بازار گرم ہے۔ بازار کی رونقیں دوکانوں پر ہجوم کپڑے والے، درزی، پکوان، تاجر جسے دکھوں بس تجارت ہی تجارت میں مصروف ہے۔ چلو اسی بہانے لنگر کے نام پر غریب کو کم از کم اچھے کھانے اور پینے کو سبیلوں سے پانی اور شربت وغیرہ تو مل رہا ہے مگر واہ ری امت مرحومہ تیرا بھی کیا کہنا جب سے پاکستان بنا ہے یتیم ہی رہی ہے۔ رشوت خوری، (ہر فرد بک رہا ہے) یہ مہینہ جو مقدس ہے، ایثار اور قربانی کا مہینہ، آل نبی کی مصیبتوں کا مہینہ، اُمت مرحومہ نے اس کو بھی بیچ دیا۔ لگتا ہے تجارت تو ہمیں ورثے میں ملی ہے اور ہمیں اس کے فن بھی تو آتے ہیں۔ بے ایمانی جو کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ہم وہ ہیں جو جھوٹی قسمیں بھی کھاتے ہیں اور بس گھر جا کر نماز پڑھ لیں گے۔ لگتا ہے اگر محرم میں لوٹ مار نہیں کی تو پھر کب کریں گے۔ ہر طبقہ ہر عقائد پر چلنے والے محرم کے حوالے سے اپنی اپنی محبت پیسے وصول کر کے ظاہر کر رہے ہیں۔ ہم نے غم حسین کی آڑ میں تجارت کو دس دن سے اور مزید آگے بڑھا دیا ہے۔ اپنی محبت اور مودت کو بیچا اور آخر اگلے سال تک کے پیسے وصول کرنے ہیں۔ ہمیں اس مہینے کے خالی احترام سے کیا ملے گا۔

علامہ اقبال جو ایک آفاقی مفکر اور شاعر تھے جن کی نظر اور فکر دور تک دیکھ سکتی تھی اور کتنی مدتوں پہلے انہوں نے کہہ دیا تھا:

جن کو آتا نہیں دنیا میں کوئی فن، تم ہو
نہیں جس قوم کو پروائے نشیمن، تم ہو
بجلیاں جس میں ہوں آسودہ، وہ خرمن تم ہو
بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کے مدفن، تم ہو
ہو نِکو نام جو قبروں کی تجارت کر کے
کیا نہ بیچو گے جو مِل جائیں صنم پتھر کے

وہ تو پوری اُمت مرحومہ سے کہہ رہے تھے۔ اب ہم کیا کریں ہم تو اسے ہی ہیں۔

اپنے ملک آ کر لگا کہ یہاں غریب آدمی تو محرم (غم حسین) نہیں منا سکتا کہاں سے پیسے لے تا کہ محبت اور عقیدت کا اظہار کر سکے۔ یہاں تو تجارت کا بازار یوں گرم ہے کہ بس! علامہ اقبال ہم بے حد شرمندہ ہیں۔ جی ہاں ہم وہ ہی ہیں:

"بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کا مدفن تم ہوں"

تو ہم تو وہی ہیں علامہ اقبال اب کیا کریں؟ شاعر مشرق کہہ رہیں:

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں، لا الہ الا اللہ

بہت معذرت علامہ اقبال اب ہمارے پاس نہ وقت ہے اور نا جرٔہ کہ ابراہیم کو تلاش کریں ہم اپنے اپنے صنم کدہ میں بہت خوش ہیں۔

بیچاری پاکستانی قوم تو ویسے ہی بے ضمیر، لوکتی بھڑکتی اب محرم کو تو کو ایک پھٹی چادر بھی دینے کو تیار نہیں ہے یہ قوم۔ یہ تو کہتی ہے بس بھائی کھا لو کھلوا لو اور جتنا ہو سکے خوب کھاؤ۔ اب دس دن ہو گئے، پھر چلو ہم نے اس بیچارے محرم (سوگ) کو گھسیٹ کے چالیس دن کر لیا اور کھاتے گئے کھاتے گئے کھاتے گئے۔

وطن عزیز میں ایک جگہ بیٹھ کے دیکھ رہی ہوں یا اللہ کوئی ایسا گھر ہے کوئی ایسی جگہ ہے جہاں سے مجھے کوئی ڈوپٹہ ہی دیدے تا کہ میں محرم کو اس میں لپیٹ لوں محبت اور مودت کیساتھ لیکن یہ قوم تو اپنا بوسیدہ ڈوپٹہ بھی دینے کو تیار نہیں۔

اس لئے علامہ اقبال ہم تو آپ سے شرمندہ ہیں۔

اب آپ سے کیا شرمندہ ہم تو اللہ سے بھی شرمندہ ہیں۔ رسولؐ سے، اہلِ بیت سے اور محرم سے جس میں ایک ذبیح عظیم (بے مثال قربانی) ہوئی۔ امام اعلیٰ مقام حضرت امام حسین نے اپنے گھر کو راہ خدا میں صرف کر دیا۔ اپنا پورا کنبہ، مال و دولت سب قربان کر دیا صرف رضائے الٰہی کو حاصل اور دین محمد کو بچانے کیلئے۔

اے پاکستانی قوم، اے ملتِ مرحومہ، تیرا خدا ہی حافظ و ناصر ہے۔ بس مجھے ایک گھر تو بتا دے اللہ میاں جہاں سے مجھے ایک پھٹی ہوا ہی چادر مل جائے مگر یہ ممکن نہیں لگ رہا۔ میں وہاں سے چادر لے کر کسی کونے میں بیٹھ جاؤں اور اس کو بول سکوں کہ اے محرم بس یہی ہے ہمارے پاس ہے یہی ہم تجھے دے سکتے ہیں۔

علامہ اقبال ایک عالمی شاعر تھے۔ علامہ اقبال نے صرف مسلمانوں کیلئے شاعری نہیں کی بلکہ ہمیشہ عالم کو انسانیت کا پیغام دیا ہے کہ زندگی کو کس طرح سے گزارنا چاہیے اور زندگی کتنے مختلف زاویوں سے اجاگر ہوتی ہے۔ علامہ اقبال تو عالم گیر شہرت کے مالک تھے آپ کوئی مسلمانوں کو خالی پیغام تو نہیں دے رہے تھے اور پھر وہ بھی خاص طریقے سے۔

پاکستان کی قوم تو بیچاری ہے۔ بہت ہی لاغر ہے جس دن سے وجود میں آئی اس دن سے ہی بیساکھیوں پہ چل رہی ہے۔ کون سا کبھی اس کو اپنے پاؤں پہ کھڑے ہونے کا موقع ملا؟

آپ کے جو اشعار تھے وہ عالمگیر شہرت کے حامل تھے اور وہ ہر آنے والے دور کیلئے بھی تھے۔

اب جیسے میں نے پہلے کہا کہ کون سا نیا دور ہم تو وہی ہیں جو آپ نے کہا کہ "ہم تو اپنے اسلاف کے مدفن کو بیچ کھاتے ہیں۔" کتنے افسردہ حالات ہیں ہماری قوم کے۔ ہم تو فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں، ہم تو مختلف کپڑوں میں بٹی ہوئی قوم ہیں۔ ہم تو مختلف سوچ کے محدود دائروں میں پھنسے ہوئے ہیں اور آپ ادھر سے کہہ رہے ہیں کہ:

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں، لا الہ الا اللہ

علامہ اقبال پاکستان کا کوئی بھی فرد واحد بشر نئے دور کی تلاش میں نہیں ہے اور آپ نے یہ کہا کہ "بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کا مدفن تم ہو"

یہ شعر بھی ہم پر لاگو ہوتا ہے کہ آپ سے بہت معذرت ہے۔

اب آپ یہاں پہ آنے کی زحمت مت کیجئے گا۔ یہاں پہ کچھ نہیں ملنے والا۔ اب دور نکل جائے ہو سکتا ہے کہ دیار غیر میں شاید آپکا پیغام کوئی سمجھ سکے۔ جو مہینہ حضرت ابراہیم کے ایثار سے شروع ہوا اور آل نبی کی قربانی پر ختم ہوا جو امام عالی مقام کا سفر آج بھی جاری ہے۔ ہم اسے کچھ بھی نہیں دے سکتے ہیں۔ محرم مجھے عجب بیچارگی سے دیکھ رہا تھا۔ میں نے سوچا چلو ایک دوپٹہ ہی مل جائے کہ اُسے اس میں لپیٹ کر رخصت کروں۔ اللہ یہاں کوئی ایسا گھر ہے جہاں سے یہ دوپٹہ مل جائے پھر میں نے اپنی چادر کو دیکھا چلو یہ دے دوں۔

"نہیں بھائی میں اپنی چادر کیوں دوں۔ آخر میں بھی اسی بے ضمیر قوم کا حصہ ہوں۔ میں نے خاموشی سے ادار ادھر دیکھا اور سر کو جھکا دیا۔ اگلے سال جب واپس آؤں گی تو نئے دوپٹے لے کر آؤں گی۔"

علامہ اقبال آپ یہاں اکر ہمیں روز روز تنگ مت کریں۔

ہم نہیں سن رہے آپ کی بات
کہیں اور جائیں۔

ہم تو اللہ سے، محمدؐ سے، آل نبی اور محرم سے شرمندہ ہیں۔ آپ اور آ گئے ہیں ہمیں شرمندہ کرنے!

محبت، مودت اور محرم کیا ہیں؟ ہمیں کیا پتہ......؟

□□□

تلنگانہ کو 2047 تک تین کھرب ڈالر کی معیشت بنانے کا عزم

وزیراعلیٰ تلنگانہ ریونت کا ریڈی کا ایلی للّی گلوبل کیاپبلٹی سنٹر کے افتتاحی پروگرام سے خطاب

حیدرآباد (یواین آئی) وزیراعلیٰ تلنگانہ ریونت ریڈی نے کہا ہے کہ ان کی حکومت کے صرف 20 ماہ کے اقتدار میں کی گئی کوششوں کے نتیجہ میں آج حیدرآباد عالمی سطح کا گلوبل کیاپبلٹی سنٹر کا (ایسا مرکز جو مہارتوں، ٹکنالوجی اور خدمات کو دنیا بھر میں فراہم کرتا ہے) دارالحکومت بن کر اُبھرا ہے۔ انہوں نے پیر کو گچی باؤلی میں ایلی للی گلوبل کیاپبلٹی سنٹر کے افتتاحی پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تلنگانہ کے لائف سائنس شعبہ میں یہ دن ایک تاریخی سنگ میل کے طور پر یاد رکھا جائے گا اور یہ تقریب اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت کی نیک نیتی، ویژن اور محنت سے یہ کامیابی ممکن ہوئی ہے۔ وزیراعلیٰ نے اس کامیابی میں دن رات محنت کرنے والے وزیر سریدھر بابو اور جیش رنجن کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ یہ تلنگانہ رائزنگ 2047 کی سمت میں اٹھایا گیا ایک اور اہم قدم ہے، اور ریاست کو ایک کھرب ڈالر کی معیشت بنانے کے لیے کام جاری ہے۔ 2047 تک تلنگانہ کو تین کھرب ڈالر کی معیشت بنانے کا عزم بھی ظاہر کیا۔ وزیراعلیٰ

نے ایلی للی کمپنی کے رہنماؤں اور ملازمین کو حیدرآباد میں خوش آمدید کہا اور سرمایہ کاروں، صنعت کاروں اور عالمی سطح کی کمپنیوں کے تلنگانہ پر مسلسل اعتماد اور تعاون پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ نیا قائم کردہ ایلی للی سنٹر عالمی سطح پر کمپنی کے آپریشنس کو تیز کرے گا اور یہ جی سی سی انوویشن سنٹر دنیا بھر کے مریضوں کے لیے حل تلاش کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ حیدرآباد کے پاس بہترین ٹیلنٹ، ویژن، پالیسی اور بنیادی ڈھانچہ موجود ہے۔ ہندوستان میں لائف سائنسس کے دارالحکومت کے طور پر حیدرآباد پہلے ہی پہچانا جا چکا ہے جہاں 2000 سے زائد لائف سائنسس کمپنیاں ہیں اور 200 سے زیادہ عالمی شہرت یافتہ ادارے اپنی سرگرمیاں یہاں سے چلا رہے ہیں۔ ملک کی جملہ دواسازی کا تقریباً 40 فیصد تلنگانہ میں تیار کیا جا رہا ہے اور دنیا میں تیار ہونے والی ہر تین ویکسین میں سے ایک حیدرآباد میں تیار ہوتی ہے، جو ہمارے لیے فخر کی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ جینوم ویلی ہندوستان کا سب سے بڑا لائف سائنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ کلسٹر ہے اور حیدرآباد عالمی سطح پر دواسازی اور بایوٹکنالوجی کمپنیوں کا ایک اہم مرکز بن چکا ہے۔ ایلی للی کی آمد کے ساتھ لائف سائنسس کے شعبہ میں ہم نے ایک اور اہم سنگ میل عبور کیا ہے۔ کمپنی کی ذیابیطس، آنکولوجی، امیونولوجی اور نیوروسائنس میں کاوشیں ایک گیم چینجر ثابت ہوں گی۔ ریونت ریڈی نے یقین دلایا کہ حکومت ہر ممکن تعاون فراہم کرے گی اور شفافیت، ترقی اور اختراع کے لیے موزوں ماحول فراہم کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایلی للی کے ملازمین صرف حیدرآباد میں کام کرنے والے پروفیشنلس نہیں بلکہ اب تلنگانہ کے خاندان کا حصہ ہیں۔

میگھالیہ میں سڑک حادثہ ایک ہی کنبے کے 5 افراد ہلاک

شیلانگ: (یواین آئی) میگھالیہ کے مشرقی خاصی ہلز ضلع میں اتوار کی رات شیلانگ-ڈاکی روڈ پر گاڑی کھائی میں گرنے سے ایک خاندان کے ایک بچے سمیت پانچ افراد کی موت ہوگئی۔ پولیس ذرائع کے مطابق یہ واقعہ کل رات 9 بجے رنگین کے قریب اس وقت پیش آیا جب شیلانگ سے لنکرڈم لیٹلنگ گاؤں لوٹنے والے لوگوں کی گاڑی تیکھے موڑ پر توازن کھو کر کھائی میں گر گئی۔ مرنے والوں کی شناخت الیڈا ماربانیانگ (65) اور اس کے دو بیٹوں میباناڈور ماربانیانگ (28) اور ایمیکی ماربانیانگ (23)، میبنادور کی اہلیہ رسمن کربا (22) اور ان کے بچے دیم بنشدگائی کربا کے طور پر کی گئی ہے۔ ایک پولیس افسر نے بتایا کہ یہ حادثہ ممکنہ طور پر دھند کی وجہ سے کم نظر آنے اور سڑک پر جاری تعمیراتی کام پر حفاظتی باڑ نہ لگنے کی وجہ سے پیش آیا۔ مقامی دیہاتیوں نے سڑک کی تعمیر کرنے والی کمپنی پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ کمپنی نے شاہراہ پر نہ تو حفاظتی باڑ لگائی ہے اور نہ ہی کوئی موڑ سگنل لگایا ہے۔

مسلمانوں کیلئے 10 فیصد علیحدہ ریزرویشن کے لئے تلنگانہ حکومت بل پیش کرے: کویتا

حیدرآباد (یواین آئی) تلنگانہ جاگروتی تنظیم کی صدر وایم ایل سی کویتا نے کہا ہے کہ بی سی طبقات کو ریزرویشن کے لیے تلنگانہ جاگروتی نے جدوجہد کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام طبقات کی بھلائی کے لیے تلنگانہ بنایا گیا لیکن اب ضروری ہے کہ ہر ایک کو ریاست کے اقتدار میں شراکت داری ملے۔ انہوں نے کہا کہ بی سیز، جو آبادی کا نصف ہیں، کے لیے کاماریڈی ڈیکلریشن پر عمل درآمد کے لیے حکومت پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے اور جاگروتی کی جدوجہد کی بدولت اسمبلی میں بی سی ریزرویشن پر بل پیش کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ساوتری بائی پھولے جینتی کو ویمنس ٹیچرس ڈے کے طور پر منانے کا اعلان کیا گیا اور حکومت نے اسمبلی میں جیوتی با پھولے کا مجسمہ لگانے کے بجائے ٹینک بنڈ پر نصب کیا۔ کویتا نے کہا کہ آج کا احتجاج بی سیز کے احترام کی علامت ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مسلمانوں کے لیے 10 فیصد علیحدہ ریزرویشن کے لیے حکومت بل پیش کرے۔ بی جے پی کا رویہ اس معاملے پر واضح ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مرکز اور گورنر دستخط نہیں کرتے تو دہلی کے جنتر منتر پر دھرنا دیا جائے گا۔ انہوں نے یاد دلایا کہ متحدہ آندھرا پردیش میں امبیڈکر کے مجسمہ کے لیے 48 گھنٹے دھرنا دیا گیا تھا۔ کویتا نے سوال اٹھایا کہ کیا تلنگانہ کے لوگ آندھرا والوں سے کمزور ہیں؟

انہوں نے کہا کہ تلنگانہ میں دھرنا چوک کھولنے کا دعویٰ کرنے والی حکومت اب جاگروتی کے دھرنے سے کیوں خوفزدہ ہے؟

انہوں نے کہا کہ بی سی ریزرویشن کے لیے ریاست کے تمام بی سی نوجوان متحد ہوں اور جب تک بی سیز کو ان کا حق نہیں ملتا، مقامی بلدی اداروں کے انتخابات نہیں ہونے چاہئیں۔ انہوں نے تمل ناڈو کی مثال دی جہاں 9 سال تک انتخابات نہیں ہوئے اور اسی دباؤ سے بی سی ریزرویشن ممکن ہوئے۔ کویتا نے واضح کیا کہ تلنگانہ جاگروتی ہمیشہ پرامن احتجاج کرتی آئی ہے اور وہ 72 گھنٹے کے دھرنے کے لیے اجازت نہ ملنے پر بھی احتجاج کو اسپتال، گھر یا پولیس اسٹیشن میں جاری رکھیں گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ سیاسی نہیں بلکہ بی سیز کی عزت نفس کی لڑائی ہے۔ ہم گاندھی کے عدم تشدد کے راستے پر چلتے ہوئے 42 فیصد ریزرویشنز حاصل کریں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کانگریس مرکز پر الزام لگا کر اس معاملہ سے کنارہ کش ہونا چاہتی ہے جبکہ بی جے پی اسے ریاست کا معاملہ قرار دے کر ذمہ داری سے بچ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی سی الگ ہونے چاہئیں اور کانگریس بی سیز کو دھوکہ نہ دے۔ کویتا نے اعلان کیا کہ دہلی کے جنتر منتر پر بھی دھرنا دیا جائے گا اور بی سیز کو ان کے حقوق ملنے کے بعد ہی بلدی اداروں کے انتخابات ہونے چاہئیں۔

پولیس سربراہ کی صدارت میں اعلیٰ سطحی سیکورٹی جائزہ میٹنگ

سوشل میڈیا پر نگرانی سخت کرنے کی ہدایت

سری نگر: (یواین آئی) جموں وکشمیر کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس نالن پربھات (آئی پی ایس) نے یوم آزادی 2025 اور دیگر آئندہ تقریبات کے سلسلے میں پیر کو پولیس کنٹرول روم کشمیر کے کانفرنس ہال میں ایک اعلیٰ سطحی سیکورٹی جائزہ اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس کے آغاز میں زونل انسپکٹر جنرلز اور دیگر ونگز کے سربراہان نے ڈی جی پی کو یونین ٹیریٹری میں موجودہ سیکورٹی صورتحال سے تفصیل سے آگاہ کیا۔ انٹیلی جنس ونگ کے سینئر افسران نے بھی اپنی معلومات اور تازہ ترین جائزے پیش کیے۔ اجلاس میں حالیہ سیکورٹی چیلنجز، انسداد دہشت گردی اقدامات، حساس مقامات کی سیکورٹی اور عوامی تقریبات کے پُرامن انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے درکار حکمت عملی پر تفصیل سے تبادلہ خیال ہوا۔ ڈی جی پی شری نالن پربھات نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ امن مخالف عناصر پر نظر رکھیں، اپنے اپنے علاقوں میں گشت اور علاقے پر گرفت بڑھائیں، اور تمام حساس مقامات پر فول پروف سیکورٹی یقینی بنائیں۔ انہوں نے ضلع سربراہان کو خاص طور پر سوشل میڈیا پر نگرانی سخت کرنے کی ہدایت دی تاکہ کسی بھی قسم کی افواہ یا گمراہ کن معلومات کے پھیلاؤ کو روکا جا سکے جو امن عامہ میں خلل ڈال سکتی ہو۔ اجلاس کے اختتام پر فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ ایام میں وادی بھر میں چوکسی مزید بڑھائی جائے گی، مختلف سیکورٹی ایجنسیوں کے درمیان تال میل کو مستحکم کیا جائے گا اور سیکورٹی پلان پر مؤثر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے گا تاکہ ریاست میں پائیدار امن و قانون کا ماحول برقرار رہے۔ میٹنگ میں اسپیشل ڈی جی کوآرڈی نیشن شری ایس جے ایم گیلانی، اے ڈی جی سی آر پی ایف شری راجیش کمار، اے ڈی جی پی آرمڈ جموں وکشمیر شری آنند جین، اے ڈی جی پی سی آئی ڈی شری نتیش کمار، جے ڈی ایس آئی بی، آئی جی پی کشمیر، آئی جی پی جموں، آئی جی سیکورٹی، آئی جی بی ایس ایف، آئی جی سی آر پی ایف کشمیر آپریشنز سیکٹر، آئی جی سی آر پی ایف سرینگر، تمام رینج ڈی آئی جیز، ڈی آئی جیز ٹریفک، ریلوے، آئی ٹی بی پی، ایس ایس بی، سی آئی ایس ایف، تمام اضلاع کے ایس ایس پیز اور دیگر اعلیٰ افسران نے شرکت کی۔

ہماچل میں شدید بارش، تودے کھسکے

ہلاکتوں کی تعداد 184 سے متجاوز

شملہ: (یواین آئی) ہماچل پردیش میں شدید بارش کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ قدرتی آفات کے بندوبست سے متعلق سینٹر کے مطابق اب تک 184 افراد کی موت ہوچکی ہے اور 36 افراد لاپتہ ہیں۔ کل ہلاکتوں میں سے 103 افراد کی موت زمینی تودے کھسکنے، سیلاب اور بادل پھٹنے کے باعث ہوئی، جبکہ 81 افراد کی موت شدید بارش کے نتیجے میں ہونے والے سڑک حادثات میں ہوئی۔ کلو ضلع کے منالی میں تمام سرکاری اور نجی اسکولوں کے ساتھ ساتھ تمام آئی ٹی آئی اداروں میں چھٹی کا اعلان کیا گیا ہے۔ سڑکیں بند کر دی گئی ہیں اور بیاس ندی کا پانی خطرناک حد تک بڑھ گیا ہے، جس کے سبب سب ڈویژنل مجسٹریٹ کو احتیاطی اقدامات کرنا پڑے ہیں۔ شملہ میں اتوار کی رات تقریباً 9 بجے پانتھا گھاٹی میں زمینی تودے کھسکنے کی وجہ سے نزدیکی دکانوں کو نقصان پہنچا۔ اسی دوران سولن ضلع میں چھیلا-میپول-راج گڑھ روٹ پر سیب سے لدا ایک ٹرک پھنس گیا، جس کی وجہ سے شاہراہ 12 گھنٹے سے زائد وقت تک بند رہی اور درجنوں گاڑیاں پھنسی رہیں۔ گزشتہ چار دنوں سے خراب موسم کی وجہ سے ہونے والے واقعات کے باعث ریاست میں کم از کم 295 سڑکیں بند کر دی گئی ہیں۔ موسمیات مرکز کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹے میں شملہ اور منالی میں 45 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی، جبکہ کسولی میں 82 ملی میٹر اور نینا دیوی میں 62.6 ملی میٹر بارش ہوئی۔ موسمیات مرکز نے اونا، ہمیر پور اور بلاسپور میں شدید بارش کے باعث سیلاب اور پانی جمع ہونے کی وارننگ کے ساتھ ساتھ اورنج الرٹ جاری کیا ہے۔ کانگڑا، منڈی، سولن اور سری مور میں مزید بارش کے امکانات کے پیش نظر آج اور کل یلو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اب تک 457 مکانات مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں اور 1192 مکانات کو جزوی طور پر نقصان پہنچا ہے۔ مانسون کے سبب ہونے والی تباہی میں اب تک 1714 کروڑ روپے سے زیادہ کا نقصان ہو چکا ہے، جس کی وجہ سے ریاست سنگین اقتصادی بحران سے دوچار ہے۔

چٹ فنڈ گھپلہ میں پرائیویٹ فرم کا ڈائریکٹر گرفتار

نئی دہلی: (یواین آئی) سنٹرل بیورو آف انوسٹی گیشن (سی بی آئی) نے ایک پرائیویٹ فرم کے ڈائریکٹر کو گرفتار کیا ہے جو چٹ فنڈ گھپلہ معاملے میں 2018 سے گرفتاری سے بچ رہا تھا۔ سرکاری ذرائع کے مطابق گرفتار ملزم کی شناخت شیوکمار گنگادھرن عرف جی شیوکمار کے طور پر کی گئی ہے، جو رائٹ میکس ٹیکوٹریڈ انٹرنیشنل لمیٹڈ کا ڈائریکٹر ہے اور 2018 سے گرفتاری سے بچ رہا تھا اور اکثر اپنا مقام بدلتا رہتا تھا۔ سی بی آئی کی ٹیم نے انہیں اتوار کو اڈیشہ کے بھونیشور سے گرفتار کیا۔ گرفتار ملزم کو آج اسپیشل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں سے اسے 14 دن کی عدالتی تحویل میں بھیج دیا گیا۔

چھتیس گڑھ میں سڑک حادثہ، 4 افراد ہلاک

رائے پور: (یواین آئی) چھتیس گڑھ کی راجدھانی رائے پور کے راجم میں پیر کی صبح تیز رفتار کار کے نالے میں گرنے سے دو افراد ہلاک ہوگئے۔ پولیس نے بتایا کہ واقعے کے بعد پڑوسیوں نے موقع پر پہنچ کر ریسکیو آپریشن شروع کیا۔ اس حادثے میں تین افراد نے موقع پر ہی دم توڑ دیا جبکہ دو دیگر زخمیوں کی اسپتال جا کر موت ہوگئی۔ کار میں سوار لوگ بلی گڑھ-بھٹگاؤں کے رہائشی ہیں۔ فنگیشور کے علاقے کے سرگی نالے میں کار کا ٹائر پھٹ گیا، جس کی وجہ سے کار 25 فٹ نالے میں گر کر الٹ گئی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس کی ایک ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔ مقامی لوگوں کی مدد سے پولیس نے زخمیوں کو اسپتال پہنچایا جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ ہلاک ہونے والوں کی شناخت لوکیش ساہو اور پنچ داس کے طور پر ہوئی ہے۔ زخمیوں کو مزید علاج کے لیے رائے پور بھیجا گیا ہے۔ لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

سومیاشری بسی خودسوزی کیس میں دو گرفتار

بالاسور: (یواین آئی) عدالت نے اڈیشہ کے بالاسور میں فقیر موہن کالج کی طالبہ سومیا شری بسی کی خودسوزی کے معاملے میں گرفتار دونوں ملزمین کو دو ہفتوں کی عدالتی حراست میں بھیج دیا ہے۔ معاملے کی تفتیش کے بعد پولیس کی کرائم برانچ نے شبھرا اسمیت نائک اور جیوتی پرکاش بسوال نامی ملزمان کو ایس ڈی جے ایم کورٹ میں پیش کیا۔ عدالت نے ان کی درخواست ضمانت مسترد کرتے ہوئے انہیں 14 دن کے لیے عدالتی تحویل میں بھیج دیا۔ شبھرا اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد (اے بی وی پی) سے وابستہ ہے۔ وہ اس طلبہ تنظیم کی سابق سیکریٹری رہ چکی ہیں۔ ان دونوں نے انٹیگریٹڈ بی ایڈ کی طالبہ سومیاشری (20) کو مبینہ طور پر خودسوزی کرنے کے لیے اکسایا تھا۔ اس کے بعد سومیا شری نے 12 جولائی کو اپنے جسم پر پٹرول چھڑک کر خودسوزی کر لی، اس معاملے میں سومیا شری نے محکمہ کے سربراہ پر جنسی استحصال کا الزام لگایا تھا لیکن ان کی شکایت نہیں سنی گئی۔ اس واقعہ نے ایک سیاسی ہنگامہ برپا کر دیا اور اپوزیشن جماعتوں بشمول کانگریس اور بیجو جنتا دل (بی جے ڈی) نے احتجاج کیا اور ہائی کورٹ کے موجودہ جج کے ذریعہ عدالتی جانچ کا مطالبہ کیا۔

پانچ اگست 2019 تاریخ کا سیاہ دن

جموں وکشمیر کے عوام نے فیصلے قبول نہیں کیے: ڈاکٹر فاروق عبداللہ

سری نگر: (یواین آئی) نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے 5 اگست 2019 کو ملک کی جدید تاریخ کا 'سیاہ ترین دن' قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس روز ہندوستان کے آئین اور جمہوری اصولوں کو پامال کر کے جموں وکشمیر کی تاریخی، بااختیار اور ترقی پذیر ریاست کے آئینی و جمہوری حقوق کو چھین لیا گیا اور ریاست کو دو مرکزی زیر انتظام علاقوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ یہ بات انہوں نے آج پارٹی ہیڈکوارٹر نوائے صبح کمپلیکس میں حلقۂ انتخاب اندروال سے آئے ہوئے ایک وفد، پارٹی لیڈران، عہدیداران اور عام لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ اپنے خطاب میں ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے واضح کیا کہ جموں وکشمیر کے عوام نے 5 اگست 2019 کے یکطرفہ، غیر آئینی اور غیر جمہوری فیصلوں کو پہلے دن سے ہی مسترد کر دیا تھا اور آج تک ان فیصلوں کو قبول نہیں کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس، جموں وکشمیر کے عوام سے چھینے گئے حقوق کی بحالی کے لیے ہر سطح پر جدوجہد جاری رکھے گی۔ انہوں نے مزید کہا: 'ہماری حکومت نے جب اقتدار سنبھالا تو سب سے پہلا قدم 5 اگست 2019 کے فیصلوں کو اسمبلی میں مسترد کرنا اور ریاست کی خصوصی پوزیشن کی بحالی کے لیے قرارداد منظور کرانا تھا۔ یہ ہماری سیاسی وابستگی کا ثبوت ہے کہ ہم نے ہمیشہ عوامی اُمنگوں کا احترام کیا ہے۔' ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ نیشنل کانفرنس نے اپنے عظیم رہنماؤں اور کارکنوں کی جانی و مالی قربانیوں کی بدولت جموں وکشمیر کو آئین ہند کے تحت خصوصی درجہ دلوایا تھا، مگر افسوس کہ وقتاً فوقتاً ان مراعات کو ایک ایک کر کے چھینا گیا اور بالآخر 5 اگست 2019 کو ہمیں طاقت کے بل پر بے اختیار کر دیا گیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ نیشنل کانفرنس کبھی بھی ان آئینی مراعات کے مطالبے سے پیچھے نہیں ہٹے گی اور اللہ کے فضل اور عوام کے اشتراک سے ایک نہ ایک دن ان حقوق کو واپس حاصل کیا جائے گا۔ انہوں نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ پارٹی کو نچلی سطح تک مضبوط کریں تاکہ جدوجہد کو مؤثر بنایا جا سکے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے نیشنل کانفرنس کو ایک تحریک قرار دیتے ہوئے کہا کہ اسی تحریک کے پرچم تلے جموں وکشمیر کے مظلوم عوام کو شخصی راج، چکداری، سودخوری اور بیگاری جیسے ظالمانہ نظام سے نجات ملی۔

پنجاب ترجمان، مترجمین اور خصوصی اساتذہ کو پینل میں شامل کرنے والی پہلی ریاست بن جائے گی: ڈاکٹر کور

چنڈی گڑھ: (یواین آئی) پنجاب کی سماجی تحفظ، خواتین اور اطفال کی ترقی کی وزیر ڈاکٹر بلجیت کور نے پیر کو کہا کہ اشاروں کی زبان کے ترجمان، مترجمین اور خصوصی اساتذہ کو ریاست میں جووینائل جسٹس ایکٹ 2015 کے تحت باضابطہ طور پر فہرست میں شامل کیا جائے گا۔ ڈاکٹر کور نے کہا کہ یہ پہل قانونی، تعلیمی اور روزمرہ کی زندگی میں ترسیلی رکاوٹوں کو دور کر کے خصوصی ضروریات کے حامل بچوں کو بااختیار بنانے کی ایک مضبوط کوشش ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ جووینائل جسٹس ایکٹ اور پروٹیکشن آف چلڈرن فرام سیکسول آفنسز (POCSO) ایکٹ 2012 کے تحت یہ پینل ترسیلی کمی کو دور کرے گا اور بچوں کے لیے انصاف اور حقوق تک رسائی کو مضبوط کرے گا۔ یہ تربیت یافتہ پیشہ ور افراد منصفانہ اور شفاف نتائج کو یقینی بناتے ہوئے عدالتی کارروائی کے دوران معاون کردار ادا کریں گے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ پنجاب ایک جامع معاشرے کی تعمیر کے لیے پرعزم ہے یہ کوشش بچوں کی بہبود اور حقوق پر مبنی حکمرانی کے لیے حکومت کے پختہ عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ ڈاکٹر کور نے بتایا کہ فہرست میں شامل پیشہ ور افراد کو ضلع سطح پر تعینات کیا جائے گا اور انہیں ایکٹ کی دفعات کے مطابق معاوضہ دیا جائے گا۔ جہاں بھی ضرورت ہو بروقت اور مسلسل مدد کو یقینی بنایا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ ریاستی حکومت نے پہلے ہی اسمبلی کی اہم کارروائی کو اشاروں کی زبان میں نشر کر کے ایک مثال قائم کی ہے۔ یہ قدم نہ صرف مختلف طور پر معذور بچوں اور خاص طور پر بولنے اور سماعت سے محروم افراد کے لیے ترسیلی رکاوٹوں کو دور کرتا ہے بلکہ سماجی انصاف اور شمولیت کے عمل میں ان کی فعال شرکت کو بھی تقویت دیتا ہے۔ اشاروں کی زبان کے ترجمانوں، مترجمین اور خصوصی معلمین کا پینل بنانا اس سمت میں پنجاب حکومت کا ایک اور بڑا اقدام ہے۔

ہریانہ میں پیپرلیس ڈیڈ رجسٹریشن کے لئے پائلٹ پروجیکٹ کا اعلان

چنڈی گڑھ: (یواین آئی) ہریانہ کے ریونیو اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی فنانس کمشنر ڈاکٹر سمیتا مشرا نے پیر کے روز بتایا کہ ریاستی حکومت 11 اگست سے نارائن گڑھ تحصیل میں آن لائن پیپرلیس ڈیڈ رجسٹریشن سسٹم کے لیے ایک پائلٹ پروجیکٹ شروع کرنے جا رہی ہے۔ ڈاکٹر مشرا نے اس پائلٹ پروجیکٹ کے سلسلے میں معلومات دیتے ہوئے کہا کہ یہ منصوبہ عوام کے لیے زمین کے رجسٹریشن پروسس کو آسان اور مؤثر بنانے کے مقصد سے تیار کیا گیا ہے۔ اس شہری دوست نظام کے تحت جائیداد کے خریدار اور فروخت کنندہ اپنی سہولت کے مطابق آن لائن اپائنٹمنٹ لے سکیں گے۔ ڈاکٹر مشرا نے بتایا کہ اس پہل کا مقصد عوام کی براہ راست موجودگی کو کم کرنا ہے۔ پہلے اپائنٹمنٹ کے دن ہی کاغذات کی تصدیق ہوتی تھی، جس کی وجہ سے اعتراضات یا دستاویزات کی کمی کے سبب ڈیڈ رجسٹریشن میں 30 فیصد ناکامیاں ہوتی تھیں۔ اب اس ٹیمپلیٹ پر مبنی ایپلی کیشن ماڈیول کے ساتھ درخواست کو تصدیق کے لیے متعلقہ تحصیل دفتر بھیجا جائے گا اور اسی پورٹل پر منظوری ملنے کے بعد درخواست دہندہ ادائیگی کا عمل مکمل کر کے اپائنٹمنٹ سلاٹ بک کر سکتا ہے۔ اپائنٹمنٹ کے دن درخواست دہندہ کو صرف تصویر اور دستخط/ بایومیٹرکس کے لیے حاضری دینی ہوگی، جہاں اس کی منظور شدہ درخواست پہلے سے ہی آن لائن موجود ہوگی۔ ڈاکٹر مشرا نے کہا کہ اس منظم نظام سے انتظار کا وقت کم کرنے، قطاریں ختم کرنے اور طریقہ کار کی ناکامیوں کو کم کرنے کی توقع ہے۔

جن سوراج بہار کے ہر بلاک میں 'نیتر ہاٹ' جیسا اسکول بنائے گا: پرشانت

چھپرا: (یواین آئی) جن سوراج پارٹی کے معمار پرشانت کشور نے آج کہا کہ ان کی پارٹی بہار میں بیمار تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کے لیے پرعزم ہے اور اس کے لیے ریاست کے ہر بلاک میں ایک اسکول جھارکھنڈ کے 'نیتر ہاٹ' کی طرز پر تیار کیا جائے گا۔ بہار کے سارن ضلع کے مڑھورا علاقے میں پیر کو عوام سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر کشور نے کہا کہ ریاست کے تعلیمی بجٹ کا ایک تہائی حصہ ایسے اسکولوں کی ترقی پر خرچ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ

ابتدائی طور پر ریاست کے ہر بلاک میں 'نیتر ہٹ' جیسا ایک اسکول تیار کیا جائے گا اور اس کے بعد ہر بلاک میں ایسے پانچ اسکول کھولنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر کشور نے کہا کہ اس ماڈل اسکول ڈیولپمنٹ اسکیم پر تقریباً ایک لاکھ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ یہ اسکیم مختلف مراحل میں پانچ سال کی مدت میں مکمل کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ نیتر ہاٹ اسکول آج کل جھارکھنڈ میں ہے، لیکن اسے کبھی بہار حکومت نے بنایا تھا۔ اس وقت بہار اور جھارکھنڈ ایک ہی ریاست کا حصہ تھے۔ اب تک اس اسکول کے 1500 سے زیادہ بچے ہندوستانی انتظامیہ اور پولیس خدمات میں منتخب ہو چکے ہیں۔ جن سوراج ہر بلاک میں ایسے اسکول کھول کر بہار کے تعلیمی نظام کو بدلنے کی کوشش کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ پہلے سال ہی ہر بلاک میں ایک اچھا اسکول تیار کرنے سے ہونہار بچوں کو اچھی تعلیم کے لیے دور دراز علاقوں میں نہیں جانا پڑے گا۔ پروگرام میں آئے جم غفیر سے خطاب کرتے ہوئے جن سوراج کے بانی نے کہا کہ مڑھورا میں شوگر مل اور کارخانے بند ہونے کے باوجود عوام انہی عوامی نمائندوں کے حق میں ووٹ دے رہے ہیں جو اس علاقے کی حالت زار کے ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ اس علاقے کے لوگ ہندو، مسلم، ذات پات، مذہب سے اوپر اٹھ کر ترقی کو ووٹ دیں۔ اس علاقے کی ترقی تب ہی ممکن ہے۔

کیرالہ میں اورنج الرٹ، کئی ریاستوں میں موسلادھار بارش کی پیش گوئی

کیرالہ: (یواین آئی) ہندوستانی محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے کئی ریاستوں میں موسلادھار بارش کی پیش گوئی کی ہے اور آٹھ اگست تک کیرالہ کے لیے اورنج الرٹ جاری کیا ہے۔ محکمہ موسمیات نے جہاں ہماچل پردیش میں 6 اگست تک موسلادھار بارش کی پیش گوئی کی ہے، وہیں دہلی میں آئندہ ایک ہفتے تک ہلکی بارش اور مطلع ابر آلود رہنے کا امکان ظاہر کیا ہے۔ جموں وکشمیر اور ہماچل پردیش میں آج سے 6 اگست تک موسلادھار بارش کی پیش گوئی ہے، جبکہ اتراکھنڈ میں آج سے 9 اگست تک روزانہ تیز بارش اور پیر و منگل کو موسلادھار بارش کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات نے 5 سے 9 اگست تک پنجاب میں جبکہ 5 اگست کو ہریانہ میں موسلادھار بارش کی وارننگ دی ہے۔ اس کے علاوہ 8 اور 9 اگست کو مشرقی راجستھان میں بھی شدید بارش ہو سکتی ہے۔

چنار بُک فیسٹیول: کتابوں کی خریداری عروج پر، محبان اردو کا غیر معمولی جوش

سری نگر: (یواین آئی) قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے اشتراک سے منعقدہ نو روزہ چنار بک فیسٹیول کے تیسرے روز بھی سری نگر میں سینکڑوں طلبا و طالبات، اساتذہ، والدین اور مختلف شعبہ ہائے فکر سے وابستہ افراد نے بڑھ چڑھ کر اردو کتابیں خریدیں۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے ایک سینئر عہدیدار نے یواین آئی کو بتایا کہ اس بار فیسٹیول کی شروعات سے اب تک پچھلے سال کے مقابلے میں لوگوں کی دلچسپی میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ انہوں نے کہا: 'صرف دو دنوں میں 1,25,000 سے زائد کتابیں فروخت ہو چکی ہیں اور یومیہ 55 تا 60 ہزار کتابیں بک رہی ہیں۔ بے شک یہ کشمیریوں میں اردو کے تڑپتے دل کا ثبوت ہے۔' انہوں نے مزید بتایا کہ اس سال کونسل نے پیپر ماشی کے لیے بھی ایک اسٹال قائم کیا ہے تاکہ مقامی صنعت کو تقویت ملے اور اس صنعت سے بھی آگاہ ہوں۔ ان کا کہنا تھا: 'کتابوں پر دی گئی

20 فیصد سے 70 فیصد تک کی رعایت نے بھی شائقینِ کتاب کو مزید راغب کیا ہے۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ گزشتہ تمام ریکارڈ ایک مرتبہ پھر ٹوٹ جائیں گے۔' گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری اسکول کی ہیڈ مسٹریس محترمہ ثریا بیگم نے کہا کہ جتنا شوق ہم نے ابتدا میں دیکھا، اس سے بڑھ کر بچوں کا مطالعہ کا رجحان خوش آئند ہے۔ ایسے میلوں سے نہ صرف اردو کی محبت بڑھتی ہے بلکہ تعلیمی معیار پر بھی اثر ہوتا ہے۔ والدین میں سے نذیر احمد نے اپنے دو بچوں کے ہمراہ شرکت کرتے ہوئے کہا: 'آن لائن دور میں بھی کتابوں کا یہ جذبہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ بچوں نے اسکول کی کتابوں کے علاوہ ادبی کلاسکس اور غزل و نظم کے مجموعے خریدے ہیں، جو اردو ادب کے لیے بہترین اقدام ہے۔' ایک طالب علم نثار احمد نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے لوگ اردو زبان کے دیوانے ہیں اور اس محبت کو چنار بک فیسٹیول نے مزید مستحکم کیا ہے۔ میں نے یہاں سے جدید ادب کے ساتھ کلاسیکی غزلوں کے دو مجموعے بھی حاصل کیے ہیں۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ آئندہ سال اس فیسٹیول کو ضلع سطح تک وسعت دی جائے گی تاکہ مزید طلبا اس سے لطف اندوز ہو سکیں اور اردو ثقافت کو فروغ کی راہ پر گامزن کیا جا سکے۔

بی جے پی مذہب کے نام پر سیاست کر رہی ہے: کرشنا راؤ

حیدرآباد (یواین آئی) تلنگانہ کے وزیر جوپلی کرشنا راؤ نے کہا ہے کہ دس سال بعد سونیا گاندھی اور راہل گاندھی پر اعتماد کرتے ہوئے تلنگانہ کے عوام نے کانگریس حکومت کو اقتدار سونپا ہے۔ وہ ضلع نرمل کے خانہ پور منڈل کے بادھن کرتی گاؤں میں کل رات منعقدہ ''جن ہت پدیاترا'' میں شرکت کے بعد عوام سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ ریونت ریڈی عوام سے کیے گئے وعدوں کو پورا کر رہے ہیں۔ سابقہ بی آر ایس حکومت نے ریاست کو قرضوں کے بوجھ میں ڈبو دیا تھا۔ متحدہ آندھرا پردیش کے دور میں ریاست کا قرض 75 ہزار کروڑ روپے تھا، لیکن کے سی آر کی دس سالہ حکمرانی میں یہ قرض بڑھ کر 8 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گیا۔ پہلے سالانہ 6,500 کروڑ روپے بطور سود ادا کیے جاتے تھے، لیکن اب ہر ماہ اتنی ہی رقم سود کی مد میں ادا کرنی پڑ رہی ہے۔ کانگریس کے اقتدار میں آنے کے بعد 1.20 لاکھ کروڑ روپے سے زائد قرض کی ادائیگی کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتنی مالی مشکلات کے باوجود حکومت چھ گارنٹیوں کو نافذ کر رہی ہے۔ اے پی کی جانب سے تعمیر کیے جا رہے بنکا چرلہ پراجکٹ کے مسئلے پر بی آر ایس غیر ضروری ہنگامہ برپا کر رہی ہے، جبکہ حقیقت میں آندھرا پردیش کو پانی ایسے دیا گیا جیسے ساس کا مال داماد نے دان کر دیا ہو۔ بی جے پی پر تنقید کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کے رہنما صرف طوطے کی طرح رٹے رٹائے جملے دہرا رہے ہیں۔ ماضی میں تین ریاستیں دے کر تلنگانہ کو نظرانداز کیا گیا تھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی مذہب کے نام پر سیاست کر رہی ہے۔ انہوں نے کانگریس پارٹی کے کارکنوں سے اپیل کی کہ حکومت کی ترقیاتی اور فلاحی اسکیموں کو عوام تک پہنچائیں اور مقامی بلدی اداروں کے انتخابات میں کانگریس کو کامیاب بنانے کے لیے بھرپور محنت کریں۔

سہارنپور ڈویژن کی ترقی حکومت کی اوّلین ترجیح: یوگی آدتیہ ناتھ

سہارنپور: وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کے روز کہا کہ سہارنپور ڈویژن کی ترقی ان کی حکومت کی اعلیٰ ترین ترجیح ہے، اور یہی ڈویژن 'نئے اتر پردیش' کی تعمیر کی بنیاد ہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے ڈویژن وار عوامی نمائندوں سے بات چیت کے سلسلے کے تحت سہارنپور ڈویژن کے تین اضلاع مظفر نگر، سہارنپور، اور شاملی کے عوامی نمائندوں کے ساتھ ایک خصوصی جائزہ میٹنگ کی۔ یہ میٹنگ سہارنپور کے سرکٹ ہاؤس میں منعقد ہوئی، جس میں وزیراعلیٰ نے نمائندوں سے ان کے حلقہ انتخاب کی صورتحال، عوامی توقعات اور

ترقیاتی ترجیحات پر تفصیلی گفتگو کی۔ وزیراعلیٰ نے اس میٹنگ میں ہر رکن اسمبلی سے ان کے علاقے کی مشکلات اور ترقیاتی منصوبوں پر انفرادی طور پر تبادلہ خیال کیا۔ اس میٹنگ کا مقصد صرف اسکیموں کا جائزہ لینا نہیں تھا، بلکہ نمائندوں کی زمینی سطح کی سمجھ بوجھ اور تجربات کی بنیاد پر دور دراز علاقوں کے مسائل کو ترجیح کے ساتھ سمجھنا اور ان کے حل کو یقینی بنانا بھی تھا۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ سہارنپور ڈویژن کی ترقی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ اس علاقے کی بحالی اور ہمہ جہتی ترقی 'نئے اتر پردیش' کی تعمیر کی بنیاد ہے۔ وزیراعلیٰ نے عوامی نمائندوں سے موصولہ تمام ترقیاتی تجاویز پر تفصیلی بات چیت کی اور متعلقہ محکموں کو ہدایت دی کہ وہ تمام کام وقت پر، شفافیت کے ساتھ اور اعلیٰ معیار کے مطابق مکمل کریں۔ میٹنگ میں عوامی نمائندوں کی جانب سے پیش کیے گئے ترقیاتی منصوبوں میں بلاک ہیڈکوارٹرز تک کنیکٹیویٹی، انٹر کنیکٹیو سڑکیں، مذہبی مقامات تک رسائی والے راستے، بائی پاس، آر او بی، انڈر پاس، فلائی اوور، بڑے اور چھوٹے پل، روڈ سیفٹی اقدامات، اور آبپاشی کے ڈھانچے جیسے کئی اہم منصوبے شامل تھے۔ یہ منصوبے نہ صرف علاقے کی جغرافیائی چیلنجز کو کم کریں گے بلکہ مقامی معیشت کو رفتار دینے میں بھی مددگار ثابت ہوں گے۔ وزیراعلیٰ نے خصوصی طور پر ہدایت دی کہ سہارنپور ڈویژن میں بین الریاستی کنیکٹیویٹی کو بہتر بنانے کے لیے جن کاموں کی ضرورت ہے، انہیں ارکان اسمبلی کی سفارش کی بنیاد پر پہلے مرحلے کی منصوبہ بندی میں شامل کیا جائے۔ اس کے علاوہ، انہوں نے شہری ترقی کے محکمہ کو بھی ہدایت دی کہ کسی بھی منصوبے کی تجویز تیار کرنے سے پہلے مقامی عوامی نمائندوں کی رہنمائی لازمی طور پر حاصل کی جائے۔

یوگی نے شیبو سورین کے انتقال پر کیا غم کا اظہار

لکھنؤ: (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جھارکھنڈ کے سابق وزیراعلیٰ شیبو سورین کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنی پوری زندگی قبائلی برادری کی فلاح و بہبود کے لیے وقف کردی۔ مسٹر یوگی نے پیر کو اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر لکھا' جھارکھنڈ کے سابق وزیراعلیٰ شیبو سورین کے انتقال کی خبر انتہائی افسوسناک ہے۔ انہیں عاجزانہ خراج عقیدت۔ انہوں نے اپنی زندگی قبائلی سماج کی بہتری کے لیے وقف کر دی تھی۔ میں بھگوان شری رام سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ آنجہانی کی روح کو سکون اور ان کے سوگوار خاندان کو اس بڑے غم کو برداشت کرنے کی طاقت دیں۔ واضح رہے کہ جھارکھنڈ کے سابق وزیراعلیٰ شیبو سورین کا 81 سال کی عمر میں انتقال ہو گیا ہے۔ انہوں نے دہلی کے سرگنگا رام اسپتال میں آخری سانس لی۔ وہ ڈیڑھ ماہ سے زیر علاج تھے۔ شیبو سورین کو گردے سے متعلق امراض کی وجہ سے جون کے آخری ہفتے میں اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ وزیراعلیٰ ہیمنت سورین نے ایک پر اپنے والد کی موت کی اطلاع دی۔ شیبو سورین 11 جنوری 1944 کو ہزاری باغ کے گاؤں نیمرا میں پیدا ہوئے۔ ان کے انتقال کو جھارکھنڈ کی سیاست میں ایک دور کا خاتمہ قرار دیا جا رہا ہے۔

مرجع اعلیٰ کی تصاویر کو ذاتی مفاد اور سیاسی اغراض و مقاصد میں استعمال کرنے کی اجازت نہیں

پابندی فقط عراق کے لئے

عراق کی بعض سیاسی پارٹیاں اپنے بینر اور پوسٹر پر سیاسی فائدے کے لئے آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ کی تصاویر لگاتی ہیں تا کہ اس کے ذریعہ عوام کو گمراہ کر کے الیکشن میں کامیاب ہو کر ذاتی مفاد اور سیاسی اغراض و مقاصد حاصل کریں۔ جس سے بارہا دفتر آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ نے منع کیا۔ اسی سلسلہ میں 3 اگست 2025 کو ایک بار پھر دفتر مرجعیت نے بیان جاری کرتے ہوئے مستقبل قریب میں ہونے والے الیکشن کے پیش نظر مرجع اعلیٰ دینی کی تصاویر کو خاص طور سے اربعین حسینی کے موقع پر سیاسی مفاد کے لئے استعمال کرنے سے روکا ہے۔

دفتر آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ کا بیان مندرجہ ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ مشاہدے میں آیا ہے کہ بعض سیاسی و خدماتی ادارے سماحۃ السید (آیۃ اللہ العظمیٰ سیستانی دام ظلہ) کی تصاویر کو اپنے بینرز اور پوسٹرز پر لگا کر عمومی مقامات — خصوصاً امام حسین علیہ السلام کی زیارت اربعین کے پیادہ روی کے راستے میں آویزاں کرتے ہیں۔

ہم ایک بار پھر اس عمل کی سختی سے نفی کرتے ہیں اور تمام افراد سے گزارش کرتے ہیں کہ ایسے طرز عمل سے اجتناب کریں۔

اسی طرح ہم متعلقہ اداروں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں مناسب اقدامات کریں۔

8 صفر 1447ھ مطابق
(03-08-2025)

دفتر آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی (دام ظلہ) — نجف اشرف

واضح رہے کہ آقائی سیستانی کے دفتر کی جانب سے یہ پابندی یا مناہی فقط عراق کے لئے ہے۔ یہ اطلاع اور وضاحت آقائی سیستانی کے لکھنؤ واقع دفتر کی جانب سے دی گئی ہے۔

دفتر نمائندگی آیت اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ۔ باب النجف سجاد باغ کالونی، لکھنؤ

انٹگرل یونیورسٹی میں نئے طلباء کی خیر مقدمی تقریب

تعلیم کے ساتھ طلباء کو تربیت اور ترقی کی راہ پر گامزن کرنا بھی ضروری ہے: یوگیندر اپادھیائے

لکھنؤ: انٹگرل یونیورسٹی نے آج 4 اگست 2025 کو اپنے نو وارد طلباء و طالبات کے لیے ایک مرکزی خیر مقدمی تقریب دیکشا آرمبھ کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد نئے طلبہ کو یونیورسٹی کی علمی زندگی، تعلیمی تقاضوں اور ادارے کی ہمہ گیر ثقافت، ماحول، اصولوں وضوابط اور تعلیمی نظام سے روشناس کرانا تھا۔ اس پُروقار تقریب کے مہمانِ خصوصی اتر پردیش حکومت کے وزیر برائے اعلیٰ تعلیم جناب یوگیندر اپادھیائے تھے۔ اپنے خطاب میں انہوں نے جامع اور اقدار پر مبنی تعلیم، محنت، اور طلبہ کو بااختیار بنانے کی اہمیت پر زور دیا اساتذہ کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے تعلیم کے ساتھ ساتھ طلباء میں صفائی

ستھرائی اور تعلیم کو حقیقی زندگی میں بروئے کار لانے کی تلقین کی۔ انہوں نے بھارتی ثقافت اور نئی تعلیمی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے قوم کی تعمیر میں طلبہ کے کردار کو اجاگر کیا۔

انٹگرل یونیورسٹی کے بانی و چانسلر پروفیسر سید وسیم اختر، جو اس تقریب کے سرپرستِ اعلیٰ بھی تھے، نے طلبہ کو خوش آمدید کہا اور یونیورسٹی کے سفر، اقدار اور مستقبل کے منصوبوں پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر جناب دانش آزاد انصاری، وزیرِ مملکت برائے اقلیتی امور، اتر پردیش حکومت نے بطور مہمانِ اعزازی شرکت کی۔ انہوں نے طلبہ کو یونیورسٹی کے تعلیمی ماحول اور اعلیٰ معیار کی اس یونیورسٹی کی درس وتدریس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی ترغیب دی۔ انٹگرل یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر جاوید مسرّت نے یونیورسٹی کے متحرک نظام تعلیم اور جدت پسند تحقیق و مطالعات کو فروغ دینے کی کوششوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی لیفٹیننٹ جنرل ضمیر الدین شاہ نے طلبہ کو اپنے اہداف پر مرکوز رہنے اور ملک کی ترقی میں فعال کردار ادا کرنے کی تلقین کی۔ تقریب میں دیگر معزز شخصیات میں ڈاکٹر ندا فاطمہ، ایگزیکٹو ڈائریکٹر، انٹگرل اسٹارٹ اپ فاؤنڈیشن، جناب سید فوزان اختر، ایگزیکیٹو ڈائریکٹر برائے انٹگرل انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز اینڈ ریسرچ، جناب سید عدنان اختر، ایگزیکٹو ڈائریکٹر، انٹگرل انسٹیٹیوٹ آف پروفیشنل اسٹڈیز اینڈ ریسرچ، اور پروفیسر فرقان قمر چیف ایڈوائزر برائے چانسلر کے علاوہ تمام اعلیٰ عہدیداران صدور، اور اساتذہ وطلبا نے نے شرکت کی۔ استقبالیہ کلمات پروفیسر منور عالم خالد، ڈین آف اسٹوڈنٹس ویلفیئر کی جانب سے پیش کیے گئے، جبکہ کلمات تشکر یہ پروفیسر محمد حارث صدیقی، رجسٹرار نے ادا کیے۔ اعلیٰ تعلیمی معیار، جدید ترین سہولیات، اور تعلیمی وتربیتی پالیسیوں کے ساتھ، انٹگرل یونیورسٹی ہندوستان میں اعلیٰ تعلیم کا ایک روشن مینارہ بنی ہوئی ہے۔

روہت اوستھی کو ملائم سنگھ یوتھ بریگیڈ کا شہر نائب صدر مقرر کیا گیا

لکھنؤ: (پریس ریلیز) قومی صدر اکھلیش یادو کی اجازت اور ملائم سنگھ یوتھ بریگیڈ کے ریاستی صدر انیس راجہ کی منظوری پر سماج وادی پارٹی کے رہنما روہت اوستھی کو مہانگر صدر امت کمار یادو نے مہانگر نائب صدر کے عہدے کیلئے نامزد کیا۔ اس خوشی کے موقع پر انیس راجہ، امیت کمار یادو، سلمان خان، وپن کانت، سیما سنگھ، رینا گپتا، راج سونکر، سرویش یادو، سمت مشرا وغیرہ نے ایک دوسرے کو مٹھائی کھلا کر روہت اوستھی کو مبارکباد دی۔ روہت اوستھی نے اپنے بیان میں کہا کہ لکھنؤ مہانگر نائب صدر ملائم سنگھ یوتھ بریگیڈ کی ذمہ داری کیلئے ہم اپنی اعلیٰ قیادت کے شکر گزار ہیں جو ہمیں ملی ہے اور ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اسے پوری جدوجہد کے ساتھ نبھائیں گے اور زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو پارٹی سے جوڑیں گے۔ ہم آئندہ اسمبلی انتخابات میں تین سو سے زیادہ سیٹیں جیتیں گے اور اکھلیش یادو کو دوبارہ اتر پردیش کا وزیر اعلیٰ بنائیں گے۔

گورکھپور کی 21 گرام پنچایتوں میں نہیں ہوں گے پنچایت انتخابات

30 علاقائی پنچایت کے وارڈ میں بھی نہیں پڑیں گے ووٹ

گورکھپور: (پی این ایس) اتر پردیش میں ضلع کے ساتھ گاؤں اور علاقائی پنچایتوں کے انتخابات کی تیاریاں جاری ہیں۔ یہ انتخابات ممکنہ طور پر اگلے سال یعنی 2026 کے ابتدائی مہینوں میں ہو سکتے ہیں، لیکن اس سے پہلے گرام پنچایت، ضلع پنچایت وارڈوں اور علاقائی پنچایت کی حد بندی کا تعین کیا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گورکھپور میں اب تک 1294 گرام پنچایتیں کم ہو کر 1273 رہ گئی ہیں۔ ایسا اس لیے ہوا ہے کہ گورکھپور مہانگر پولیس کا دائرہ بڑھاتے ہوئے 4 سال پہلے 35 سے زیادہ گاؤں میونسپل حدود میں شامل کیے گئے تھے، جس کی وجہ سے گرام پنچایتوں کی تعداد کم ہو گئی ہے۔ اب گورکھپور میں کل 1273 گرام پنچایتوں کے لیے ووٹنگ ہوگی، جب کہ ضلع پنچایت کے ایک وارڈ اور ایریا پنچایت کے 30 وارڈوں کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اس طرح ضلع پنچایت کے کل وارڈوں کی تعداد اب 67 ہو گئی ہے، جبکہ علاقائی پنچایتوں کی کل تعداد 1670 ہو گئی ہے۔ نگر پنچایت، نگر پالیکا پریشد اور میونسپل کارپوریشن کی تشکیل اور حد بندی کی وجہ سے حلقہ کی حتمی حد بندی کا کام 18 جولائی سے جاری ہے۔ پنچایت اور ضلع پنچایت جو شائع ہو چکی ہے، اب یہ نمبر طے کر لیا گیا ہے۔ ضلع میں تین بلاکوں کی 21 ایسی پنچایتیں ہیں جنہیں 4 سال کے اندر تشکیل دی گئی نگر پنچایتوں میں شامل کیا گیا ہے۔ ان پنچایتوں کے 43,465 ووٹروں کے نام اب ووٹر لسٹ سے نکال دیے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی، ایک گرام پنچایت کے دو ریونیو گاؤں میں سے ایک نگر پنچایت کی توسیع میں جانے کی وجہ سے، باقی ریونیو گاؤں کو پنچایت کا درجہ دیا جائے گا۔ جس کی وجہ سے اگلے سال مجوزہ انتخابات میں پنچایتوں کی کل تعداد 1273 ہو جائے گی۔ گزشتہ انتخابات یعنی پنچایتی انتخابات 2021 میں یہ تعداد 1294 تھی۔ گزشتہ انتخابات کے بعد پالی بلاک کی 9 گرام پنچایتوں کو نو تشکیل شدہ کھسرا نگر پنچایت میں شامل کیا گیا تھا۔ برہل گنج بلاک کی دو گرام پنچایتیں برہل گنج میں اور اروا بلاک کی 10 گرام پنچایتوں کو نگر پنچایت میں شامل کیا گیا تھا۔ اس کی وجہ سے پنچایتوں کی تعداد میں کمی آئی ہے۔ ایک ہی وقت میں، برہل گنج کی گرام پنچایت بھوسولی میں دو ریونیو گاؤں ہوا کرتے تھے، بھاؤلی اور مہولیا، جواب بیرہل گنج نگر پنچایت کی حد میں توسیع میں ریونیو گاؤں کے طور پر ضم ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد صرف باقی رہ جانے والے ریونیو گاؤں مہولیا کھجوا کو نئی پنچایت کا درجہ دیا گیا ہے۔ ضلع پنچایت راج افسر نیلیش پرتاپ سنگھ نے کہا کہ پنچایت کی تنظیم نو کے لیے جو عمل جاری تھا اس میں نیا ڈیٹا سامنے آیا ہے۔ فی الحال اگلا الیکشن اسی بنیاد پر ممکن ہے۔ لیکن اگر اعتراضات آئے تو ان کو بھی حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

لکھنؤ: جل کل ہیڈکوارٹر سے سبکدوش ہونے والے ملازمین کی میئر سشما کھرکوال نے عزت افزائی کی۔

یوپی میں بی جے پی کی انتخابی سرگرمیاں تیز

ہر اسمبلی حلقہ میں کم سے کم دس ہزار ووٹروں کے اضافہ کا ہدف

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش میں نیا صدر کون ہوگا، یہ اب تک طے نہیں ہو سکا ہے، لیکن آئندہ انتخابات کو لے کر تنظیم نے اپنی تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ لکھنؤ میں اسی حوالے سے بی جے پی کی ایک بڑی میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں انتخابات پر غور و خوض کیا گیا۔ اس دوران فیصلہ لیا گیا کہ ہر بوتھ پر کم از کم 100 ووٹروں کا اضافہ کیا جائے۔ ہر اسمبلی حلقے میں 10 سے 20 ہزار ووٹروں کو بڑھانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی، بنگلہ دیشی دراندازوں کے نام ووٹر لسٹ میں شامل نہ ہونے پائیں، اس کے لیے بھی پارٹی نے سخت چوکسی اختیار کی ہے۔ کارکنان کو اس معاملے میں ہوشیار رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ بی جے پی نے لکھنؤ کے اندرا گاندھی پرتشٹھان میں اپنے تمام ارکانِ اسمبلی اور ضلع صدور کو بلایا۔ اس میٹنگ میں پارٹی کے ضلعی انچارج بھی موجود رہے۔ سبھی کو ووٹر لسٹ میں نئے ووٹروں کے اندراج کی ذمہ داری دی گئی۔ بی جے پی کی پوری توجہ ووٹروں کی تعداد میں اضافہ پر مرکوز ہے تا کہ کسی کا نام چھوٹنے نہ پائے۔ گزشتہ لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کی خراب کارکردگی کے بعد، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا تھا کہ بڑی تعداد میں ووٹروں کے نام لسٹ میں موجود نہیں تھے، اور یہ شکست کی ایک بڑی وجہ رہی۔ پارٹی کی طرف سے جاری تجزیے میں بھی یہی بات سامنے آئی۔ بی جے پی کے تنظیمی وزیر دھرم پال سنگھ نے کہا کہ کسی بھی بنگلہ دیشی درانداز کا نام ووٹر لسٹ میں شامل نہیں ہونا چاہیے۔ بی جے پی کی یہ میٹنگ دو گھنٹے تک چلی، جس میں مکمل توجہ انتخابی تیاریوں پر مرکوز رہی۔ پہلی یہ کہ بی جے پی کے حامیوں کا نام ہر صورت ووٹر لسٹ میں شامل ہو، اور جن کے نام چھوٹ گئے ہیں انہیں دوبارہ شامل کرایا جائے۔ اس کے لیے ہر بوتھ پر پارٹی کارکنان کی خصوصی ٹیمیں تشکیل دی جا رہی ہیں۔ دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ بنگلہ دیشی دراندازاور غلط عناصر ووٹر نہ بننے پائیں، اور اگر بن چکے ہیں تو ان کے خلاف شکایت درج کرا کے ان کا نام ووٹر لسٹ سے خارج کرایا جائے۔ میٹنگ کے دوران بہار کا ذکر بھی کئی بار آیا۔ یوپی کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ، دونوں ڈپٹی سی ایم کیشو پرساد موریہ اور برجیش پاٹھک اس میٹنگ میں موجود تھے۔ ڈپٹی سی ایم موریہ اور پاٹھک نے تمام کارکنان کو "ہر گھر ترنگا" مہم سے جڑنے کی اپیل کی۔ وزیر اعلیٰ یوگی نے مالیگاؤں کیس پر آئے فیصلے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کس طرح ہندو دھرم کو بدنام کرنے کی سازش رچی گئی تھی۔ بی جے پی کے صوبائی صدر بھوپندر چودھری اور تنظیمی وزیر دھرم پال سنگھ بھی اس اہم میٹنگ میں شامل تھے۔

راجدھانی لکھنؤ میں موسلا دھار بارش کے سبب ضلع مجسٹریٹ وشاکھ جی ایئر نے جنیشور مشر پارک گیٹ نمبر 2 کے پمپنگ اسٹیشن، گئوگھاٹ پمپنگ اسٹیشن و دیگر بیرل کی آبی سطح کا معائنہ کیا

اتر پردیش کے 17 اضلاع سیلاب کی زد میں

مسلسل بارش کے سبب ندیوں میں طغیانی، سطح میں اضافہ

لکھنؤ: (پی این ایس) ملک بھر میں مانسون پوری طرح سرگرم ہے۔ اتر پردیش سمیت پورے شمالی ہند میں مسلسل بارش ہو رہی ہے جس سے ندیوں کی آبی سطح میں اضافہ ہو گیا ہے اور کئی شہروں میں سیلاب جیسے حالات ہیں۔ اتر پردیش میں شدید بارش کے بعد گنگا۔ جمنا قہر برپا کر رہی ہے۔ یہاں 17 ضلع سیلاب کی زد میں ہیں۔ پریاگ راج میں کئی علاقے ڈوب چکے ہیں تو وہیں وارانسی سمیت کئی شہروں میں ندیوں میں زبردست طغیانی ہے۔ پریاگ راج شہر کے سلوری، راجا پور، دارا گنج، بگھاڑا جیسے علاقے ڈوب گئے ہیں۔ وہیں مرزا پورا، وارانسی، چندولی، بلیا میں بھی حالات ٹھیک نہیں ہیں لیکن سب سے زیادہ اثر پریاگ راج میں دیکھنے کو ملا ہے۔ جس سنگم نگری میں 7 مہینے پہلے پیر رکھنے کی جگہ نہیں تھی، وہاں اب صرف پانی ہے۔ شمال- جنوب- مشرق- مغرب پورا سنگم علاقہ سمندر جیسا نظر آرہا ہے۔ پریاگ راج میں گنگا- جمنا کے سنگم کے بعد جو علاقے آتے ہیں، وہاں کے حالات زیادہ خراب ہیں۔ سنگم کے بعد جب گنگا آگے بڑھتی ہے تو اس میں جمنا کا پانی مل چکا ہے اور ان دنوں جمنا میں مدھیہ پردیش اور راجستھان کا بھی پانی ہے۔ مرزا پور سے بلیا تک گنگا کی لہریں خوفزدہ کر رہی ہیں۔ انتظامیہ الرٹ موڈ پر ہے اور لوگوں کو احتیاط برتنے کے لیے کہا گیا ہے۔ پریاگ راج میں سیلاب سے ایسے حالات ہیں کہ گنگا اور جمنا کہاں ہیں، یہ پتہ لگانا مشکل ہے۔ قلعہ گھاٹ سے جھونسی تک سب برابر ہو گیا ہے۔ دونوں ندیاں پریاگ راج میں خطرے کی گھنٹی بجا رہی ہیں۔ سب سے بُرا حال گنگا کے ترائی والے علاقوں کا ہے۔ بیلا، کچھار، راجا پور، تیلیر گنج، سونوٹی، بگھاڑا، یہ وہ علاقے ہیں جو گنگا کی زد میں ہیں۔ پریاگ راج میں گنگا کے ساحل پر سینکڑوں گھروں میں سیلاب کا پانی داخل ہو چکا ہے۔ کھانے پینے کی اشیا یا تو پانی میں بہہ گئی ہے یا پھر خراب ہو گئی ہے۔ کرجن پل اور شنکر گھاٹ کے آس پاس کے کئی مکان ایسے بھی ہیں جو پوری طرح ڈوب گئے ہیں۔ جن مکانوں میں پہلی یا دوسری منزل نہیں ہے اسے چھوڑ کر لوگ محفوظ ٹھکانوں پر چلے گئے ہیں۔ جن کے پاس ایک سے زیادہ منزل کے گھر ہیں وہ اوپری منزل پر شفٹ ہو گئے ہیں۔ پریاگ راج کا رسول آباد گھاٹ بھی پوری طرح سے ڈوب چکا ہے۔ گھاٹوں پر بنے مندر زیر آب ہیں۔ اس درمیان بگھاڑا سے ایک تصویر سامنے آئی ہے جس میں اپنے نوزائیدہ بچے کو بچانے کے لیے ماں- باپ کمر کے اوپر پانی میں ہو کر نکل رہے ہیں۔ پریاگ راج شہر میں گنگا قہر برپا کر رہی ہے۔ سنگم کے بعد جب گنگا آگے بڑھتی ہے تو پانی دوگنا ہو جاتا ہے۔ گنگا کے پار کے ہنڈیا اور جمنا پار کے میجا علاقے میں بھی کئی گاؤں گنگا کی زد میں ہیں۔ اس کے علاوہ جمنا کنارے والے علاقے آگرہ، اٹاوہ، اوریا، حمیر پور، کانپور دیہات، فتح پور، باندا چترکوٹ سیلاب کی زد میں ہیں۔ باندا میں کین ندی میں طغیانی ہے۔ فتح پور میں جمنا کی لہریں سب کچھ غرقاب کر رہی ہیں۔

لکھنؤ میں 10 اہم مقامات کی ترقی: جےؤ ویر سنگھ

لکھنؤ: (یو این آئی): اتر پردیش حکومت نے سیاحت کے فروغ کے لیے 10 ترقیاتی منصوبوں کے لیے 9 کروڑ روپے کی منظوری دی ہے۔ سیاحت وثقافت کے وزیر جےؤ ویر سنگھ نے بتایا کہ حکومت سیاحت کو معاشی ترقی کا مضبوط ذریعہ مانتے ہوئے ترقیاتی کاموں پر زور دے رہی ہے۔ لکھنؤ کے قدیم مندر، تاریخی مقامات اور گومتی ندی کا کنارہ ہماری ثقافتی وراثت کا حصہ ہیں۔ ان مقامات کی خوبصورتی میں اضافہ اور سہولیات کی فراہمی سے سیاحت کو نئی بلندیوں تک لے جایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ لکھنؤ میں مذہبی اور ثقافتی مقامات کی جامع ترقی کے لیے کئی اہم منصوبوں کی منظوری دی گئی ہے۔ ان میں شیتلا ماتا مندر، کاکوری 1 کروڑ روپے، کونے شور مہادیو مندر، چوک کے لیے 1 کروڑ روپے، قدیم شیو مندر، کرہٹا امبیڈکر نگر وارڈ کے لیے 1 کروڑ روپے، ماں کالیکا دیوی مندر، گرام سبھا املولی کے لیے 1 کروڑ روپے، شری قدیم ہنومان مندر، اٹھنارو گاؤں، سکھمدت نگر کے سیاحتی فروغ کے لیے 1 کروڑ روپے، شری مہادیو جل سائی ناتھ جی قدیم مندر کے لیے 1 کروڑ روپے، شری جولا ماں مندر، بریگواں کے لیے 50 لاکھ روپے، سنجھیا گھاٹ گومتی ندی کنارے کے سیاحتی فروغ کے لیے 1 کروڑ روپے، شری رام جانکی مندر کے لیے 1 کروڑ روپے، گھٹ گھٹا بابا دیو ستھان، گاؤں سالیہ نگر کے لیے 50 لاکھ روپے شامل ہیں، یہ منصوبے مذہبی سیاحت کو فروغ دینے اور مقامی معیشت میں بہتری لانے میں مددگار ثابت ہوں گے۔

رکشا بندھن پر خواتین کیلئے تین دن تک روڈویز کا سفر مفت

لکھنؤ: (یو این آئی) رکشا بندھن کے تہوار کے پیش نظر وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے محکمہ ٹرانسپورٹ کو ہدایت دی ہے کہ وہ 8 اگست کی صبح سے 12 اگست کی رات تک یوپی ایس آر ٹی سی بسوں اور اربن بس سروس بسوں میں خواتین کے مفت سفر کے انتظامات کرے۔ معتبر ذرائع نے پیر کو بتایا کہ سال 2017 میں ریاست کی باگ ڈور سنبھالنے کے بعد وزیر اعلیٰ کی جانب سے رکھشا بندھن کے تہوار کے پیش نظر ماؤں بہنوں کو مفت سفر فراہم کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ ایک دن پہلے سیلاب کا جائزہ لینے کے دوران وزیر اعلیٰ نے ریاست میں ماؤں اور بہنوں کو مفت سفر فراہم کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس وقت یوپی ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے بیڑے میں 13850 بسیں شامل ہیں۔ جبکہ 2022 میں ان کی تعداد 12758 تھی۔ گزشتہ سال رکشا بندھن میں یہ سہولت صرف ایک دن کے لیے تھی۔ اس بار وزیر اعلیٰ نے 3 دن تک مفت سفر فراہم کرنے کی ہدایت کی ہے۔ ایسے میں ٹرانسپورٹ کارپوریشن نے اپنی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے جنرل منیجر آپریشنز انل کمار کا کہنا ہے کہ تین دنوں کے دوران ٹرانسپورٹ کی بسیں مسلسل چلائی جائیں گی۔ تا کہ ماؤں بہنوں کو سفر کے سلسلے میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ بسوں کے مسلسل چلانے کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ اس کے لیے ڈرائیور اور کنڈکٹر کو مراعات بھی دی جائیں گی۔ اگر ہم رکھشا بندھن کے موقع پر سفر کرنے والی بہنوں کی تعداد اور ان کے سفر پر اٹھنے والے اخراجات (ڈرائیور اور کنڈکٹر کو دی جانے والی مراعات کو چھوڑ کر) دیکھیں تو سال 2024 میں 19.78 لاکھ بہنوں نے مفت سفر کیا تھا۔ 2024 میں رکھشا بندھن صرف ایک دن کے لیے تھا اور محکمہ ٹرانسپورٹ نے اس پر 19.87 کروڑ روپے خرچ کیے تھے۔ اسی طرح 2023 میں 22 لاکھ خواتین نے سفر کیا۔ جس پر ٹرانسپورٹ کارپوریشن نے 27.66 کروڑ روپے خرچ کئے۔ 2023 میں رکھشا بندھن میں 2 دن تک یہ رعایت تھی۔ اس کے ساتھ ہی سال 2022 میں 22.32 لاکھ خواتین نے ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی خدمات لی تھیں۔ اس کے بدلے میں سال 2021 میں 9.65 لاکھ خواتین کے سفر پر محکمہ کی طرف سے مجموعی 18 کروڑ روپے اور ٹرانسپورٹ کارپوریشن نے 8.90 کروڑ روپے خرچ کیے تھے۔

کسانوں کے احتجاج کو 'نوٹنکی' قرار دینا نہایت شرمناک

رکن اسمبلی بچو کڈو کا وزیر محصولات چندر شیکھر باونکولے پر سخت وار، کسانوں کی توہین کا الزام

امراوتی: ریاست مہاراشٹر میں وزیر محصولات چندر شیکھر باونکولے کی جانب سے کسانوں کے احتجاج کو 'نوٹنکی' قرار دینے پر سیاسی گلیاروں میں سخت ردعمل سامنے آ رہا ہے۔ اسی تناظر میں رکن اسمبلی بچو کڈو نے امراوتی میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے باونکولے کو آڑے ہاتھوں لیا اور ان کے بیان کو کسانوں کی تذلیل قرار دیا۔ بچو کڈو نے کہا کہ کسانوں کا احتجاج ان کے درد، آنسو اور پکار کی نمائندگی کرتا ہے اور اسے 'نوٹنکی' کہنا نہایت شرمناک اور قابل مذمت ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ مہاراشٹر میں چھ لاکھ سے زائد کسان خودکشی کر چکے ہیں اور ان کی بیوائیں آج بھی سڑکوں پر انصاف کی منتظر ہیں، ایسے میں ان کے احتجاج کا مذاق اڑانا کسانوں کی تضحیک کے مترادف ہے۔ انہوں نے طنزاً کہا کہ ہوسکتا ہے کہ باونکولے نے وزیر بن کر اپنا پیٹ بھر لیا ہو، لیکن وہ کھیت میں خون پسینہ بہانے والے کسان کے دکھ کو کبھی نہیں سمجھ سکتے۔ انہیں چاہیے کہ وہ کسانوں کے ساتھ کی جانے والی زیادتیوں سے باز آئیں۔

انہوں نے سوال اٹھایا کہ کیا کسانوں کو ملنے والی امداد ذاتی دولت سے دی جارہی ہے؟ یہ پیسہ عوام کا ہے، کسانوں کا ہے، ان کا قانونی حق ہے۔ بچو کڈو نے حکومت کی جانب سے منعقد کیے گئے کل کے سرکاری پروگرام پر بھی سخت تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ ایسے پروگراموں کو سیاسی اسٹیج بنانا افسوسناک ہے۔ اگر سیاست کرنی ہے تو حکومت کو اپنا پروگرام اور اپنی رقم استعمال کرنی چاہیے، ورنہ ایسا طرز عمل عظیم بیوقوفی' کے زمرے میں آتا ہے۔ بچو کڈو نے مزید کہا کہ ایسے اہم پروگرام میں مقامی رکن اسمبلی کو بولنے کا موقع تک نہیں دیا گیا، جو قابل افسوس ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پروگرام میں شریک ہوئے، مگر سنتری کے کسانوں کا ذکر تک نہیں کیا، حالانکہ وہ سب سے زیادہ متاثر ہیں۔

انہوں نے سوال اٹھایا کہ رام دیو بابا کی جانب سے شروع کی گئی فیکٹری کے لیے کسانوں کو کتنی قیمت دی جائے گی، اس کا جواب حکومت دینے سے قاصر ہے۔ کڈو نے سات بارہ' دستاویز پر اپنا نام تحریر کروانے کو سیاسی چال قرار دیتے ہوئے کہا کہ دوسروں پر تنقید کرنے سے پہلے اپنے کردار پر نظر ڈالنی چاہیے۔ بچو کڈو کے اس جاندار اور غیر لچکدار ردعمل نے مہاراشٹر کی سیاست میں ہلچل پیدا کر دی ہے اور اب سب کی نگاہیں باونکولے کے جواب پر مرکوز ہیں۔

ممبرا کے شیل مہاپے روڈ پر کار میں لگی آگ

ممبرا: کل شام یہاں ایک بڑا حادثہ ٹل گیا۔ شیل مہاپے روڈ پر کھڑی ایک سرخ رنگ کی کار میں اچانک آگ لگ گئی۔ کچھ ہی دیر میں گاڑی دھوں دھوں کر جلنے لگی۔ آس پاس کے لوگوں نے جلتی ہوئی گاڑی پر پانی ڈال کر اسے قابو میں کرنے کی کوشش کی، قابل ذکر ہے کہ گاڑی ایک پٹرول پمپ کے قریب تھی اور آگ کے شعلے میں لپٹ چکی تھی۔ لوگوں نے جلتی ہوئی گاڑی کو وہاں سے دھکیل کر کچھ دور کیا اور پھر آگ پر قابو پایا گیا۔ اس واقعے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا تاہم گاڑی کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ یہاں کچھ دیر افراتفری کا ماحول بنا رہا۔

رکشہ ڈرائیور ساجد شیخ قتل معاملے میں مزید 2 افراد گرفتار

سی سی ٹی وی فوٹیج کی چھان بین اور تکنیکی تحقیقات کے بعد الہاس نگر پولس کو ملی بڑی کامیابی

کلیم شیخ

الہاس نگر: رکشہ ڈرائیور ساجد شیخ قتل کیس کی تحقیقات میں تیزی لاتے ہوئے الہاس نگر پولس نے مزید دو ملزمین وشال بربھیا اور دنیش جادھو کو گرفتار کرکے عدالت میں پیش کیا، جہاں سے انہیں پولیس حراست میں بھیج دیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق اس معاملے میں اب تک چار ملزمین کو گرفتار کیا جا چکا ہے جبکہ پانچ دیگر مفرور ہیں۔

پولیس ذرائع کے مطابق درجن بھر سی سی ٹی وی فوٹیج کی چھان بین اور تکنیکی تحقیقات کے بعد مذکورہ دونوں ملزمان کی شناخت کی گئی۔ اس معاملے میں مقتول کے لواحقین نے ابتدائی طور پر الزام لگایا تھا کہ پولیس صرف دو ملزمان کو گرفتار کر کے کیس کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہے تاہم پولیس نے تحمل سے تفتیش کو آگے بڑھاتے ہوئے ثابت کر دیا کہ قانون کسی دباؤ یا جذبات میں آکر نہیں چلتا بلکہ شواہد کی بنیاد پر کارروائی کرتا ہے۔ سینئر پولیس افسران کی رہنمائی میں اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر پرکاش گیتے کی ٹیم اس کیس کو حل کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ عیاں رہے کہ یکم اگست کو ساجد شیخ اور اس کے کچھ دوستوں کے درمیان بھیم نگر علاقہ میں شراب کو لے کر مار پیٹ ہوگئی تھی۔ اسی دوران جھگڑا ختم کرنے کے بہانے ملزمین نے ساجد شیخ کو باہر بلایا اور 2 اگست کی رات تقریباً 2:20 بجے سائی بابا مندر کے قریب کھیت میں لے جاکر اس کا قتل کردیا گیا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ کھیت میں ملزم پروین اجنوال اور روہت پاسی اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ پہلے سے موجود تھے۔

نشی کانت دوبے کے تبصرے پر سنجے راوت برہم

بی جے پی لیڈر پر مراٹھی زبان اور مہاراشٹر کی شناخت کی توہین کا الزام

ممبئی: شیوسینا یو بی ٹی کے سینئر رہنما اور رکن پارلیمنٹ سنجے راوت نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے پر زبردست تنقید کرتے ہوئے ان پر مراٹھی زبان اور مہاراشٹر کی شناخت کی توہین کا الزام عائد کیا ہے۔ مسٹر دوبے نے حالیہ بیان میں کہا تھا کہ ممبئی کی آبادی میں صرف 30 فیصد لوگ مراٹھی بولتے ہیں، جس پر مسٹر راوت نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایسے بیانات ریاست کی تہذیبی بنیادوں پر حملہ ہیں۔ مسٹر سنجے راوت نے کہا کہ نشی کانت دوبے جیسے افراد مہاراشٹر میں صرف دولت کمانے کے مقصد سے آتے ہیں کیونکہ ان کی آبائی ریاست جھارکھنڈ میں نہ تو روزگار ہے نہ ہی کاروباری مواقع۔

مسٹر راوت نے مزید کہا کہ مہاراشٹر کے وقار اور تحفظ کے لیے جن 106 شہیدوں نے اپنی جانیں نثار کیں، ان میں نہ تو کوئی دوبے تھا اور نہ ہی چوبے۔ ان کے مطابق ایسے لوگ مہاراشٹر کی سرزمین کو صرف لوٹنے کے لیے آتے ہیں اور مراٹھی عوام کا استحصال کرتے ہیں۔ راوت کا یہ سخت تبصرہ دراصل نشی کانت دوبے کے اس بیان کے جواب میں آیا ہے جس میں انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ شیوسینا (یو بی ٹی) کے صدر ادھو ٹھاکرے کا سیاسی کیریئر آنے والے برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کے انتخابات کے بعد ختم ہوجائے گا۔

نشی کانت دوبے نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ ممبئی کی 30 فیصد آبادی مراٹھی بولنے والوں پر مشتمل ہے، 30 فیصد ہندی بولنے والے ہیں، 2.5 فیصد راجستھانی زبان بولتے ہیں اور باقی تمام غیر مراٹھی ہیں۔ ان کے بقول، اس صورتِ حال کی بنیاد پر زبان پر مبنی سیاست، جیسا کہ ادھو ٹھاکرے اور راج ٹھاکرے کر رہے ہیں، اپنے انجام کو پہنچے گی۔ سنجے راوت نے اس پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر دوبے جیسے افراد کو بلاوجہ اہمیت دی جارہی ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ اکثر مراٹھی زبان کے خلاف بیانات دے کر صرف اشتعال پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسٹر راوت نے مزید الزام عائد کیا کہ مراٹھی زبان سے متعلق یہ مسئلہ صرف لسانی نوعیت کا نہیں بلکہ یہ ریاستی تشخص اور شناخت کا معاملہ ہے، جس پر سمجھوتہ ممکن نہیں۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ فڑنویس کی خاموشی پر بھی تنقید کی اور کہا کہ اتنے حساس معاملے میں ان کی خاموشی قابل افسوس ہے۔

گھر میں گھس کر خواتین سے بدسلوکی، پونے پولیس کیخلاف شکایت

ایک دن گزر جانے کے باوجود ایف آئی آر درج نہ ہونے پر تنقید، سیاسی حلقوں میں ناراضی

پونے: پونے پولیس کو اُس وقت سنگین الزامات کا سامنا کرنا پڑا جب تین خواتین نے پولیس اہلکاروں کے خلاف ان کے گھر میں غیر قانونی گھسنے اور جنسی بدسلوکی کے حوالے سے باضابطہ شکایت درج کرائی۔ اس واقعے کے ایک دن گزر جانے کے باوجود پولیس کی طرف سے کوئی کارروائی عمل میں نہیں آئی، جس کے باعث سیاسی حلقوں میں ناراضی پھیل گئی ہے۔ متاثرہ خواتین نے الزام لگایا ہے کہ چھترپتی سمبھاجی نگر اور کوتھروڈ پولیس اسٹیشن سے وابستہ افسران نے ان کے گھر بغیر وارنٹ داخل ہو کر تین گھنٹے تک غیر قانونی تفتیش کی، ذات پات پر مبنی بدسلوکی کی، اور انہیں جنسی ہراسانی کا نشانہ بنایا۔

اس واقعے میں ایک 25 سالہ خاتون شامل ہے جو گھریلو تشدد سے تنگ آکر پونے فرار ہوگئی تھی اور وہاں تین خواتین کارکنوں نے اسے پناہ دی۔ مبینہ طور پر اس خاتون کے سسرال کے ایک ریٹائرڈ پولیس افسر نے اس کا سراغ لگانے کے لیے کوتھروڈ پولیس سے مدد مانگی۔ پولیس کی جانب سے اسسٹنٹ انسپکٹر پریما پاٹل، کانسٹیبل سنجیوانی شندے اور امول کامٹے نے قانونی اختیار کے بغیر مذکورہ کارکنان کے گھر پہنچ کر بدسلوکی کی۔

شکایت میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اہلکاروں نے خواتین کے بیڈروم اور باتھ روم کی تلاشی لی، ان کے زیر جامے تک کا معائنہ کیا، اور انہیں جسمانی تشدد، ذات پات کی توہین اور جنسی ہراسانی کا سامنا کرنا پڑا۔ مزید یہ کہ متاثرہ خواتین کو تین گھنٹے تک غیر قانونی طور پر پولیس کی تحویل میں رکھا گیا۔ حالانکہ شکایت باضابطہ طور پر درج کی گئی ہے، لیکن اب تک پولیس نے ایف آئی آر داخل نہیں کی، جس پر این سی پی (شرد پوار گروپ) کے ایم ایل اے روہت پوار اور سجت امبیڈکر نے شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے سینئر پولیس افسران سے رات دیر گئے ملاقات کی۔ کوتھروڈ پولیس نے الزامات سے انکار کیا ہے، تاہم اعلیٰ افسران کا کہنا ہے کہ اگر الزامات ثابت ہوئے تو مقدمہ درج کیا جائے گا۔

دوسری طرف ونچیت بہوجن اگھاڑی کے سربراہ پرکاش امبیڈکر نے کوتھروڈ پولیس کو فون پر سخت انتباہ دیتے ہوئے یاد دلایا کہ سپریم کورٹ کے مطابق خواتین کی شکایت پر مقدمہ درج کرنا لازم ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر کارروائی نہ ہوئی تو وہ سپریم کورٹ سے براہِ راست رجوع کریں گے اور کوتھروڈ پولیس اسٹیشن کے باہر احتجاج کا بھی اعلان کیا۔

مسلم بلڈرز کے منصوبوں کی شفاف تحقیقات کرانے کا مطالبہ

سنجے نروپم نے مبینہ 'ہاؤسنگ جہاد' کے خلاف آواز بلند کرتے ہوئے نیا تنازع چھیڑ دیا

ممبئی: شیوسینا (شندے) کے سرکردہ رہنما سنجے نروپم نے ممبئی میں مبینہ 'ہاؤسنگ جہاد' کے خلاف سخت آواز بلند کرتے ہوئے ایک نیا تنازع چھیڑ دیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا ہے کہ شہر کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کی زیر قیادت تعمیر نو کے ایسے منصوبے زور پکڑ رہے ہیں جن میں ہندو مکینوں کو دانستہ طور پر ہٹایا جا رہا ہے اور ان کی جگہ مسلم رہائشیوں کو منتقل کیا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق اس طرزِ عمل سے ممبئی کی آبادی کا توازن بدلنے کا اندیشہ ہے اور اگر یہ رجحان جاری رہا تو ہندو اقلیت میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔

سنجے نروپم نے ذرائع ابلاغ سے گفتگو کے دوران کہا کہ 'یہ صرف الگ تھلگ واقعات نہیں بلکہ کئی علاقوں میں یہ رجحان نظر آ رہا ہے، جہاں مسلم بلڈرز تعمیر نو کے نام پر ہندو خاندانوں کو نکال کر فلیٹ خرید رہے ہیں اور انہیں مسلمانوں کے حوالے کر رہے ہیں۔' ان کا کہنا تھا کہ ایسے منظم طریقے سے ممبئی کے سماجی اور مذہبی تانے بانے کو متاثر کیا جا رہا ہے۔

نروپم نے مہاراشٹر حکومت سے فوری مطالبہ کیا کہ وہ تمام مسلم بلڈرز کے منصوبوں کی شفاف تحقیقات کرے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ 'مکانات کا کوئی مذہب نہیں ہوتا، لیکن اب صورتحال اتنی سنگین ہو چکی ہے کہ ہمیں شہر کی شناخت بچانے کے لیے یہ سخت قدم اٹھانا پڑ رہا ہے۔' ان کے بقول یہ رجحان ایک خطرناک موڑ اختیار کر رہا ہے جس سے ہندو برادری کی موجودگی ممبئی میں محدود ہوتی جا رہی ہے۔

اسٹاک مارکیٹوں میں اضافہ

سینسیکس 0.52 فیصد، نفٹی 0.64 فیصد منافع کے ساتھ بند ہوا

ممبئی: عالمی منڈیوں میں کمزوری کے باوجود ہندوستانی اسٹاک مارکیٹس نے ہفتے کے پہلے دن پیر کو مضبوطی کا مظاہرہ کیا اور 30 بڑے اسٹاکس کا بی ایس ای سینسیکس 418.81 پوائنٹس یا 0.52 فیصد اضافے کے ساتھ 81,018.72 پوائنٹس پر بند ہوا اور این ایس ای کا نفٹی بھی 50.740 پوائنٹس کے اضافے کے ساتھ 24,722.75 پوائنٹس پر بند ہوا۔ مقامی مارکیٹوں میں میٹل، آٹو موبائل، میڈیا، کنسٹرکشن اور آئی ٹی کمپنیوں کے حصص پر سرمایہ کاروں کا اعتماد بلند رہا جبکہ بینکنگ سیکٹر کے حصص میں ملا جلا رجحان دیکھا گیا۔ بی ایس ای کے 30 اسٹاک میں سے 26 منافع کے ساتھ اور چار نقصان کے ساتھ بند ہوئے۔ فائدہ اٹھانے والے بڑے اسٹاکوں میں ٹاٹا موٹرز نے 4.31 فیصد، بی ای ایل نے 3.55 فیصد، اڈانی پورٹس نے 3.24 فیصد اور ٹیک مہندرا نے 2.53 فیصد کا اچھا فائدہ درج کیا۔ ٹی سی ایس، بھارتی ائرٹیل، ایچ سی ایل ٹیک، مہندرا اینڈ مہندرا، ٹاٹ موٹرز، ماروتی سوزوکی، ٹرینٹ، ریلائنس انڈسٹریز وغیرہ نے بھی فائدہ اٹھایا۔ ایکسس بینک، کوٹک مہندرا بینک اور اسٹیٹ بینک میں بھی معمولی اضافہ دیکھا گیا۔ اس کے برعکس پاور گرڈ میں 1.10 فیصد کمی ہوئی۔

ایچ ڈی ایف سی بینک تقریباً ایک فیصد اور آئی سی آئی سی آئی بینک 0.60 فیصد گر گیا۔ ہندوستان یونی لیور 0.25 فیصد کے خسارے میں تھا۔ سینسیکس صبح 80,765.83 پوائنٹس پر تیزی کے جذبات کے ساتھ کھلا اور درمیان میں یہ 81,093.19 اور نیچے 80,500.51 پر چلا گیا۔ گزشتہ ہفتے کے آخر میں یہ 80,599.91 پوائنٹس پر بند ہوا۔ نفٹی 50 صبح 24,596.05 پر کھلا، 24,554 پوائنٹس اور 24,736.25 پوائنٹس تک نیچے چلا گیا اور آخر کار 24,722.75 پوائنٹس پر بند ہوا، جو پچھلے بند سے 157.40 (0.64 فیصد) زیادہ ہے۔ نفٹی بینک پچھلی سطح پر برقرار رہا جبکہ نفٹی 100، جو کہ نسبتاً وسیع مارکیٹ کی نمائندگی کرتا ہے، میں 0.72 فیصد کی بہتری ریکارڈ کی گئی۔ این ایس ای پر کل 3,093 حصص کا کاروبار ہوا، جس میں سے 1,833 منافع میں اور 1,168 نقصان میں بند ہوئے۔ اسی دوران 92 کمپنیوں کے حصص کی قیمتیں گزشتہ سطح پر برقرار رہیں۔

کنویں سے لڑکے اور لڑکی کی لاشیں برآمد

ڈالٹن گنج (یو این آئی) جھارکھنڈ میں پلاموضلع کے ترہاسی تھانہ علاقے میں پولیس نے کنویں سے نوجوان لڑکے اور لڑکی کی لاشیں برآمد کی ہیں۔ پولیس ذرائع نے پیر کو بتایا کہ مقامی لوگوں سے ملی اطلاع کی بنیاد پر اتوار کی رات تریہ گاؤں میں ایک کنویں سے ایک لڑکے اور لڑکی کی لاشیں برآمد کی گئیں۔ مرنے والوں کی شناخت ادیا گاؤں کے اپیندر سنگھ کی بیٹی ویبھا کماری (22) اور بھنڈرا کے وریندر سنگھ کے بیٹے کارو کمار مہتا کے طور پر کی گئی ہے۔ جس جگہ سے لاشیں برآمد ہوئی ہیں وہاں سے ویبھا کا گھر محض 200 فٹ کے فاصلے پر ہے۔ کارو ایک دن پہلے سے لاپتہ تھا۔

حکومت زعفرانی دہشت گردی پر پردہ ڈال رہی ہے

مالیگاؤں بم دھماکہ کیس میں خصوصی این آئی اے عدالت کے فیصلے پر ضیاء الدین صدیقی کا سخت ردعمل

اورنگ آباد: کل جماعتی وفاق مہاراشٹر' کے صدر ضیاء الدین صدیقی نے مالیگاؤں بم دھماکہ کیس میں خصوصی این آئی اے عدالت کے حالیہ فیصلے پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ عدالت نے شواہد کی عدم موجودگی کی بنیاد پر تمام ملزمین کو بری کر دیا، لیکن متاثرین کو انصاف نہیں ملا۔ انہوں نے اس امر پر تشویش ظاہر کی کہ مہاراشٹر حکومت نے ممبئی کے 11 جولائی 2006 بم دھماکوں کے مقدمے میں بری ہونے والے تمام ملزمین کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی، لیکن مالیگاؤں دھماکہ معاملے میں ایسا کوئی اقدام نظر نہیں آ رہا۔ ضیاء الدین صدیقی نے کہا کہ اگر این آئی اے عدالت کے فیصلے کو آخری مان لیا جائے تو یہ سوال تشویشناک بن جاتا ہے کہ آخر مالیگاؤں میں بم دھماکہ کس نے کیا؟ آج بھی اس کا کوئی واضح جواب نہیں مل سکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی جانب سے اس کیس پر خاموشی اور عدالتی فیصلے کو چیلنج نہ کرنا اس امر کی عکاسی کرتا ہے کہ شاید وہ زعفرانی دہشت گردی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعلیٰ کے بیانات سے بھی یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ حکومت اس فیصلے کے خلاف اعلیٰ عدالت میں اپیل دائر کرنے میں سنجیدہ ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ رویہ انصاف کے بنیادی اصولوں سے انحراف ہے اور مذہبی بنیاد پر امتیاز برتنے کا کھلا ثبوت ہے۔ ضیاء الدین صدیقی نے کہا کہ حکومت کے دوہرے معیارات اس امر کو نمایاں کرتے ہیں کہ وہ مختلف مذاہب کے ساتھ مساوی سلوک کرنے میں ناکام ہو رہی ہے۔ ان کے مطابق، عدل و انصاف کے بغیر امن و امان قائم نہیں ہو سکتا اور جہاں انصاف کمزور ہو، وہاں انتشار اور افراتفری پنپتی ہے۔ ایسے حالات میں ہر ذی شعور فرد کو اس روش پر سنجیدہ توجہ دینی چاہیے۔

ریلوے بورڈ کے چیئرمین اور سی ای او نے سینٹرل اور ویسٹرن ریلوے کے ریلوے پروجیکٹوں کے جائزہ میٹنگ کی صدارت کی

ممبئی: ستیش کمار، چیئرمین اور چیف ایگزیکٹو آفیسر، ریلوے بورڈ اور سابق پرنسپل سکریٹری، حکومت ہند نے پیر، 04.08.2025 کو چنتن کانفرنس روم، چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس، ممبئی میں سینٹرل اور ویسٹرن ریلوے کے ریلوے پروجیکٹس پر جائزہ میٹنگ کی صدارت کی۔ دھرم ویر مینا، جنرل منیجر، سینٹرل ریلوے، وویک کمار گپتا، جنرل منیجر، ویسٹرن ریلوے، ولاس واڈیکر، چیئرمین اور منیجنگ ڈائریکٹر، ممبئی ریلوے وکاس کارپوریشن (ایم آر وی سی)، منوج گرگ، وائس چیئرمین، ریل لینڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (آر ایل ڈی اے)، سینٹرل اور ویسٹرن ریلوے کے ایڈیشنل جنرل منیجر، محکمہ کے سربراہان، سینئر افسران، ڈویژنل ریلوے منیجر (ممبئی ڈویژن)، ریلوے بورڈ کے سینئر افسران اور ایم آر وی سی کے سینئر افسران بھی موجود تھے۔ ستیش کمار نے ریلوے کے مختلف پروجیکٹوں سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے آر ایل ڈی اے کے ذریعہ چلائے جارہے سی ایس ایم ٹی اسٹیشن کی تعمیر نو سے متعلق جاری کام کا بھی معائنہ کیا۔ ریلوے بورڈ کے چیئرمین اور سی ای او نے ہفتہ 02.08.2025، کو ویسٹرن ریلوے کے کھار اسٹیشن پر ایم آر وی سی کے ذریعہ اسٹیشن کی بہتری کے کام کا معائنہ کیا۔ اتوار، 03.08.2025 کو، ستیش کمار نے وندے بھارت ایکسپریس کے ذریعے سی ایس ایم ٹی سے ناشک کا سفر کیا اور ناشک میں ریاستی افسروں کے ساتھ ناشک میں منعقد ہونے والے سمہستھ کمبھ میلے کی تیاریوں کے حصے کے طور پر کسبہ سکینے، کھیرواڑی، اوڈھا، مہاجینکو، دیولالی اور ناشک اسٹیشنوں کا معائنہ کیا۔ اور شام کو گھاٹ کو پر اسٹیشن کا بھی دورہ کیا۔

سینٹرل ریلوے، ویسٹرن ریلوے اور ممبئی میٹروپولیٹن ریجن میں ترقیاتی کام انجام دینے والی مختلف ایجنسیوں کے ساتھ منعقدہ ایک مشترکہ میٹنگ میں، ستیش کمار نے حفاظت پر مکمل اور مسلسل توجہ مرکوز کرنے کا اعادہ کیا اور کھڑکی اور بڈپسر اسٹیشنوں کی ریکارڈ مدت میں دوبارہ ترقی کے لیے سینٹرل ریلوے کی طرف سے کی جانے والی کوششوں کی تعریف کی۔

میٹنگ کا بنیادی محور مسافروں کے لیے اضافی ٹرین خدمات کے ساتھ صلاحیت میں اضافہ اور اختراعی حل اور جاری کاموں کی تیزی سے تکمیل کے ذریعے بہتر سہولیات کی فراہمی تھی۔ جناب ستیش کمار نے میگا کوچنگ کمپلیکس کے کاموں کی پیشرفت اور میل ایکسپریس اور لوکل ٹرینوں دونوں کے لیے مسافروں کو لے جانے کی صلاحیت بڑھانے کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ ترقی یافتہ ہندوستان 2047 کی طرف آگے بڑھنے کے راستے اور اس میں انڈین ریلوے کے تعاون کے بارے میں ایک تفصیلی پیشکش بھی کی گئی۔

ایم ایم آر خطے میں 15 کوچ والی لوکل ٹرینوں کی توسیع جیسے فوری حل کا جائزہ لیا گیا اور انہیں تسلی بخش پایا گیا۔ جناب ستیش کمار نے مسافروں کی مجموعی حفاظت اور سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے کاموں کی تیز رفتار اور بہترین تکمیل پر زور دیا۔ میڈیا والوں کے ساتھ ایک مختصر بات چیت کے دوران، ستیش کمار نے سی ایس ایم ٹی کی بحالی کے کام کی حالت کے بارے میں بات کی اور مسافروں کی حفاظت اور کام کے معیار پر مسلسل توجہ مرکوز کرنے کا اعادہ کیا۔ ریلوے بورڈ کے چیئرمین اور سی ای او ستیش کمار نے آج جوگیشوری (اے ٹی) یارڈ کا معائنہ کیا۔ انہوں نے جوگیشوری (اے ٹی) میں نئے کوچنگ ٹرمینل کے جاری ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیا۔

مشرقی دہلی میں خواجہ سرا کا قتل

نئی دہلی (یو این آئی) مشرقی دہلی کے مدھو وہار علاقے میں پیر کو ایک 25 سالہ خواجہ سرا خاتون کا بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق دو پہر تقریباً ڈیڑھ بجے پولیس کو مدھو وہار میں ایک خاتون کو چاقو سے مارے جانے کی اطلاع ملی۔ اس کے فوراً بعد ایک اور پی سی آر کال نے انہیں پانڈو نگر میں ایک لڑکے کو حراست میں لینے کی اطلاع دی۔ حسن پور کی طرف ٹیلکو ٹی پوائنٹ پل کے قریب موقع پر پہنچ کر مدھو وہار پولیس اسٹیشن کے افسر نے خاتون کی لاش ملی جس کا گلا کٹا ہوا تھا۔ متوفیہ کی شناخت کرن عرف انو کے طور پر کی گئی ہے، جو چیلا گاؤں میں رہنے والی ایک ٹرانس جینڈر خاتون ہے، جو پچھلے چھ سات سالوں سے خواجہ سراؤں کے لیے کام کر رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کو اس جرم میں متوفیہ کے سابق شوہر کے ملوث ہونے کا شبہ ہے۔

WESTERN RAILWAY

بیٹری اسٹوریج سسٹم کی فراہمی

Sr. DEE/P/BCT، ویسٹرن ریلوے، ممبئی سینٹرل، ممبئی 400008 مدعو کرتے ہیں ٹینڈر نوٹس نمبر: EL-81-896-WA-56(R-2) تاریخ 30.07.2025۔ کام اور مقام: ممبئی ڈویژن۔ بھائندر، وسئی روڈ، گھولوڈ، ولساڈ اور ڈونڈائچہ میں ایڈوانسڈ کیمسٹری سیل (اے سی سی) (بیٹری اسٹوریج سسٹم کی فراہمی۔ تقریبا کام کی قیمت: روپے -/1,77,00,000۔ ای ایم ڈی: روپے -/2,38,500۔ جمع کرانے کی تاریخ اور وقت: 28.08.2025، 15:00 بجے تک۔ کھلنے کی تاریخ اور وقت: 28.08.2025 کو 15:30 بجے۔ مزید تفصیلات کے لیے براہ کرم ہماری ویب سائٹ www.ireps.gov.in دیکھیں

0454

Like us on: facebook.com/WesternRly

قابض اسرائیل کی درندگی: غزہ کے 24 فلسطینی ڈاکٹر صہیونی عقوبت خانوں میں قید، دو شہید

غزہ: "مرکز فلسطینی دفاع برائے اسیران" نے انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیل کی جیلوں میں غزہ سے تعلق رکھنے والے 24 فلسطینی ڈاکٹر بدترین انسانیت سوز حالات میں قید ہیں۔ ان پر صہیونی درندوں کی جانب سے ناقابلِ تصور مظالم ڈھائے جا رہے ہیں جن میں جسمانی تشدد، نفسیاتی اذیتیں اور علاج سے محرومی شامل ہے۔ مرکز نے اپنے جاری کردہ بیان میں واضح کیا کہ ان اسیر ڈاکٹروں میں سے دو جن میں ڈاکٹر عدنان البرش اور ڈاکٹر ایاد الرنتیسی شامل ہیں۔ قابض اسرائیل کے تشدد کا نشانہ بن کر جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔ بیان میں اس ظلم کو ایک "منظم اور دانستہ اذیت رسانی" کا نتیجہ قرار دیا گیا۔ مرکز اطلاعات فلسطین کو موصولہ بیان میں عالمی ادارہ صحت اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ فوری طور پر قابض اسرائیل کی جیلوں میں قید ان ڈاکٹرز کی رہائی کے لیے مؤثر اقدامات کریں، کیونکہ ان کی جانوں کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ اقوام متحدہ، "ڈاکٹرز فار ہیومن رائٹس" اور "ہیومن رائٹس واچ" جیسی انسانی حقوق کی تنظیموں کی رپورٹیں اس امر کی تصدیق کرتی ہیں کہ قابض اسرائیلی فورسز نے طبی عملے کے افراد کو دورانِ حراست تشدد، جنسی ہراسانی، ذہنی ٹارچر اور بنیادی انسانی حقوق سے محرومی جیسے مظالم کا نشانہ بنایا ہے۔

مرکز کے مطابق دستیاب اعداد و شمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اکتوبر سنہ 2023ء سے جولائی سنہ 2025ء کے دوران کم از کم 400 سے زائد ڈاکٹروں، نرسوں، منتظمین اور طبی ماہرین کو حراست میں لیا گیا۔ ان میں سے بعض کو قیدیوں کے تبادلے یا دیگر مواقع پر رہا کیا گیا، تاہم ان کے خلاف کبھی کوئی قانونی چارج شیٹ پیش نہیں کی گئی۔ یہ صورتحال نہ صرف انسانی حقوق کی بدترین پامالی ہے بلکہ یہ قابض اسرائیل کی طرف سے فلسطینی قوم، بالخصوص ان کے طبی عملے کی نسل کشی کا واضح ثبوت ہے۔ ڈاکٹروں اور طبی عملے کو نشانہ بنانا نہ صرف بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے بلکہ یہ ایک ایسی مجرمانہ روش ہے جس پر عالمی برادری کی خاموشی لمحہ فکریہ ہے۔

غزہ کے جنوب میں قابض اسرائیلی فوجی گاڑی الٹ گئی، تین صہیونی فوجی زخمی

غزہ: اتوار کی شام قابض اسرائیل کے تین فوجی اُس وقت زخمی ہو گئے جب غزہ کے جنوبی علاقے میں قابض فوج کی ایک جنگی گاڑی الٹ گئی۔ واقعہ کرم ابو سالم کے قریب پیش آیا جو غزہ کی سرحد کے نزدیک واقع ایک فوجی گزرگاہ ہے۔ قابض صہیونی ویب سائٹ "حدشوت لوتسنز ورا" کے مطابق، یہ حادثہ غزہ کے غلافی علاقے میں واقع غیر قانونی صہیونی بستی "کیرم شالوم" کے قریب، شاہراہ نمبر 232 پر پیش آیا، جہاں ایک فوجی جیپ تیز رفتاری کے باعث الٹ گئی جس کے نتیجے میں تین صہیونی فوجی مختلف نوعیت کی چوٹوں کا شکار ہوئے۔ یہ واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ کی پٹی پر گزشتہ 22 ماہ سے ظلم و درندگی کا طوفان برپا ہے۔ نہتے فلسطینیوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں، ہجرت پر مجبور کیے گئے لاکھوں افراد کو مسلسل بمباری، گولیوں اور قحط کی صورت میں نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ قابض ریاست نے انسانیت کو بھلا کر بھوک کو بھی ایک ہتھیار بنا لیا ہے تاکہ غزہ کے عوام کو مکمل طور پر مفلوج کیا جا سکے۔ دوسری جانب فلسطینی مزاحمتی قوتیں ثابت قدمی کے ساتھ قابض اسرائیل کی فوجی دراندازیوں کے خلاف سینہ سپر ہیں۔ یہ فصائل نہ صرف عوام کا دفاع کر رہی ہیں بلکہ قبلۂ اول اور دیگر مقدسات کی حرمت کی بھی پاسبانی کر رہی ہیں۔ مزاحمت کار مسلسل قابض افواج کو جانی و مالی نقصان پہنچا رہے ہیں اور ان کے جدید ہتھیاروں اور بکتر بند گاڑیوں کو ناکارہ بنا رہے ہیں۔

مسجد اقصیٰ میں اسرائیلی وزیر کی اشتعال انگیزی انسانیت کے اجتماعی ضمیر پر حملہ ہے: پاکستانی وزیراعظم

اسلام آباد: پاکستان کے وزیراعظم شہباز شریف نے پیر کو مقبوضہ بیت المقدس میں واقع مسجد اقصیٰ میں اسرائیلی وزیر کی اشتعال انگیز حرکت کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ انسانیت کے

اجتماعی ضمیر پر حملہ ہے۔ مقبوضہ بیت المقدس میں واقع مسجد اقصیٰ میں اسرائیل کے دائیں بازو سے تعلق رکھنے والے قومی سلامتی کے وزیر اتمار بن گویر نے اتوار کو مسجد کے احاطے میں یہودی دعا کا عوامی طور پر انعقاد کیا تھا۔ یہ ایک انتہائی متنازع اقدام ہے جو اس مقام پر طے شدہ پرانے معاہدے کی خلاف ورزی ہے۔ مسجد اقصیٰ اسلام کا تیسرا مقدس ترین مقام ہے، جبکہ یہودیوں کے نزدیک بھی یہ سب سے مقدس جگہ ہے، جہاں ان کے پہلے اور دوسرے ہیکل واقع تھے۔ یہاں یہودی مذہبی رسومات کی ادائیگی اسرائیل اور اس مقام کے متولی اردن کے درمیان طے شدہ پرانے معاہدے کے تحت ممنوع ہے۔ پاکستان کے وزیراعظم شہباز شریف نے ایک بیان میں کہا کہ 'اسلام کے مقدس ترین مقامات میں سے ایک کی یہ بے حرمتی نہ صرف ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے عقیدے کی توہین ہے بلکہ بین الاقوامی قانون اور انسانیت کے اجتماعی ضمیر پر بھی براہ راست حملہ ہے۔' وزیراعظم شہباز شریف نے کہا کہ 'قابض طاقت کی طرف سے اس طرح کی منظم اشتعال انگیزیاں امن کے امکانات کو نقصان پہنچاتی ہیں۔' 'اسرائیل کے بے شرمانہ اقدامات جان بوجھ کر فلسطین اور وسیع خطے میں تناؤ کو ہوا دے رہے ہیں اور مشرق وسطیٰ کو مزید عدم استحکام اور تنازعات کے قریب دھکیل رہے ہیں۔' پاکستانی وزیراعظم نے ایک بار پھر بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کی متعلقہ قراردادوں کے مطابق غزہ میں فوری جنگ بندی، تمام جارحیت کے خاتمے اور ایک قابل اعتماد امن عمل کی کوششوں پر زور دیا ہے۔ اس سے قبل سعودی عرب نے بھی اتوار کو اسرائیلی حکومت کے عہدیداروں کی مسجد اقصیٰ میں بار بار کی جانے والی 'اشتعال انگیز حرکات' کی شدید مذمت کرتے ہوئے خبردار کیا کہ اس طرح کے اقدامات خطے میں تنازع کو ہوا دیتے ہیں۔ حالیہ برسوں میں یہودیوں بشمول اسرائیلی پارلیمان کے ارکان کی جانب سے بارہا اس معاہدے کی خلاف ورزیاں کی گئی ہیں، تاہم اسرائیلی میڈیا کے مطابق اتمار بن گویر کا اتوار کا دورہ پہلا موقع ہے کہ کسی سرکاری وزیر نے یہاں عوامی طور پر دعا کی ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم بن یامین نتن یاہو نے ایک بیان میں کہا کہ 'ٹیمپل ماؤنٹ (مسجد اقصیٰ) پر سٹیٹس کو برقرار رکھنے کی اسرائیل کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اور یہ بدستور برقرار رہے گی۔' اتمار بن گویر نے یہ اقدام ایک نہایت علامتی دن پر کیا۔ عبرانی کیلنڈر کے مطابق اتوار کو 'تیشا باؤ' کا دن تھا، جو یہودی ہیکلوں کی تباہی کی یاد میں رکھا گیا روزہ ہے، جن کا مقام آج کا مسجد اقصیٰ کا احاطہ ہے۔ اتمار بن گویر نے مسجد کے احاطے میں اپنے ایک بیان میں کہا کہ 'اسرائیل کو اس ہفتے فلسطینی عسکریت پسند گروہوں کی جانب سے جاری کی گئی دو اسرائیلی قیدیوں کی 'ہولناک ویڈیوز' کا جواب اسی طرح دینا چاہیے کہ 'پوری غزہ کی پٹی پر اسرائیلی خودمختاری نافذ کی جائے' جیسے یہ ٹیمپل ماؤنٹ پر کی گئی۔ اسرائیل نے 1967 میں مشرقی مقبوضہ بیت المقدس پر قبضہ کر کے اسے ضم کر لیا تھا، جسے بین الاقوامی برادری کی بڑی تعداد نے تسلیم نہیں کیا۔

ہمارے عوام کو خوراک فراہم کی جائے تو قابض اسرائیلی قیدیوں کو خوراک اور دوا دینے کو تیار ہیں: القسام

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے عسکری ونگ القسام بریگیڈز نے اعلان کیا ہے کہ وہ قابض اسرائیل کے قیدی فوجیوں کو خوراک اور ادویات دینے کے لیے تیار ہیں، لیکن اس انسانی جذبے کی بنیاد پر صرف اسی وقت عمل ہوگا جب فلسطینی عوام کے لیے بھی خوراک اور دوا کی رسائی کو مستقل اور قدرتی انداز میں یقینی بنایا جائے۔ ال قسام بریگیڈز کے عسکری ترجمان ابو عبیدہ نے اتوار کی شب اپنے سرکاری ٹیلیگرام چینل پر جاری ایک بیان میں کہا کہ اگر عالمی ریڈ کراس قابض اسرائیل کے قیدیوں کے لیے خوراک اور ادویات کی ترسیل کے لیے کوئی مطالبہ پیش کرتا ہے، تو ہم مثبت ردعمل دینے کے لیے تیار ہیں۔ ابو عبیدہ نے زور دے کر کہا کہ ہمارا واضح اور دوٹوک موقف ہے کہ کسی بھی اقدام کی قبولیت اس شرط پر منحصر ہے کہ غزہ کی تمام آبادی کے لیے خوراک، دوا اور دیگر بنیادی اشیائے ضروریہ کی ترسیل کے لیے انسان دوست راستے کھولے جائیں اور یہ رسد بلا رکاوٹ، قدرتی انداز میں مسلسل جاری رہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قیدیوں کو اشیاء دینے کے وقت ہر قسم کی فضائی سرگرمیوں کا مکمل خاتمہ بھی ضروری ہے تاکہ ان رسدات کی ترسیل کسی حملے یا دھوکہ دہی کے بغیر انجام پائے۔ ابو عبیدہ نے اپنے بیان میں اس بات پر بھی زور دیا کہ القسام بریگیڈز دانستہ طور پر قابض اسرائیل کے قیدیوں کو بھوکا نہیں رکھتی، بلکہ وہی خوراک دی جاتی ہے جو مجاہدین اور عام فلسطینی عوام کھاتے ہیں۔ ان قیدیوں کو کوئی خاص رعایت یا استثنا حاصل نہیں ہو سکتا، کیونکہ ہم ایک ایسی جنگی فضا میں ہیں جہاں خود ہمارے بچوں، عورتوں اور بزرگوں کو دانستہ بھوکا مارا جا رہا ہے۔

قابض اسرائیل کی رکاوٹیں، 22 ہزار امدادی ٹرکوں کا سامان غزہ کے باہر خراب

غزہ: عالمی ادارہ صحت نے ایک بار پھر دنیا کے ضمیر کو جھنجھوڑتے ہوئے غزہ کی پٹی میں انسانی امداد کے بہاؤ میں اضافے کی فوری ضرورت پر زور دیا ہے۔ ان کے مطابق قابض اسرائیل کی طرف سے جاری محاصرہ اب صرف ایک عسکری حربہ نہیں رہا بلکہ کھلی درندگی اور اجتماعی سزا کی صورت اختیار کر چکا ہے۔

عالمی ادارہ صحت کے ڈائریکٹر جنرل ٹیڈروس اذانوم نے اتوار کے روز اپنے ایک پیغام میں کہا کہ غزہ میں انسانوں کی زندگیوں کا انحصار اب مکمل طور پر اس بات پر ہے کہ کیا امداد ان تک پہنچ پاتی ہے یا نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ادارے نے یکم اگست سے اب تک 24 امدادی ٹرک غزہ روانہ کیے ہیں جن میں بنیادی دوائیں اور طبی سامان شامل ہے۔ ان اشیاء کو ہسپتالوں اور صحت مراکز میں تقسیم کیا جانا ہے۔

22 ہزار ٹرک، مگر کوئی داخل نہ ہو سکا: ادھر غزہ میں قائم حکومتی میڈیا دفتر کا کہنا ہے کہ قابض اسرائیل دانستہ طور پر بھوک و افلاس کا نظام ترتیب دے رہا ہے۔ اس وقت غزہ کے داخلی راستوں پر 22 ہزار امدادی ٹرک رکے ہوئے ہیں جنہیں داخلے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ دفتر نے اس المناک صورتحال کا مکمل ذمہ دار قابض اسرائیل اور ان تمام بین الاقوامی قوتوں کو ٹھہرایا ہے جو خاموشی یا سازباز کے ذریعے اس تباہی میں شریک ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ غزہ کے عوام کو خوراک، دوا اور ایندھن سے محروم کر کے جس المیے کو جنم دیا جا رہا ہے وہ نسل کشی سے کم نہیں۔ دفتر نے فوری، محفوظ اور غیر مشروط طور پر تمام رکی ہوئی امدادی ٹرکوں کو غزہ داخلے کی اجازت دینے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ اگر یہ مدد اب بھی نہ پہنچی تو بہت دیر ہو چکی ہوگی۔

ایندھن کی بوند بوند کو ترستے ہسپتال: ادھر مصر کی سرکاری ٹی وی چینل "قاہرہ نیوز" کے مطابق دو ایندھن بردار ٹرک غزہ میں داخلے کے قریب ہیں، جن میں 107 ٹن ایندھن موجود ہے۔ تاہم ان کے داخلے کی حتمی تصدیق تاحال سامنے نہیں آئی۔ وزارت صحت نے خبردار کیا ہے کہ ایندھن کی شدید قلت کے باعث ہسپتالوں میں صرف شدید زخمی اور انتہائی بیمار افراد کو ہی علاج دیا جا رہا ہے۔ عام مریض یا معمولی زخمی طبی امداد سے محروم ہیں۔

وزارت صحت کے مطابق بھوک اور بھوک سے جڑی پیچیدگیوں کے باعث غزہ میں اب تک 175 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں جن میں 93 معصوم بچے شامل ہیں۔ یہ سب اُس وقت سے جاری ہے جب 7 اکتوبر سنہ 2023ء کو قابض اسرائیل نے غزہ پر اپنی خون آشام نسل کشی کا آغاز کیا تھا۔ اس کے بعد 2 مارچ کو قابض اسرائیل نے تمام امدادی راہداریوں کو بند کر کے غزہ کو مکمل طور پر محصور کر دیا، جس کے نتیجے میں قحط نے جنم لیا اور زندگی کا ہر شعبہ مفلوج ہو کر رہ گیا۔

27 مئی سے قابض اسرائیل نے امریکہ کی مدد سے ایک ادارہ قائم کیا جسے "غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن" کا نام دیا گیا۔ یہ ادارہ اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی امدادی تنظیموں کی نگرانی کے بغیر کام کر رہا ہے۔ فلسطینی عوام کا ماننا ہے کہ یہ ادارہ امداد کی آڑ میں فلسطینیوں کو دوبارہ جبری ہجرت پر مجبور کرنے اور غزہ کو دوبارہ قبضے میں لینے کی کوشش کا حصہ ہے۔

قابض اسرائیل اور امریکہ کی پشت پناہی سے جاری اس نسل کشی کے نتیجے میں اب تک دو لاکھ دس ہزار سے زائد فلسطینی شہید یا زخمی ہو چکے ہیں، جن میں اکثریت بچوں اور خواتین کی ہے۔ دس ہزار سے زائد فلسطینی اب بھی لاپتا ہیں اور لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ بھوک، بیماری اور بے بسی نے ہزاروں زندگیاں نگل لی ہیں۔

قابض اسرائیل کے اسیر فوجیوں کی بھوک کا ذمہ دار بنجمن نیتن یاھو ہے: عزت الرشق

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت حماس کے مرکزی رہنما عزت الرشق نے کہا ہے کہ قابض اسرائیل اور اس کی فاشسٹ نیتن یاھو حکومت اپنے اسیر فوجیوں کی بھوک کے براہ راست ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو فاقے آج صہیونی قیدیوں کو لاحق ہیں، وہ دراصل اسی بھوک کی جنگ کا نتیجہ ہیں جو بنجمن نیتن یاھو نے فلسطینی عوام کے خلاف مسلط کر رکھی ہے۔

یہ بات عزت الرشق نے اتوار کو اپنے سرکاری ٹیلیگرام چینل پر جاری کردہ ایک بیان میں کہی، جسے مرکز اطلاعات فلسطین نے من و عن نقل کیا۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں افسوس ہے کہ قابض اسرائیل کے اسیر فوجی بھی اب بھوک کے شکنجے میں آ چکے ہیں، مگر اس کی مکمل ذمہ داری نیتن یاھو اور اس کی درندہ صفت حکومت پر عائد ہوتی ہے، جس نے ہمارے عوام پر پانی اور خوراک بند کر کے جو وحشیانہ پالیسی اپنائی، اس کا ردعمل اب ان کے اپنے اسیر فوجیوں پر بھی ظاہر ہو رہا ہے۔

عزت الرشق نے واضح کیا کہ فلسطینی مزاحمت کار اپنے قیدیوں کے ساتھ انسانیت اور دین کے تقاضوں کے مطابق سلوک کرتے ہیں۔ وہ انہیں وہی کھانے کو دیتے ہیں جو خود کھاتے ہیں، اور وہی پانی پلاتے ہیں جو خود پیتے ہیں۔ یہ معاملہ صرف مزاحمت کاروں کا نہیں بلکہ پورے فلسطینی عوام کا طرز عمل ہے۔

انہوں نے کہا کہ دنیا نے ماضی کی قیدیوں کے تبادلے کی کارروائیوں میں خود یہ حقیقت مشاہدہ کی کہ صہیونی اسیر مزاحمت کی قید سے مکمل جسمانی اور نفسیاتی صحت کے ساتھ لوٹے۔

انہوں نے مزید کہا کہ آج کے حالات یہ ہیں کہ صہیونی اسیر بھی انہی تکالیف کا شکار ہو چکے ہیں جو ان کے قید کنندگان اور محصور فلسطینی عوام برداشت کر رہے ہیں۔ بھوک، کمزوری اور وزن میں شدید کمی سب پر یکساں طور پر طاری ہے، اور یہ مناظر غزہ کی محصور گلیوں سے لے کر قابض فوجیوں کی قید تک ہر جگہ نظر آ رہے ہیں۔

عزت الرشق نے نشاندہی کی کہ بنجمن نیتن یاھو کی جانب سے فلسطینی عوام پر مسلط کردہ ظالمانہ محاصرہ اب اس حد تک جا پہنچا ہے کہ خود قابض فوج کے قیدی بھی اس کا شکار ہو چکے ہیں۔ وہ بھی اب اس بھوکا مار دینے والی پالیسی کی لپیٹ میں آ چکے ہیں۔

انہوں نے زور دے کر کہا کہ غزہ کے بچوں، بوڑھوں اور خواتین کے چہروں پر لکھی بھوک کی داستان، قابض فوج کے قیدی ایفطار دیوید کی تصویر سے کہیں زیادہ دل دہلا دینے والی اور واضح گواہی ہے کہ غزہ اس وقت حقیقی قحط سے گزر رہا ہے۔

بیان کے اختتام پر عزت الرشق نے خبردار کیا کہ نیتن یاھو کی طرف سے غزہ کے خلاف اپنائی گئی تباہ کن بھوک کی پالیسی دراصل قیدیوں کی فائل کو بند کرنے کی ایک گھناؤنی سازش ہے، کیونکہ وہ نہ تو ان کے مقامات کا پتہ چلا سکا اور نہ انہیں بمباری سے قتل کر سکا، اس لیے اب وہ انہیں بھوک سے ختم کرنا چاہتا ہے۔

قابض اسرائیلی عقوبت خانوں میں ہولناک تشدد سے نوجوان شہید

رام اللہ: غرب اردن کے شمالی شہر جنین کے بیس سالہ نوجوان احمد سعید صالح طزازعہ نے قابض اسرائیل کی درندگی کا ایک اور خونی باب لکھوا دیا۔ مرکز اطلاعات فلسطین کو موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق طزازعہ نے اپنی زندگی کی آخری سانسیں قابض اسرائیل کے بدنام زمانہ جیل 'مجدو' میں لیں، جہاں وہ سنہ 2025ء کی 6 مئی سے قید

تھا۔ شہادت کی اطلاع اتوار کو دی گئی مگر احمد کی شہادت کن حالات میں ہوئی؟ یہ جاننے کا موقع حسب معمول قابض اسرائیل نے نہیں دیا۔ ایک بار پھر ایک فلسطینی نوجوان کو چھین لیا گیا، خاموشی سے، چھپ کر، ظلم کی سیاہی میں لپیٹ کر۔ بیان میں واضح کیا گیا کہ جیل 'مجدو' وہ مقام ہے جہاں کئی فلسطینی قیدی جان سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ یہی وہ جیل ہے جہاں جرب (سکیبیس) جیسے متعدی مرض نے قیدیوں کو نڈھال کر رکھا ہے اور اسرائیلی جیل انتظامیہ نے اس بیماری کو ایک حیاتیاتی ہتھیار کی طرح استعمال کیا ہے تاکہ قیدیوں کو مزید اذیت دی جا سکے۔ یہ بیماری صرف ایک انفیکشن نہیں، بلکہ جیل کی کوٹھڑیوں میں اذیت کا نام ہے، جسے دانستہ طور پر پھیلنے دیا جاتا ہے تاکہ معصوم قیدی جسمانی طور پر کمزور ہو جائیں اور آخرکار موت کے منہ میں چلے جائیں۔ احمد طزازعہ کی شہادت کے بعد ان فلسطینی قیدیوں کی تعداد جنہوں نے نسل کشی کے دوران جام شہادت نوش کیا، بڑھ کر 76 ہو گئی ہے۔ ان تمام شہداء کی شناخت ہو چکی ہے، لیکن درجنوں ایسے بھی ہیں جن کی جبری گمشدگی کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق، سنہ 1967ء سے لے کر آج تک 313 فلسطینی قیدی شہید ہو چکے ہیں۔ ہیومن رائٹس اداروں اور اسیران کلب نے مشترکہ بیان میں کہا کہ شہداء کی یہ تعداد ظاہر کرتی ہے کہ قابض اسرائیل کی جیلیں، قید خانوں سے زیادہ 'قتل خانہ' بن چکی ہیں۔ یہاں موت آہستہ آہستہ، لمحہ بہ لمحہ، اذیت ناک انداز میں قیدیوں کا مقدر بنا دی گئی ہے۔

مسجد اقصیٰ پر قابض اسرائیل کی توراتی یلغار اسلامی شناخت کو مٹانے کی مذموم سازش

لندن: فلسطینیوں کے عالمی کنونشن "المؤتمر الشعبي لفلسطينيي الخارج" کی جانب سے "القدس کمیٹی" نے بیت المقدس کے قلب، مسجد اقصیٰ پر قابض اسرائیل کی جانب سے کیے جانے والے جارحانہ توراتی حملوں پر سخت ترین الفاظ میں انتباہ جاری کیا ہے۔ اس بیان میں واضح کیا گیا کہ قابض صہیونی ریاست حکومت کی سرپرستی میں مسجد اقصیٰ کی اسلامی شناخت کو مٹانے اور اس مقدس مقام کو یہودی عبادت گاہ میں تبدیل کرنے کی راہ پر تیزی سے گامزن ہے۔ القدس کمیٹی نے اپنے بیان میں کہا کہ قابض اسرائیل نے غزہ میں جاری خونی جنگ میں دنیا کی توجہ مصروف پا کر مسجد اقصیٰ میں اپنے توسیعی اقدامات کو تیز کر دیا ہے۔ حالیہ دنوں میں قابض صہیونی حکام نے مسجد اقصیٰ میں صہیونی آبادکاروں کو اجتماعی طور پر "برکت کا ہن" جیسے مذہبی مراسم ادا کرنے کی اجازت دی، ساتھ ہی رقص، گانے، شادیوں اور بلوغت کے توراتی رسومات بھی انجام دی گئیں۔ سب سے افسوسناک امر یہ کہ تاریخ میں پہلی بار 30 جولائی کو مسجد اقصیٰ کے صحن میں موسیقی کا کنسرٹ منعقد کیا گیا۔ القدس کمیٹی نے ان تمام اقدامات کو توراتی منصوبہ "یعنی 'ہیکل کی روحانی بنیاد" کے نفاذ کی عملی صورت قرار دیا ہے۔ یہ تمام سرگرمیاں مسجد اقصیٰ کی تقسیمِ وقت اور جگہ کی تمام حدوں کو پار کر چکی ہیں، اور ایک ایسی متوازی توراتی شناخت کو مسلط کرنے کی سازش ہے جس کے ذریعے مسجد اقصیٰ کے اسلامی تشخص کو مکمل طور پر ختم کیا جا سکے۔ قابض اسرائیلی حکومت کا اگلا قدم "قربانی کے جانور" کو مسجد میں داخل کرنا ہے، جو صہیونی مذہبی جنونیت کی انتہا تصور کی جاتی ہے۔ کمیٹی کا کہنا ہے کہ یہ کھلی دراندازیاں اس قدر جری نہ ہوتیں اگر مسلم دنیا پر بے حسی کی دبیز چادر نہ پڑی ہوتی، عرب اور اسلامی حکومتوں کی بے عملی، بڑھتے ہوئے معمول سازی کے معاہدے، اقوام متحدہ کی خاموشی اور کچھ حکومتوں کا کھلی ساز باز ان جرائم کی راہ ہموار کر رہی ہے۔

جولائی میں 27 بار مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی اور 51 بار اذان پر پابندی

رام اللہ: وزارت اوقاف و مذہبی امور نے انکشاف کیا ہے کہ جولائی کے مہینے میں قابض صہیونی ریاست کے انتہاپسندوں نے 27 بار مسجد اقصیٰ پر دھاوا بولا اور حرم ابراہیمی میں اذان دینے پر 51 مرتبہ پابندی لگائی گئی۔ ماہانہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ قابض اسرائیل کے متعصب وزیر برائے قومی سکیورٹی ایتمار بن گویر نے سرکاری طور پر پولیس کو ہدایات دی ہیں کہ یہودی آبادکار مسجد اقصیٰ کے صرف مشرقی حصے میں نہیں بلکہ پورے صحن میں گانا بجانا اور رقص کر سکتے ہیں۔

وزارت اوقاف نے مزید بتایا کہ ان آبادکاروں نے قابض اسرائیل کی پولیس کی سخت حفاظت میں بلند آواز میں تلمودی گیت گائے اور یہودی مذہبی رسومات ادا کیں، جو مسجد کی حرمت اور اسلامی تقدس کی صریح خلاف ورزی ہے۔

ایک صہیونی میوزیکل بینڈ نے مسجد اقصیٰ کے اندر باب الرحمت کے قریب ایک صہیونی گیت "اگر میں تمہیں بھول جاؤں اے یروشلم" گایا، جو جعلی ہیکل کے قیام کی کھلی دعوت ہے۔ یہودیوں کی جانب سے مسجد اقصیٰ کو "ہیکل" بنانے کی کوششیں اب سرعام شدت اختیار کر چکی ہیں۔ الخلیل میں حرم ابراہیمی میں اذان کی ادائیگی 51 مرتبہ روکی گئی۔ قابض فوج نے موذن کے داخلے کو جان بوجھ کر تاخیر کا شکار بنایا اور مشرقی دروازے و کھڑکیاں مسلسل آٹھ ماہ سے بند رکھی گئی ہیں۔

وزارت اوقاف کے مطابق یہ تمام اقدامات قابض اسرائیل کی منظم صہیونی پالیسی کا حصہ ہیں جس کا مقصد فلسطینی شناخت کو مٹانا اور مقبوضہ علاقوں پر اپنی بالادستی قائم کرنا ہے۔ وزارت نے عالمی برادری، انسانی حقوق کی تنظیموں اور اسلامی دنیا سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری مداخلت کر کے مسجد اقصیٰ اور حرم ابراہیمی جیسے مقدس مقامات کا تحفظ یقینی بنائیں۔ ساتھ ہی فلسطینی عوام سے روزانہ کی بنیاد پر قبلہ اول اور حرم ابراہیمی میں موجودگی اور نماز کی ادائیگی کا سلسلہ جاری رکھنے کی اپیل کی گئی ہے۔

یہ رپورٹ اُس وقت منظر عام پر آئی ہے جب ایتمار بن گویر کی سرکردگی میں بڑے پیمانے پر مسجد اقصیٰ پر حملے کیے گئے۔ یہ واقعات ان کے مخصوص دن "خراب ہیکل" کی یاد میں انجام دیے گئے، جسے یہودی دو سابقہ معبدوں کے انہدام پر یوم سوگ کے طور پر مناتے ہیں۔ مقدسی ذرائع کے مطابق صرف ایک صبح کے وقت 3023 صہیونی آبادکاروں نے مسجد اقصیٰ پر دھاوا بولا جن میں کئی وزراء اور کنیسٹ ارکان شامل تھے۔ اس دوران مسجد کے تمام دروازے فلسطینی نمازیوں کے لیے بند کر دیے گئے تاکہ آبادکاروں کی حرکات کو تحفظ دیا جا سکے۔ دستیاب ویڈیوز میں ان صہیونیوں کی جانب سے "برکت کا ہن" کی مذہبی رسم مسجد اقصیٰ کے مختلف حصوں میں ادا کرتے دکھایا گیا، حالانکہ پہلے یہ صرف مشرقی حصے تک محدود تھی۔

شمالی کوریا کے خفیہ آئی ٹی ورکرز جنھیں حکومت بیرونِ ملک سرکار کے لیے پیسے کمانے بھیجتی رہی

بیتھ گاڈون اور جولی یوننگ لی
بی بی سی ٹرینڈنگ اور بی بی سی نیوز

جن سو (فرضی نام) کہتے ہیں کہ انھوں نے مغربی کمپنیوں میں آئی ٹی کے شعبے میں ریموٹ کام کرنے کے لیے کئی سال تک جعلی شناخت کا استعمال کیا۔ یہ شمالی کوریا کے لیے فنڈز جمع کرنے کی ایک وسیع خفیہ سکیم کا حصہ تھا۔ انھوں نے بی بی سی کو ایک خصوصی انٹرویو میں بتایا کہ امریکہ اور یورپ میں متعدد نوکریاں ملنے سے انھیں ماہانہ کم از کم پانچ ہزار ڈالر مل جاتے تھے۔ ان کے کچھ ساتھی اس سے کہیں زیادہ بھی کما لیتے تھے۔ ان کا اصلی نام یہاں بیان نہیں کیا جا رہا۔ شمالی کوریا سے اپنا تعلق باضابطہ طور پر ختم کرنے والے جن سو ان ہزاروں افراد میں شامل تھے، جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ انھیں شمالی کوریا کے خفیہ آپریشن میں حصہ لینے کے لیے چین، روس، افریقہ یا دیگر ممالک میں بھیجا گیا تھا۔

شمالی کوریا کے آئی ٹی ملازمین کی کڑی نگرانی کی جاتی ہے اور ان میں سے بہت کم لوگ میڈیا سے بات کرتے ہیں لیکن جن سو کی جانب سے بی بی سی کو ملنے والی معلومات سے اس بات کا انکشاف ہوتا ہے کہ اس فراڈ میں کام کرنے والوں کی روزمرہ کی زندگی کیسی ہے اور وہ کیسے کام کرتے ہیں۔ ان سے ملنے والی معلومات ان چیزوں کی تصدیق کرتی ہے جن کا اندازہ اقوام متحدہ اور سائبر سکیورٹی کی رپورٹس میں لگایا گیا۔ جن سو کا کہنا ہے کہ ان کی کمائی کا 85 فیصد حصہ شمالی کوریا کی حکومت کو بھیجا جاتا تھا۔ نقد رقم کے حوالے سے تنگی کا شکار یہ ملک برسوں سے بین الاقوامی پابندیوں کی زد میں ہے۔

جن سو کہتے ہیں کہ 'ہم جانتے ہیں کہ یہ ڈکیتی کی طرح ہے لیکن ہم اسے قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں۔ اب حالات اس وقت سے کچھ بہتر ہیں جب ہم شمالی کوریا میں ہوتے تھے۔' اقوامِ متحدہ کی سکیورٹی کونسل کی جانب سے مارچ 2024 میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق خفیہ آئی ٹی ورکرز شمالی کوریا کے لیے سالانہ بنیادوں پر 25 کروڑ سے 60 کروڑ ڈالر پیدا کرتے ہیں۔

کورونا کی عالمی وبا کے دوران اس سکیم کو خاصا فائدہ ہوا، جب دور دراز یا گھر سے کام کرنا عام ہو گیا تھا۔ تب سے ہی حکام اور سائبر امور کے ماہرین خبردار کر رہے ہیں کہ اس فراڈ میں اضافہ ہو رہا ہے۔

زیادہ تر لوگ تنخواہ کا چیک ملتے ہی فوراً اسے حکومت کو بھیج دیتے ہیں لیکن کچھ کیسز ایسے بھی ہیں، جن میں وہ ڈیٹا چوری کر کے یا اپنے آجروں کے اکاؤنٹ ہیک کر کے ان سے تاوان کا مطالبہ کرتے ہیں۔

گذشتہ برس ایک امریکی عدالت نے شمالی کوریا کے 14 شہریوں پر فرد جرم عائد کی جنھوں نے مبینہ طور پر چھ سال کے عرصے میں بھیس بدل کر کام کیا اور امریکی کمپنیوں سے آٹھ کروڑ 80 لاکھ ڈالر کمائے۔ مبینہ طور پر جعلی شناخت کا استعمال کر کے امریکہ میں ایک کرپٹو کرنسی فرم کے لیے آئی ٹی کا کام کرنے والے چار مزید افراد پر گزشتہ ماہ فرد جرم عائد کی گئی تھی۔

نوکریاں حاصل کرنا: شمالی کوریا سے باضابطہ طور پر اپنا تعلق ختم کرنے والے جن سو کئی سال تک چین میں رہ کر شمالی کوریا کی حکومت کے لیے آئی ٹی کے شعبے میں کام کرتے رہے۔ انھوں نے بی بی سی کو بتایا کہ وہ اور ان کے ساتھی اکثر 10 افراد پر مشتمل ٹیموں میں کام کرتے تھے۔ شمالی کوریا میں انٹرنیٹ تک رسائی محدود ہے لیکن بیرون ملک رہ کر یہ آئی ٹی ورکرز آسانی سے کام کر سکتے تھے۔

انھیں اپنی شناخت چھپانے کی ضرورت صرف اس لیے نہیں تھی کہ وہ خود کو بطور مغربی شہری پیش کر کے زیادہ تنخواہ حاصل کر سکتے ہیں بلکہ اس کی وجہ شمالی کوریا پر عائد وسیع بین الاقوامی پابندیاں بھی تھیں۔

مغرب کی جانب سے شمالی کوریا پر یہ پابندیاں اس کے جوہری ہتھیاروں اور بیلسٹک میزائل پروگرام کی وجہ سے عائد ہیں۔

یہ سکیم شمالی کوریا کے ہیکنگ آپریشنز سے الگ ہے۔ واضح رہے کہ ہیکنگ آپریشن سے بھی شمالی کوریا کی حکومت کے لیے پیسے جمع کیے جاتے ہیں۔ بدنام زمانہ ہیکنگ گروہ 'لازارس گروپ' کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ شمالی کوریا کے لیے کام کرتا ہے حالانکہ اس نے کبھی اس کا اعتراف نہیں کیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس سال کے شروع میں یہ گروپ کرپٹو کرنسی کمپنی 'بائے بٹ' (Bybit) سے 5.1 ارب ڈالر چوری کر چکا ہے۔ جن سو نے اپنا زیادہ تر وقت جعلی شناختوں کو محفوظ بنانے کی کوشش میں گزارا، جنھیں وہ مختلف ملازمتوں میں درخواست دینے کے لیے استعمال کر سکتے تھے۔ انھوں نے بی بی سی کو بتایا کہ وہ پہلے خود کو چینی شہری ظاہر کرتے اور ہنگری، ترکی اور دیگر ممالک میں لوگوں سے رابطہ کر کے ان کی شناخت استعمال کرنے کی اجازت مانگتے اور اس کے عوض ان لوگوں کو معاوضہ بھی دیتے۔

'اگر آپ پروفائل پر ایشیائی شکل کا استعمال کریں گے تو آپ کو کبھی نوکری نہیں ملے گی۔' جن سو پھر ان ادھار لی گئی شناخت کو مغربی یورپ میں لوگوں سے رابطہ کرنے کے لیے استعمال کرتے، پھر وہ یورپی افراد سے ان کی شناخت لے کر امریکہ اور یورپ میں نوکریوں کے لیے درخواست بھیجتے تھے۔

جن سو کو اپنے برطانوی اہداف میں اکثر کامیابی حاصل ہوتی تھی۔ انھوں نے بتایا کہ 'تھوڑی سی بات کرنے کے بعد ہی برطانیہ میں لوگ انھیں آسانی سے اپنی شناخت دے دیتے۔'

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔